وَهُوَ الوَلِیُّ العَزِیزُ الرَّحِیْم

کہ نسخۂ معتبر کہ اُردو

ملفوظات

زبدۃ المفسرین خلاصۃ المحدثین قدوۃ الکاملین جامع علوم
ظاہری ومنبع فیوض باطنی مولانا ومقتدانا حضرت

شاہ عبدالعزیز صاحب

محدث دہلوی قدس سرہٗ

حسب فرمائش حافظ حاجی مولوی محمد حنیف صاحب حقیقی برادر

در مطبع ہاشمی میرٹھ طبع گردید

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی وفقنی لترجمۃ ہذا الکتاب فی شرح صدری للہ وضح ما فیہ من الاختصار ولا اطناب اللہم تقبل
منی بقول حسن اللہ مجید الدعوات وجعلہ فی العالم ذریعۃ للہدایت انک انت الوہاب والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد المصطفیٰ
ومن تبعہم الی الیوم الحسنات

امابعد ہیچکارۂ زمان اُمیدوار غفران الٰہی محمد عظمت الٰہی غفر اللہ لہ ولوالدیہ۔
ارباب دانش وفہم کی خدمت مین عرض رسان ہی کہ اکثر بزرگان دین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی
ملفوظات بازمنہ مختلفہ مطبوع ہوکر فیضرسان عالم ہوتے رہے ہین۔ معہذا یہہ امر بھی مسلم ہی کہ ان ملفوظات سے
ناظرین ناظرین کو علاوہ معلومات دینی وہ فیوض وبرکات گوناگون بفحوای حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
تنزل الرحمۃ عند ذکر الصالحین نصیب ہوئی جنکی نسبت کہا جاسکتا ہی۔ لاعین رأت ولا اذن
سمعت۔ فخر بنی آدم سرور عالم صلعم حضرت امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کو شرف خطاب سے مشرف
فرماکر ارشاد فرماتی ہین کہ ای علی اس عالم فانی مین بیشمار ولاتعد کنوز پر تیری متصرف اور قابض ہوجانے سے یہہ امر
ہزارہا درجہ بہتر ہی کہ ایک آدمی کو تیری ذات سے کسی دینی نیک کام مین ہدایت نصیب ہو پس ثابت ہوا
کہ ان حضرات کے اقوال جنکا وجود باوجود اس عالم کون وفساد مین صداقت ملت پر برہان قاطع اور حقانیت دین
پر دلیل ساطع ہی بعدت اہدای مہتدی کیلئے نہایت درجہ متکاثر الثواب ودرستزائد الاجر ہین۔ کیونکہ
انکسار نفس کے بعد استقامت فی الدین جس کا مال عقلا کے یہان عیش دائمی وتنعم سرمدی کا عنوان ہے انہین
یادگارین کی تصنیفات کے مطالعہ سی حاصل۔ بنا علیہ اس ناکارہ کو پیشوائے رہروان منازل تحقیق مقتدائے
کاروان مراحل تدقیق حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی کی ملفوظات کے اردو
ترجمہ پر مجموعہ محاسن اخلاق مولوی محمد سراج صاحب مالک مطبع ہاشمی میرٹھ نے مامور فرمایا۔ ہرچند کہ
یہہ احقر اپنی عدیم البضاعتی پر پشیمان اور بے سرمایگی سی ترسان تہا مگر تقاضا المامور معذور نے
اس حقر کو مجبور کیا اور ذات سبحانہ نی اس ذلیل سی یہہ کام لیا ۔ انہ ہو الموفق للصواب والیہ المرجع والمآب ۔

نہایت سلیس عبارت اور شرح آسانی کیساتھ تحریر کی ہین بلا
کسیسے کے بتلائے اسکو دیکھکر طبع کرسکتا ہی قابل دید کتاب ہی قیمت
معہ محصولڈاک عہ۔ **ایضاح الادلہ** ۔ مولوی محمود حسن صاحب
مدرس عربی دیوبندی سوالات عشرہ مولوی محمد حسن صاحب بٹالوی
کے جواب دندان شکن بڑے شد و مد سے دئی ہین اور تقلید کو
قدما کے اقوال افعال سے ثابت کیا ہی قیمت فی جلد عہ
آداب المریدین ۔ مصنفہ مولوی رحمت اللہ صاحب مہاجر
مکہ ۔ یہ کتاب تصوف مین بینظیر قابل دید ہی قیمت فی جلد ۔ ۸ر
سوانح عمری ۔ حصہ اول پیران پیر قطب الاقطاب غوث
الاعظم محبوب سبحانی حضرت عبد القادر صاحب جیلانی قدس
سرہٗ علم تصوف مین ایک اعلیٰ درجہ کی کتاب ہی جسمین اول
پیدایش سے لیکر اور آخر تک آپکے کل حالات اور وعظ تمام خلفا ان
کے معہ اسناد اس علم تصوف کے حقائق اور لطائف شرائف
بھی مذکور ہین جو طالبان راہ خدا کے واسطے خضر رہنما ہین فی
الواقع یہ مقدس کتاب مناقبات اور متبرک کلمات تصوف
کی جان اور درویشی کی کان دستور العمل قابل اعتقاد اور
ایمان ہین جس کا ترجمہ عربی زبان سے عجیب دلچسپ ور بامحاورہ مطبع
نے کرایا ہی اس کتاب کو بہت جلد خرید کرین قابل دید ہے قیمت ۱۲ر
حصہ دوم **کرامات غوثیہ** ۔ اس مین پیران پیر کی عجیب
کرامتین درج ہین قیمت فی جلد ۱۲ر **اوراد قادری** حصہ اول
اسمین پیران پیر شیخ عبد القادر جیلانی صاحب کے اوراد اور
اعمال اور وظائف بہت درج ہین قیمت فی جلد ۔ ۔ ۸ر
نقش قادری ۔ حصہ دوم اسمین پیران پیر کے نقش
درج ہین یہ دونون حصے تعویذ اور گنڈے کرنے مین اور جنکو

آپ سے اور آپ کے خاندان سے
قیمت فی جلد ۔ ۸ر **معین الا**
شیخ معین الدین چشتی سنجری علیہ الرحمۃ کے کل
ہین اور درگاہ اور مسجد اور جو اجمیر مین مشہور عمارتین
ذکر ہی اور نقشہ بھی اسمین چھپا ہین یہ کتاب قابل دید ہے
اختر ایمانی الملقب بہ **مہر نبوت** تیار ہی یہ
اور بیبہا دُر مضامین طوطی ہندوستان رشک
جنان مشہور ومعروف مورخ جناب نواب محمد اشار
صاحب صدق نے رشتۂ نظم مین منسلک کئے ہیں
سالہا سال کے انتظار کے بعد شایقین کی قسمت
لڑی کہ اس مجموعہ خوبی نے زیور طبع سے آراستہ
ہو کر دہ و الیل سے و الفجر کیطرح اپنا رخ زیبا دکھایا ۔ یہ کہ
نہو اس مین مالک کوثر و جنان باعث تخلیق کون و مکان
وسیلۂ نجات جن و انسان کی ولادت کا حال ہی قیمت
شاہد رعنا ۔ یعنی دہلی کے ایک مسلمان تائب طوائف کی
سوانح عمری بقلم خود جس سے بیشمار اخلاقی سبق حاصل ہوتے
ہین اور جسکی ہر دلعزیزی یہان تک پہونچی کہ عالی جناب ستودہ
الالقاب حضور کیقباد والی رامپور دام اقبالہ نے بھی اس شاہد
کو زیور قبول سے مزین فرمایا حصہ اول ۱۲ دوم ۱۲ رنگین ۱۲ قیمت معہ محصولڈاک
سعید ۔ یعنی ایک نوجوان شخص کا محفل رقص و سرود مین شریک
اور طوائف کے مکان پر جانے سے تائب ہونا اسمین ایک پاتر ۔
(ہندو طوائف) کا نہایت پر لطف حال بیان کیا ہی اور مذہب
متعلق نرالے مضامین لکھے ہین قیمت معہ محصولڈاک ۔ ۔ ۔ ۸ر
سعادت یعنی چند شریف زادون اور ایک طوائف کا راہ راست پر آ

کو مصنفین کو یہہ علم تھا کہ فلان وقت مین فلان شخص ہمارے کلام کے یہہ معنی سمجھے گا یا ایسا ہے جیسا کہ
عشاق خسرو و سعدی و حافظ وغیرہ شاعرون کے اقوال و احوال مختلفہ سے اپنی حالت فنا و بقا
راز و نیاز کے سمجھ لیتے ہین **فرمایا** قران شریف کا مطلب کہ حقیقت مین علم الٰہی ہے۔ تمام معلومات
ازلی و ابدی کو حاوی ہے باری تعالےٰ بے شبہ جانتے تھے کہ فلان شخص یہہ مطلب سمجھیگا اور جو کچھہ
مطلب کہ سب لوگ سمجھتے ہین وہ ہوگا۔ واللہ اعلم اس ضمن مین شیخ سعدی رحمۃ اللہ کی فصاحت
اور سادہ گوئی کا ذکر ہوا اور اُن کے عاشقانہ اشعار و درد کی کیفیت کا ہونا بیان فرمایا اور بہت سے اپنے
مضامین شیخ سعدی علیہ الرحمۃ بعض اشعار کے ساتھہ بیان فرمائے اور اُن بزرگ کے علم کلی کا قدر و مرتبہ فرمایا۔
زمانہ پیری مین شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا خسرو سے ملاقات کرنا اور حضرت سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ
کی کرامتین جو حضرت شیخ سعدیؒ اور خسرو کے ساتھ دہلی مین ایک بار کھانے کے بارے مین واقع ہوئی ہتین
بیان فرمائین۔ پھر سلطان خلجی کا سعدی کو شیراز سے بُلانا اور اُن کا نہ آنا اور یہہ جواب دینا کہ میرے
بُلانے سے جو آپکا مقصد ہے وہ خسرو سے حاصل ہے ذکر فرمایا اور کسیقدر ذکر حافظؒ کا فرمایا
کہ وہ اکثر سلوک کے متعلق فوائد اپنے شعرون مین بیان کرتے ہین۔ اور بہت بڑے عالم متقی تھے
شاہ بیرنگ نامی کے مُرید تھے۔ شراب نہین پیتے تھے اور فرمایا کہ جب امیر تیمور شیراز کے فتح کرنے
اور شاہ شجاع کے قتل کرنے کے بعد شہر کے نامورون اور رئیسون کو مہمانون کے طور پر بخارا مین لیگیا
اُسوقت حضرت نقش بندؒ حیات تھے۔ ملاقات ہونا حافظ صاحب کا اُن سے مشہور ہے۔ مگر استفادہ و استفاضہ
معلوم نہین ہی فرمایا کہ مجکو یاد ہے کہ میری والد ماجد کے روبرو ایک شخص نے اپنا حال بیان کیا کہ مین شیراز
مین بطور سیاحت کے گیا ہون۔ شیخ سعدیؒ کی قبر شہر کے اندر اور حافظؒ کی قبر شہر کے باہر ہے۔ حافظ
صاحب کی قبر پر اکثر رند اور شرابی لوگ جمع رہتے ہیں۔ جگہ بہت اچھی ہے۔ حافظ صاحب نے خود کہا ہے
ع کہ زیارت گہ رندان جہان خواہد بود ؛ جب شہر کے لوگ چلے مجکو ذرا ہوا اچھی معلوم ہوئی
ٹہیر گیا۔ اور مین نے کہا کہ اے حافظ مین آج تیرا مہمان ہون۔ خرچ میرے پاس بالکل نہین ہے
نہایت بھوکا ہون۔ ایک پہر یا کچھ زیادہ رات گذری دیکھتا ہون کہ ایک مشعل روشن ہے اور ایک خوان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وجمیعہ اجمعین اما بعد فقیر جب دوسری بار سنہ ۱۲۳۴ھ
مین تیرہوین ماہ رجب پیر کے دن شرف ملازمت زبدۃ المفسرین خلاصۃ المحققین جامع علوم ظاہری
واقف فنون باطنی سیدنا ومرشدنا وہادینا حضرت مولانا مولوی شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی
قدس سرہٗ سے مشرف ہوا۔ چار روز کے بعد آپکے بعض فوائد قولی وفعلی لکھنے کے کہ اُن سب کا احاطہ تو
ایک امر دشوار تھا حضرت سے اجازت مانگی اور حضرت نے قبول عرض سے مشرف فرمایا۔ جمعہ کے روز
اللہ تعالےٰ سے توفیق چاہ کر شروع کیا۔ **پیر کے دن** عصر کے بعد شرف قدم بوسی حاصل کیا۔
حضرت نے خیر وعافیت اجمالی وحالی اور اہلی ومالی دریافت کرنے کے بعد کسب اشغال کی نسبت
دریافت فرمایا۔ مینے عرض کیا کہ انشاء اللہ تعالےٰ عرض کرونگا۔ دو روز تو اِس مین گذر گئے کہ پیغام
اور سلام علماء ومشایخ اور اُنکا ارادہ قدم بوسی واشتیاق بیعت حضرت کی خدمت مین وقتاً فوقتاً
جون جون یاد آتا جاتا تہا عرض کرتا رہا۔ اپنے دوستون مثل مولوی **عسکری** اور غلام انبیا خانصاحب کے
شوق بیعت کو ظاہر کیا اور حضرت کے مریدون وعقیدت مندون خصوصاً منشی نعیم الدین خانصاحب
ومحبی عزیزی شیخ لطف علی وشیخ مبارک اللہ کی محبت وجان نثاری کا جو حضرت پر دہ فرماتے تھے مجملاً
ومفصلاً ذکر کیا۔ کچھ عرصہ رہنے کے بعد مکان کی تجویز مین اور اسباب لانے اور مکان کے صاف کرانے
مین مشغول رہا۔ **ارشاد ہوا** باعتبار نزول کے قرآن شریف کا آخر سورہ اذا جاء ہے جس کو سورہ نصر
اور فتح کہتے ہیں۔ یہ سورہ یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام اجل کی خبر تھی۔ اِسلئے کہ جب تمام نصرۃ اور
فتحیابی حضرت کو پہونچ چکی اور جو بعثت سے مقصود تھی حاصل ہو چکا ارشاد ہوا لو اب آؤ **فرمایا** کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت کے مصداق اور اُسکے متمم چار قسم سے تھے۔ ایک
مرید نے عرض کیا کہ حدیثون اور آیتون اور بزرگون کے اقوال کی تفسیر ظاہر کے سوائے جو نکات اور
لطایف ارشاد ہوتے ہین اور نیز پہلے بزرگون نے بیان فرمائے ہین۔ آیا یہ اِس قبیل سے ہیں کہ

خیر بندہ کہ میرے والد کا خلیفہ اور شاگرد تھا مرزا میر سُنا کرتا تھا اُس نے ایک روز عین مجلس سرود و مزامیر کے وقت مجکو بھی بُلایا۔ مین گیا دیکھکر متحیر ہوا ناچار بیٹھ گیا۔ اُس مجلس مین کسیقدر وجد بھی اُسوقت تھا اور یہ شعر پڑہی جاتی تہی ؎ از مدرسہ بکعبہ روم یا بمیکدہ ؛ ای پیر رہ بگو کہ طریق صواب چیست

اِس اثنا مین اُن کا ایک شاگرد جو عالم فاضل تھا یا مستعد طالب علم کہنا چاہئے آیا اور اُن سے پوچھا کہ مین آپکا شاگرد ہون ارشاد ہو کہ اب فراغ علم کے بعد کہان جاؤن۔ اُنھون نے کہا کہ اول میکدہ مین اوسکے بعد کعبہ مین جانا چاہئے۔ بندہ نے یہ عذر کرکے کہ آپ جانتے ہین میرے والد ماجد بدون میری کہانا نہین کہاتے ہین۔ آنا چاہا۔ کہا کہ مینے سماع سُنوانے کیواسطے بُلوایا تھا۔ یہہ قوال ذرا اچہا گاتے ہین اب اختیار ہی جاؤ جب مین گہر آیا کہانا کہانے مین یہہ قصہ والد صاحب سے بیان کیا والد صاحب نے تبسم فرمایا اور مزاحاً کہا لُطف تو یہی ہی کہ اول میکدہ مین بعد اوسکے خانہ کعبہ مین جانا چاہئے۔ ایک مُرید نے عرض کیا کہ نسبت مصطلحہ کے کیا معنی ہین فرمایا اِک کیفیت حالہ کو کہتے ہین خواہ کسی رنگ مین ہوئے۔ پہر عرض کیا کہ حضور کے کیا معنی ہین فرمایا اِک یکسوئی کو کہتے ہین پہر فرمایا کہ تمنے پڑہا ہے کہ علم حضوری و حصولی جانتے ہو اپنی ذات و صفات کے علم کے ماسوا اور کو علم حصولی کہتے ہین۔ خلاصہ کلام جو کاتب نے سمجہا اور یہہ لفظ کبھی زبان مُبارک سے سُنے بھی تھے یہہ تھا کہ بعد فنا اور بقا کے اپنے آپ کو بھی ایک مظہر مظاہر حق سے جانتے ہین فرمایا کہ طبیعت کا یکسو ہونا بہی ایک قسم حضوری کی ہی اور حضور کا مقدمہ ہی فرمایا اِسی قسم مین سے جو کچھ ابتدا مین ظاہر ہوتا ہے چندان قابل اعتبار نہین ہی اور جلد زایل ہوجاتا ہی۔ انتہا مین زایل نہین ہوتا۔ بلکہ التفات کا زوال ہوجاتا ہے اور جو لوگ کامل ترین ہین اُن کا التفات بھی زایل نہین ہوتا ہی۔ ایسے لوگ کمتر پائے جاتے ہین فرمایا کہ چشتیونکا مقصود قوت عشقیہ کا جو انسان مین مخفی ہوتی ہی۔ ظاہر کرنا ہے۔ اِسلئے ابتدا مین غائب یعنی چہپ کر وجد وغیرہ کرتے ہین اور جو چیزین قوت عشقیہ کے اخراج پر معاون اور ممد ہین مثل ذکر جہر اور سماع وغیرہ کے اکثر کرتے ہین اور مضرات سے فی الواقع پرہیز کرتے ہین جب عشق حاصل ہوجاتا ہی حضور و انکسار بہی کامل ہوجاتا ہی۔ نقشبندیون کا مقصد

ایک آدمی سر پر رکھی ہوئے لئے چلا آرہا ہے مجکو پہلے تو کچھ خوف معلوم ہوا جب وہ شخص قریب آیا تو اُسنے
مجکو آواز دی کہ حافظ صاحبؒ کا مہمان کہان ہی چونکہ مہمان ہی نہا دروازہ کہولا اور حقیقت دریافت
کی اُس شخص نے کہا کہ مین سو یا ہی تہا کیا دیکہتا ہون کہ حافظ صاحب فرماتے ہین کہ ایک شخص میرا
مہمان ہوا ہی بہوکہ ہی اور بی خرچ ہی کچھ اوسکے واسطے بہیجا جاگنے کی بعد جو دیکھا تو کہانا تقسیم ہو چکا تہا مگر
جو کچھ تلاش کے بعد میسر ہوا حاضر ہے تناول کیجیے اور پانچ اشرفی مجکو دیکر چلا گیا **فرمایا** چیتل
بجائے دمڑی کے سنوری پیسونکی قسم سے سکہ ہوکر پہلے زمانہ مین رائج تھے اور تنگہ شدبان کی
قسم سے ہے جو اب بھی بخارا مین رائج ہے - ایک مرید نے عرض کیا کہ خسرو کے کی محبت
شیخ کے ساتھہ واقعی تہی **فرمایا** کہ فی الواقع خسرو نہایت محبت اور درجہ فنا اپنے شیخ کے ساتھہ رکھتے
تھے اور شیخ کو بھی محبت اور عنایت اونکے حال پر بہت تھی - **فرمایا** کہ شیخ کی رحلت کے وقت
یہہ سماع مین مشغول تھے اور اُن کے جنازہ کے سامنے شیخ سعدی کا یہ شعر

اے سرو سیمار ا بصحرا میروی ۞ لیک بد عہدی کہ بے ما میروی

پڑہتی تہی کہ جنازہ حرکت کرنے لگا اور ہاتھہ بھی کھنچا - مگر لیجانا متعذر تہا - شیخ رکن عالم نے جو مخدوم جہانیان کے
پیر اور شیخ بہاء الدین ذکریاؒ کے نواسہ تھے قوالون کو موقوف کیا اور شیخ کو دفن کیا - یہ ذکر شاہ صاحب
فرما رہی تہے کہ ایک مرید کو وجد آگیا - اِس ضمن مین پھر خسرو کے علم کا مرتبہ بیان فرمایا اور خسرو کی کثرۃ
معلومات صنایع وبدایع مین شیخین پر ثابت فرمائے اعجاز خسروی کی تعریف اور کچھ اوسکے اشعار
و الفاظ بیان فرمائے - ایک سوال کرنیوالے کے جواب مین **فرمایا** کہ جامیؒ کا علم اونکی تصانیف دیکھنے سے
معلوم ہوتا ہی کہ خسرو سے زیادہ ہی اور نہایت محقق آدمی تہا فنون عربی مین اونکی تصانیف بہت ہین
جب نظامی گنجوی اور خاقانی و انوری شعرا سلف کا ذکر ہوا **فرمایا** کہ نظامی کے شعر مین درد معلوم
ہوتا ہے جو عالم تصوف اور علم باطن سے بہرہ ور ہین وہ خوب مزہ حاصل کرتے ہین اور فرمایا کہ انوری عالم
قصائد مین - سعدی غزل کہتے ہین - فردوسی مثنوی لکھتے ہین - مثل پیغمبر تھے یعنی سب لوگ اونکا اتباع
کرتے ہین پھر فرمایا کہ جسوقت میری عمر چودہ برس کی تہی - مین مزامیر نہین سُنتا تہا - ایک شخص

نام ہی سُنے اور شیعی کی طرف منسوب ہین مُلّا کو کہا کہ یہہ شکار سُنی ہے۔ مُلّا نے جواب دیا کہ کُتا شیعہ
ایک مرید نے عرض کیا کہ اولیا کے خرقِ عادات اور کرامتین جو لوگ بیان کرتے ہین مثلاً اینٹ کو
سونا کردینا۔ پانی پر چلنا۔ ہوا پر اُڑنا وغیرہ وغیرہ یہہ سچ ہین یا زمانہ دراز گذرنے کی وجہ سے اختلاف
روایات مین اِس درجہ تک مبالغہ ہوگیا ہے **فرمایا** مبالغہ بھی کسیقدر ہے۔ لیکن بعض اولیاء اللہ
کی کرامتین جیسی حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ تواتر کے مرتبہ تک پہونچ گئی ہین کہ کوئی
شخص اُنکار نہین کرسکتا۔ پہلے زمانہ مین کرامتین بہت وقوع مین آتی تہین۔ یہہ وجہ تھی کہ خرقِ
عادات کو ریاضات شاقہ مین بہت دخل ہے اب فقیرون مین ریاضتین کم ہوتی جاتی ہین۔ ایک
مُرید نے عرض کیا کہ اِس حضور اور فنا و بقا کا کمال یہی ہے کہ عشق اور شوق کے ساتھہ شریعت
محمدی کا اتباع کیا جاوے **فرمایا** بیشک۔ فرمایا اولیا چار قسم کے ہوتے ہین بعضے مُستغرق ہوتے
ہین۔ جیسے عبدالحق ردولوی اور عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اِن لوگون کو اتباع کیطرف
بہت کم توجہ ہوتی ہے۔ بعض اہل حدیث ہوتے ہین۔ جیسے قطب اور غوث وغیرہ بعض اہل تجرید
اور اہل تفرید کہلاتے ہین مثل عارفون کے کہ ہر مظہر مین حق کا مشاہدہ کرتے ہین اور اشیار کی حقیقت
پر آگاہی پاتے ہین جیسے حضرت شیخ اکبر اور حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہما ایک مُرید نے عرض کیا
کہ بعض اعمال حدیث شریف مین وارد ہوئے ہین کہ دُنیا اور دین دونون کے کام اُن سے حاصل
ہوتے ہین۔ جیسے نماز حاجت کے اور طرح طرح کی دُعائین واقع ہین۔ مگر جب اُن کو پڑہتے ہین
تو اثر نہین پاتے اسکی کیا وجہ ہے **فرمایا** اِس کا جواب عالم تین طرح پر دیتے ہین ایک یہہ کہ شرطین
آجکل مفقود ہین اور یہہ قاعدہ ہے کہ جب شرط فوت ہوتی ہے تو مشروط بھی فوت ہوجاتا ہے دوسرے
یہہ کہ دعاؤن کے خواص اور اُن کی اجابت کے وقت مقرر ہین۔ ایسا نہوتا تو بہت بڑا محذور لازم آتا تھا
مثلاً ایک شخص نے پانی برسنے کی لئے دعا مانگی۔ دوسرے نے اُسی وقت مین اپنی مصلحت دیکھ کر
بارش بند ہونیکی دعا مانگی۔ علیٰ ہذا القیاس تیسرا جواب یہہ ہے۔ اور یہہ جواب تحقیقی ہے کہ گناہونکی
تاریکیون کی وجہ سے دعا نتیجہ عُمدہ نہین دیتی ہے۔ اِسکی مثال ایسی ہے کہ برسات کے موسم مین اسباب

دہلی مین بہت آدمی اِن منتفع ہوتے تھے انہون نے عرض کیا کہ اللہ کے کیا معنی ہین **فرمایا** منگل کے روز مین نے قل ہو اللہ کی تفسیر مین بیان کیا تھا کہ اللہ اُس فرد کا نام ہے جو تمام صفات کمال کو جامع ہوئے۔ حضرت غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اسم اعظم یہی ہے کہ کہنے والے کی زبان پر سوائے اللہ کے نہو۔ پہر عرض کیا کہ بندہ کو بہ نسبت تمام نامون کے زیادہ تر اِسی نام سے اطمینان اور تسکین ہوتی ہے **فرمایا** شیخ ابو نجیب سہروردی کا جو پیر اور چچا شیخ شہاب الدین سہروردی کے تھے یہی معمول تھا کہ مُرید جب شغل باطن کی درخواست کرتا تھا تو پانچ سات روز اوسکو بھلا کر اللہ کے ننانوے نام اوسکو با معنی تعلیم فرماتے تھے اور اوسکی مطالب اچھی طرح مُرید کے ذہن نشین کرتے تھے جس نام کے معنے سُنکر مُرید زیادہ سرور اور لذت مین آتا تھا اُسی نام کے پڑہنے کی اجازت فرماتے تھے اور رفتہ رفتہ اللہ تک پہونچا دیتے تھے۔ ورنہ یہہ فرمادیتے تھے کہ تلاوت قرآن شریف اور تسبیح وغیرہ مین مشغول رہے اور فقرا کی خدمت مین حاضر رہا کرے تمام نام قرآن کے اندر ہین **فرمایا** اللہ کے ذکر سے قلب کو اطمینان ہوتا ہے۔ ایک مُرید نے عرض کیا کہ حضرت اطمینان کے کیا معنی ہین **فرمایا** آرام پانا اور تمام پریشان خطرون سے یکسو ہوجانا یعنی خاطر جمعی۔ ایک مُرید حضرت کے ہمراہ راستے سے کنکریان چلتے وقت علیحدہ کرتا جاتا تھا **فرمایا**۔ بہائی کب تک تکالیف کرو گے۔ پہر یہہ بھی فرمایا کہ ثواب ہے۔ ایک مرد کی کانٹونکے دور کرنیکے سبب سے بخشش ہوگئی تہی۔ ایک جوان خوبصورت نے چلتے مین راہ کو آکر مُلاقات کی۔ نہایت مہربانی سے پیش آئے اور عُمدہ عُمدہ اُس سے باتین کین **فرمایا** کہ نواب شُجاع الدولہ کا رفیق اور مصاحب ایک شخص عبداللہ نامی تھا۔ ایک مرتبہ اُس نے جونپور کے قریب کُتا ایک خرگوش کے پیچھے دوڑایا اوس کُتے نے خرگوش کو پکڑلیا۔ چونکہ کُتا شکاری تھا اوسکے گرد اگرد پہرتا تہا۔ مگر اُسکو کہاتا نہ تھا نوابصاحب نے فرمایا کہ عبداللہ دیکھ کُتا بھی نہین کہاتا ہے جواب دیا کہ ہان مین نے دیکھا اِسکو کُتا نہین کہاتا ہے بلکہ اِس کو آدمی کہاتے ہین پہر فرمایا کہ مُلا دوپیازہ نہایت خوش گو تہا۔ شاہ عباس کی رفاقت مین زیادہ رہا کرتا تہا۔ ایک مرتبہ شکار مین ایک جانور کو شکار کے پیچھے چھوڑا چونکہ قفس مین جوش طیور

دیکھا گویا کہ مجکو توجہ دیتے ہین - مین نہایت مسرور اور متلذذ ہوا - اُس وقت سے میرا دل سُبک اور ہلکا ہوگیا اور دل مین اُس صورت و شکل کی محبت بہت کچھ اثر کئے ہوئے ہے - ایک مرید نے عرض کیا کہ اگر حضرتؐ کو دوسرے آدمی کی شکل مین دیکھا جاوے تو اُس کا کیا حکم ہے **فرمایا** اسمین مختلف مذہب ہین امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک جس صورت مین دیکھے حضرت کا جمال باکمال حقیقت مین دیکھتا ہے اور اگر دوسری صورت مین یعنی سیاہ رنگ وغیرہ دیکھا تعبیر کا محتاج ہے - مگر اول صورت مین نہین راجح مذہب یہی ہے - چنانچہ ایک شخص سیاہ حضرتؐ کو دیکھا اُسکے مُرشد نے کہا کہ تیرے دین و ایمان مین کچھ خلل ہے اور محدثین کے نزدیک حدیث من رانی مین داخل نہین ہوا اُس آدمی نے کہا کہ آخر اِسکی کچھ تعبیر بھی ہے - فرمایا کہ مین بھی اُس درگاہ کا کتا ہون **ع** وجود مستعار ما زہم پاشید چون جستم ؛ بدل از صورت او آفتاب طرفہ وارد

ایک مُرید نے عرض کیا کہ قرابت شیعون کے ساتھ کرنا جایز ہے یا نہین **فرمایا** کہ علماء ماوراء النہر اُن کے کفر اور ارتداد کیطرف گئے ہین - اُن کے نزدیک بالکل قرابت و اتحاد شیعون سے جایز نہین ہے اور بعض علما صرف فسق اور بدعت کے قایل ہین اُن کے نزدیک قرابت جایز ہے پھر فرمایا کہ ہندوستان اور قصبات مین اِس امر کی پابندی بہت مشکل ہے - ایک شاگرد نے دریافت کیا کہ فلان مسجد کے کنوئین مین نجاست گر پڑی - ایک شخص اُسپر مطلع ہوا - مگر اُس روز کسی سے نہ کہا - پانی مسجد اور محلہ مین برابر خرچ ہوتا رہا **فرمایا** تمام برتن نجس ہوگئے - عرض کیا کہ بہت دشوار ہے کہ تمام برتن پھینکدئے جاوین اگر حکم شافعی کے قول پر قلتین کے حدیث کی بموجب کیا جاوے اور برتن پاک رکھے جاوین تو آسانی ہے **فرمایا** کہ حنفیہ کے نزدیک تو ناپاک ہو چکے اگر شافعی المذہب شافعی کے قول پر عمل کرے تو چونکہ حق دائر ہے اِسلئے جایز ہے - سوال کیا گیا کہ عقیقہ فرض ہے **فرمایا** امام اعظم حضرت ابو حنیفہ اور امام شافعی و امام مالک کے نزدیک سنت ہے - لیکن سنت موکدہ ہے تاکید بہت آئی ہے اور امام احمد رضی اللہ عنہ کے نزدیک فرض ہے لڑکی کے واسطے ایک بکرا نر یا مادہ لڑکے کے واسطے دو - ہڈیان اُسکی نہ توڑی جاوین - تمام

خواہ کیسی ہی خشک جگہ حفاظت سے رکھین مگر کیسقدر نمی اُس مین اپنا اثر کرہی جاتی ہے اور خشکی کو مغلوب کردیتی ہے اور اُس کے بالعکس اگر موسم گرما ہو تو اسکی خلاف اثر ظاہر ہوتا ہے ایسی ہی گناہ کی تاریکیون کی وجہ سے اوّل تو دعا کی توفیق کم عطا ہوتی ہے اور اگر دعا کی ہی تو وہ مفہوم نہین ہوتی - اور اگر مفہوم بھی ہوئی تو اللہ تعالے قبول نہین فرماتا - اور بعض مصلحتون کی وجہ سے جو باری تعالےٰ کے علم ازلی مین مقرر ہین اُس کو وہ چیز عطا نہین کرتا ہے - ایک شخص کے جواب مین **فرمایا** سعدی علیہ الرحمتہ کہتے ہین **ع** من آن نیم کہ حلال و حرام نشناسم ؁ شراب با تو حلال است آب بے تو حرام ؁ یہان شراب سے مُراد شرابا طہورا ہے - میر احمد علی شاہ نے عرض کیا کہ قران مجید ختم کرنیکے بعد پھر شروع سے تھوڑا سا پڑھ لیتے ہین اسکی کیا وجہ ہے **فرمایا** حدیث شریف مین آیا ہے فرمایا ہے حضرت نے کہ اچھا وہ آدمی ہے کہ جب منزل پر پہونچے پھر اپنا سامان سفر باندھ لے - یعنی جب قران شریف تمام کرلے پھر شروع کرے یہہ وجہ ہے **فرمایا** کہ والد ماجد کا دستور تھا کہ بعد ختم قران شریف حدیث شریف بیان فرمایا کرتے تھے - آدمی جسقدر کہ قران مجید سُنکر متلذذ ہوتے تھے اسقدر حدیث سے ہوتے تھے اور مجکو بھی جسقدر قران مجید مین معانی عجیبہ حاصل ہوتے ہین حدیث شریف مین نہیں - حدیث شریف مین کتابون مین لکھے ہوئے کے بموجب بیان کرتا ہون - ایک شخص نے سوال کیا کہ حریر یا سونا پہننا مردون کو درست ہے یا نہین **فرمایا** کہ زری باف اور حریر کا حال ایکسان ہے دو چار انگشت تک اگر عورتون کی ساتھہ تشبیہ نہوتا ہو جایز ہے اگرچہ زینت کے واسطے ہے کیون نہو - پھر **فرمایا** بالتبع جایز ہے بالاستقلال جایز نہین - چنانچہ اگر کوئی شخص چاندی یا سونا اِس مقدار سے کم پہنے جایز نہین ہے پھر **فرمایا** کہ تبع کے معنون مین خلاف بھی کیا ہے - بعضون نے استر کے معنی بیان کئے ہین یہ صحیح نہین ہے - تبع درحقیقت وہ ہے کہ کلابتون سے بناتے ہین وہ چار انگشت سے زائد نہین ہونا اگر کپڑے مین لگا لیا جائے جیسے ٹوپی وغیرہ مین جایز ہے - ایک یہہ کہ چکن یا جوتے وغیرہ مین ہوئے جسقدر بھی ہو جایز ہے مگر اوسکے درمیان فاصلہ ہوئے بالکل مغرق نہو - ایک مُرید نے عرض کیا کہ تین روز ہوئے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت کی صورت مین

ایک مُرید نے عرض کیا کہ ہمزاد کس کو کہتے ہین اور اسکی اصل و حقیقت کیا ہے **فرمایا** حدیث شریف
مین اسیقدر واقع ہوا ہے کہ ہر انسان کیساتھ ایک شیطان بھی پیدا ہوتا ہی اور وہ ہمراہ رہتا ہی
آدمی کے سایہ ساتھ اُس کو محبانہ رابطہ اور تعلق ہی۔ اِس جن کو بعض عامل سایہ کے تصور خیال سے
مسخر بھی کرتے ہین۔ مگر سایہ اور چیز ہے جن اور شے۔ حدیث صحیح مین آیا ہے کہ ہر آدمی کے لئے
شیطان ہے یہانتک کہ میرے لئے بھی۔ مگر مجکو اللہ تعالےٰ نے اُسکے شر سے سالم اور محفوظ
رکھا ہے۔ بعضون نے کہا ہے کہ فرمایا کہ میرا شیطان اسلام لے آیا ہے یعنی مسلمان ہو گیا۔
دوسری حدیث بھی اِسکی تائید کرتی ہی کہ فرمایا ہے کہ آدم علیہ السلام کا شیطان مسلمان نہوا
اور میرا شیطان مسلمان ہو گیا۔ لیکن صحت کے درجہ تک نہین پہونچی۔ اگر پہونچتی نص ہو جاتی
فرمایا کہ ایک شخص شیعہ حضرت سلطان المشایخ رح کی درگاہ شریف پر حاضر تھا۔ جب شہر کی
خلقت علما، فقرا، فضلا یعنے عوام و خواص حاضر ہوتے تھے یا کوئی خاص شہر کے فاضل ہوتے
تو طبیعت سے تراش تراش کر سوالات کیا کرتا تھا۔ ایک سوال کیا کہ نو مسلم قبول اسلام کے بعد
کونسا مذہب اختیار کرے اور کیسے تحقیق ہو کہ مذہب اسلام حق ہے۔ اگر علم پڑھے اسکے لئے مدت
دراز درکار ہے اور انجام پر خطرہ و وسوسہ ہی۔ لوگون نے مختلف جواب دئے۔ کہ دونون جانب کے
مختار اور پسندیدہ اعمال اختیار کرلے بعد اختیار کرنے کے جو عمل عمدہ معلوم ہوئے اُنکو اپنا
مذہب قرار دیوے۔ آخر مین بندہ پر منحصر کیا۔ اُس کو میرے سامنے لائے۔ مین نے پوچھا
ہرچند کہ جانتا تھا کہ شیعہ ہے۔ اِس پردہ مین الزام چاہتا ہے۔ انسان اگر عقل رکھتا ہو چھ
طریقہ سے جان سکتا ہے کہ حق کون مذہب ہے اوّل یہ کہ خانہ کعبہ خدا کا گھر ہے۔ دیکھو اُسمین
کون دین جاری ہے اور کون کون مذاہب مفقود ہین۔ ایسے ہی مدینہ منورہ۔ دوسرے
قرآن مجید کس کو یاد ہو جاتا ہے اور کس کو نہین ہوتا تیسرے نبوت کے بعد جو ولایت ہوتی ہی
وہ کس دین مین پائی جاتی ہے چوتھے عیدین اور جمعہ جو اسلام کے طریق ہین کہان ہین
پانچوین ہندوستان مین جہاد کس سے جاری ہوا سلطان محمود غوری وغیرہ کون تھے۔

گوشت کے تین حصے کیے جاوین ایک قربا مین تقسیم کیا جاوے۔ ایک گہر مین ایک سائلین کو دیا جاوے۔ پوچھا مان باپ بھی کہائین یا نہین فرمایا کسی کتاب مین تو نہین دیکھا لیکن اگر رسم کی وجہ سے نہ کہائین تو بہتر ہے ساتوین روز یا اکیسوین یا اکتالیسوین روز کرنا چاہیے ورنہ جسوقت چاہے کرے بنیت قربانی کی البتہ ذہن مین ملحوظ رکھے اور نیت قربانی جیسی کرے لیکن قربانی بشرط نصاب واجب ہے عقیقہ واجب نہین فرمایا قربانیکے لئے دعا بھی آئی ہے وہ بھی لکھ لو بسم اللہ کے بعد ذبح کیوقت پڑہی جاتی ہے اگر یاد نہو تب بھی قربانی ہوجاتی ہے جیسے نماز۔ بہتر یہ ہے کہ باپ ذبح کرلے اگر باپ نہو دادا یا چچا ذبح کرلے یا ماں یا کوئی نائب اُس کا فرمایا بہت تجربہ ہوا ہے اور شافعیہ کی کتابون مین بھی دیکھا گیا ہے کہ شکر ٹوٹکہ موافق پکتی دیگ مین اگر ڈالدی جاوے۔ لڑکا نہایت خوش خلق ہوتا ہے فرمایا اللہ کے معنے بہت لوگون نے بیان کیے مگر صوفیہ کرام نے وہی معنی پسند کیے ہین جو سیبویہ نے اشتقاقیہ معنے بیان کیے کہ اللہ وہ ہے کہ جسکی طرف تمام آدمی پناہ ڈہونڈین فرمایا کہ ہمارے یہان موت کی تعداد برسون اور مہینون سے کرتے ہین اور جوگیہ سانسون سے تعداد وشمار کرتے ہین۔ پس وہ دم کشی کرتے ہین اور اپنے زعم مین سمجھتے ہین کہ ہماری عمر اس سے بڑہتی ہے۔ چنانچہ دادا صاحب فرماتے تھے کہ شاہجہان کے عہد مین قلعہ کے بننے کے وقت دو جوگی مرغ کے چوزے جیسے نکلے تھے۔ تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ حضرت عمر رض کے زمانہ مین ان کی عمر نوسو برس کی تھی۔ ایک مرید نے عرض کیا کہ ان کا مطلب تو ثابت ہو گیا فرمایا نہین یون سمجہنا چاہیے کہ اسیقدر عمر مقدر تھی۔ دیکھو شاہ منور وغیرہ نے بہت دراز عمرین پائی ہین اور سید علی ہمدانی کا کشمیر کے خانقاہ معلی مین جوگی کے ساتھہ بحث ہونا اور پانی کے بارہ مین دونون کی نفی واثبات سے مباحثہ اور پانی کا بدبو اور خوشبو سے امتحان کرنا۔ اعضا کی کمی اسلام کی شرافت کا ثبوت وغیرہ وغیرہ۔ ایک مرید نے عرض کیا کہ سید کے اعضا مین کمی کیون نہوئی فرمایا کہ وہان ریاضت اور محنت کا نتیجہ تھا اور یہان حضرت حق سبحانہ کی مدد تھی فرمایا محققین کے نزدیک شیطان جن کی قسم سے ہے اور ذریت وغیرہ رکھتا ہے اور آدم علیہ السلام کی تمام اولاد کے ساتھ اُسکی ذریت بھی پیدا ہوتی ہے اولاد اور ملکون مین آدمی کا شریک ہوتا ہے۔ اسی اثنا مین ایک طالب علم کو عالمانہ معقول اور منقول کے مطابق جواب بھی دیا

فرمایا کہ لالہ اُتم چند ایک مرد دوست پرست اور مُسلمان تہا۔ مُرید نے عرض کیا کہ ایسے آدمی کو
مُسلمان کہنا چاہئے فرمایا کہ اگر برادری کے خوف سے ظاہر نکرے تو گُنہگار بھی نہین ہے ورنہ
غایت درجہ فاسق اور عاصی کہا جائے گا وہ شخص فرصت اور تنہائی مین نماز پڑہا کرتا تہا کلام اللہ
کی تلاوت اُس کا معمول تھا۔ وحدانیت اور رسالت کا اقرار کرتا تہا۔ بُت پرستی وغیرہ ترک
کردی تہی۔ سید احمد صاحب نے جو حضرت کے بڑے خلفا سے تھے اور پہلے اُن کا ذکر بھی ہوچکا ہے
حضرت سے عرض کیا کہ فنائیت اور عشق کی وجہ سے جو حضرت کے ساتھ یہہ عاجز رکھتا ہے مجکو نہایت
محبت پیدا ہوگئی ہے فرمایا خدا جزائے خیر دیوے۔ بھائی یہہ امر اختیاری نہین ہے
کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎ تا دل بکہ باید داد یا دل زکہ باید برد ٭ دل دادن دل بُردن این امر
خدا داد است ٭ فرمایا اگر خداتعالٰے علم کرامت فرماوے اُسکو پہیلانا چاہئے۔ اور زیادہ
کرنا چاہئے۔ ع کار نیکو کردن از پر کردن است ٭ مولوی امام الدین صاحب جو کُنرا کے
رئیسون مین سے تھے۔ اپنے بہائی مولوی نظام الدین کو لینے کے لئے آئے۔ تین سال گذر گئے
اُن کی والدہ زیادہ پریشان و غمگین ہوئین آپنے فرمایا جب یوسف علیہ السلام باپ سے جُدا ہوئے
تہے تو فقط اُن کا قلق اِسقدر جذب نرہتا تہا کہ یوسف علیہ السلام کو اپنی طرف کہینچ لیوے۔ جب اُنکے
دوسرے بہائی کی جُدائی کا قلق بہی ہمراہ ہوا تو اب دونون قلق ملکر اِسقدر قوی ہوگئے کہ اُن کے
جذب نے دونون بہائیون کو باپ سے ملا دیا۔ ایک بار تذکرہ کے طور پر فرمایا کہ مینے اپنے
والد ماجد کی برابر حافظہ کسی کا نہین دیکھا۔ مگر ایک شیعہ کا حال سُنا ہے کہ عبدالملک ابن مروان
حاکم وقت نے اُس کا امتحان کیا۔ ایک روز اُسکو اپنے سامنے بُلاکر اپنے جمع خرچ کے تمام کاغذات معہ
دیہات اور پرگنہ جات کے تفصیل اور مُلک عراق کے چارون صوبون کے کاغذ کہ نہایت آباد
مُلک تہا۔ ایکبار اُس کے روبرو پڑہے۔ پہر تہوڑے دنون کے بعد بُلاکر اُن کی یادداشت دریافت کی
کی تمام حالات دفتر کے کاغذات کی مطابق سُنا دئے۔ یہہ بھی سُنا ہے کہ امام ترمذی اپنی نابینائی کے
زمانہ مین کہ لڑکپن مین مرض چیچک سے آنکھین جاتی رہین تہین اونٹ پر سوار کسی جگہ جاتے تہے۔ شتربان نے

ایک مُرید نے عرض کیا کہ قران مجید شیعون کے یاد نہین ہوتا - یہ کیا کتابی بات ہے یعنی کسی کتاب مین لکھا ہوا ہے **فرمایا** صراحتاً کسی کتاب مین نہین ہے مگر تجربہ سے ثابت ہوا ہے اور اپنے بزرگون سے بھی سُنا ہے - چنانچہ دو آدمیون نے جن کا یہ نام ہے ارادہ یاد کرنے کا کیا تھا ایک دو پارہ سے زیادہ یاد نہوا دو چار سال کی محنت کے بعد آخر مر گئے - بعضے حافظ قران مال کے لالچ کی وجہ سے شیعہ ہو گئے تھے تمام قران مجید آن کو پٹ ہو گیا - اُس کا نام بھی آپنے فرمایا تھا
ایک مُرید نے عرض کیا کہ مسمیٰ مدار بخش قوال جوان - خوشرو و خوشگو و خوشخو حاضر ہے - محبت اور خلوص کی راہ سے حضور کی غزل کی استدعا کرتا ہے **فرمایا** - والد ماجد کی غزل نکال دونگا - غزل والد ماجد ؎

من نہ دانم بادہ ام یا بادہ را پیمانہ ام
عاشقِ شوریدہ ام یا عشق یا جانانہ ام

مبتلائے جبر تم جان گو میت یا جان جان
اصطلاح شوق بسیار است من دیوانہ ام

میل ہر عنصر بود سوئے مقرِ اصلیش
جذبۂ اصلیت سر شورش مستانہ ام

شوق موسیٰ در ظہور آورد نارِ طور را
در نہاد شمع آتش می زند پروانہ ام

اے امین بر مستیم نام تجدد تہمت است
در ازل پیش از زمان تعمیر شد میخانہ ام

حضرت کی غزل ہے ؎

گر بگلشن بگذری گل بر رخت مفتون شود
در نمائی قامت خود سرو را موزون شود

کار ہا عشق است دانا را نہ با نام و نشان
جذبۂ لیلی ندارد بید اگر مجنون شود

مرد مفلس را جہان یکسر محل آفت است
شیشہ چون خالی ست گر بادش سد واژون شود

فرمایا غازی الدین خان کہ عمدہ شاعر تھا کہا کرتا تھا کہ جس شعر کے معنی پیدا نہوتے ہون اُسکو تصوف مین لیجائے عمدہ معنی پیدا ہو جاوینگے - واقعی سچ کہتا تہا پھر چند اشعار کے معنی بھی فرمائے - ایک مُرید نے عرض کیا کہ عصر کے بعد سورہ عم کی تلاوت کو لوگ مورث محبت الٰہی بتاتے ہین کیا یہ مضمون حدیث شریف مین آیا ہے یا اُن کا صرف تجربہ ہے - **فرمایا** حدیث شریف مین نہین آیا

که فقیر کا عیب ظاہر کرے۔ مگر بضرورت مجبور ہو کر کہا کہ چند مہمان حضرت کے مکان پر تشریف
لائے ہین۔ ماحضر نہین ہے۔ لہذا تشویش و فکر ہے۔ وہ نان پز نہاری طیار کر کے حضرت کے سامنے
لے گیا۔ آپ نہایت خوش ہوئے اور مہمانون کو تقسیم فرمائی۔ دوسرے وقت مین اُس سے فرمایا
کہ اے نان پز آ مانگ کیا مانگتا ہے جو تو کہے وہی دعا تیرے حق مین کرون۔ کہا کسی وقت
کہدونگا۔ آخر اپنا موقع دیکھکر کہا کہ مین صرف یہ چاہتا ہون کہ آپ جیسا ہو جاؤن۔ ہرچند
حضرت نے عذر و معذرت کی مگر اُس نان پز نے قبول نکیا۔ آخرکار نماز ظہر کے بعد اُس کو حجرہ
مین لے گئے۔ عصر کے وقت دونون نکلے دیکھا تو دونون ایک صورت و شکل اور ایک لباس مین تھے
صرف فرق اتنا تہا کہ حضرت باہوش تھے اور نان پز بےہوش۔ پہر وہ سات روز کے بعد
مر گیا۔ اسی ذکر کے ضمن مین **فرمایا** کہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بے مرشد ظاہر کے ہی جذب ہو جاتا
ہے مگر بہت کم۔ چنانچہ اصحاب کہف کا حال دیکھ لیجئے۔ کہ بے پیغمبر اور بے مرشد کے اُن کو ہدایت
حق نصیب ہو گئی۔ اسی کے متعلق کلام اللہ شریف کی ایک آیت پڑہی۔ **فرمایا**۔ اگر کوئی مشکل آن
پڑے اور اصحاب کہف کی روح کو ثواب بخشا جاوے۔ جلد مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔ بہت مجرب ہے
ایک مرید نے عرض کیا۔ مین تو کرتا رہتا ہون **فرمایا** مشکل و سختی کے وقت کرنیکا ایک خاص طریقہ
ہے وہ یہ ہے کہ پونے چار سیر گیہون کا آٹا۔ پونے چار سیر بکری کا گوشت۔ اسکی نصف گھی لیوے
اور پیاز اور دہنی وغیرہ ملا کر بہت اچھی طرح تیار کر کے آدہ آدہ سیر کے سات حصے کرے اور
سات آدمیون کو جو صالح اور متقی ہون دیدیوے خواہ وہ خود کہالین یا اپنی طرف سے کسی آدمی کو
دیدیوین اور ایک روز پہلے سے کسی کُتے کی دعوت کر دین۔ اگر آجاوے تو بہتر ورنہ جو کُتا ملے
اُس کو باقی کہانا کہلا دیوین۔ ایک مرید نے عرض کیا کہ شیخ سعدی کے اس شعر کے کیا معنی ہین

سگ اصحاب کہف روزے چند | پئے نیکان گرفت مردم شد

فرمایا۔ بعض لوگون سے یہ سنا ہے کہ قیامت کے دن برصیصا راہب کی شکل بنکر اصحاب کہف کا
کُتا بہشت مین داخل ہوگا۔ اس لئے کہ اس کُتے کا بہشت مین کیا کام ہے برصیصا راہب کا

کام آجاتا ہے۔ جب ملکہ ہوجاتا ہے تو بے ارادہ بھی فعل وقوع مین آتا ہے - ایک مُرید نے عرض کیا
کہ جب حکما روقت کو جزو غیر منقسم کہتے ہین۔ پھر ایک آن مین دو طرف توجہ کیونکر ہوجائیگی **فرمایا**
ہوسکتی ہے۔ خود حکما نے لکھا ہے کہ ملکہ ہوجانے کے بعد بے توجہ نفس بھی افعال صادر ہوتے
ہین۔ بعض یہ کہتے ہین کہ جو فعل مستمر اور مسلسل ہوتا ہے اُسکی توجہ بھی مسلسل اور مستمر ہوتی ہے
ایک مُرید نے عرض کیا کہ باوجود اِسکے کہ حضرت کا التفات امراض وغیرہ کیطرف ہوتا ہے -
یا گفتگو مین مشغول ہوتے ہین۔ مگر پھر بھی حضور کی برکات قلبیہ ہم پر اثر کرتی ہین **فرمایا**
توجہ چار قسم کی ہوتی ہے اوّل انعکاسی۔ یہ سب طریقون مین مروج ہے یعنی جب قلب
قلب کے مقابل ہوتا ہے تو آئینہ کیطرح جو چیزین مقابل مین ہوتی ہین۔ جلوہ گر ہوجاتی ہین -
اِس کے لئے صرف قلب کی صفائی کی ضرورت ہے۔ دوسری القائی یعنی کسی چیز کو ایک
شیشہ سے دوسرے شیشہ مین ڈالتے ہین اِسکے لئے قصد و ارادہ شرط ہے۔ تیسرے جذبی یعنے
طالب کے قلب اپنی طرف کھینچکر قابو مین لاوین اور متاثر کرین۔ جیسے خشک کپڑا تر کپڑے کے
نیچے رکھنے سے تر ہوجاتا ہے - ایک مُرید نے عرض کیا کہ فرق صرف اتنا ہوا کہ ایک مین قلب کو
بزور اپنی طرف کھینچتے ہین دوسرے مین بزور نہین کھینچتے ہین **فرمایا** کھینچنے کے لئے زیادہ قوت
درکار ہے۔ چوتھی قسم یہ ہے کہ توجہ دینے والے کے تمام اوصاف طالب مین سرایت کرجاوین
یہانتک کہ صورت ظاہری بھی ایک ہوجاوے۔ مُرید نے عرض کیا کہ جب پیر سے بدرجہ کمال
صحبت ہو اور پیر مین ھی فنا ہوجائے۔ تب یہ بات حاصل ہوتی ہے **فرمایا** بیشک پھر **فرمایا**
کہ حضرت شاہ باقی باللہ صاحبؒ کے مکان مین چند مہمان آئے۔ آپکے یہان اُسوقت کچھ
موجود نہ تھا حضرت باربار آتے تھے اور خادم کو بھیجتے تھے کہ کہین سے جاکر کچھ لاوے۔ مگر
کچھ بھی دستیاب نہوتا تھا۔ مُرید نے عرض کیا سچ ہے بشریت رفع نہین ہوتی **فرمایا** مہمانونکی
تعظیم وتکریم خاطر و مدارات ضرور چاہیے۔ الغرض وہان ایک نان پز تھا اُس نے خادم سے
پوچھا کہ کیا سبب ہے جو تم یون فکرمند بار بار اِس طرف کو آتا جاتا ہے ہرچند کہ خادم کو منظور نہ تھا

کہ خلاف شرع شریف حرکات کرنا سد راہ ہو جاتے ہین یا نہین- **فرمایا**- بیشک خلاف شرع افعال سے تکدر ضرور حاصل ہوتا ہے اور بعض افعال خلاف شرع کا تو یہ اثر ہے کہ جو نسبت طالب کو اللہ کے ساتھہ حاصل ہوئی ہے بالکل قطع کر دیتے ہین- جیسے مکر دغابازی- فریب دہی- نخوت- تکبر- خود نمائی- طلب دنیا- طلب جاہ- وغیرہ- بعض سے صرف یہ ہوتا ہے کہ اگر سہواً کبھی کوئی گناہ صغیرہ ہو گیا تو دلپر بجائے نورانیت کے ایک قسم کی ظلمت اور تاریکی معلوم ہونے لگتی ہے **فرمایا** ایک شخص نے جنید سے سوال کیا کہ کیا عارف زنا کرتا ہے پہلی بار تو خاموش ہو گئے پھر پوچھا فرمایا کہ اگر مقدر مین ہے تو کیون نکریگا- **فرمایا**- اعمال مین نیت کا اعتبار کیا گیا ہے ایسے ہی سلوک مین بھی **فرمایا**- عبد القادر نام ایک بزرگ تھے- کچھہ نہ کہاتے تھے نہ کچھ پیتے تھے اور ہر آدمی کو زبردستی مُرید کر لیتے تھے- یہانتک کہ ذین دو دو بار- لوگ تنگ ہو کر بھاگنے لگے- اُن بزرگ سے اِس شوق کا سبب لوگون نے دریافت کیا **فرمایا**- حضرت سرور عالم صلعم نے حضرت علیؓ سے فرمایا ہے اگر تیری ہاتھہ پر ایک آدمی بھی ہدایت پاوے- یہہ اُس سے بہتر ہے کہ تو خزانہ کثیر مساکین کو خیرات کر دے عرض کیا کہ کھجور اور تاڑ کا عرق حرام ہے **فرمایا**- مین نے سنا ہے کہ تازہ نشہ نہین لاتا ہے- دیر تک رکھنے سے اُس مین نشہ آجاتا ہے- پس جب تک نشہ نہ لائے گا حرام نہو گا اور اگر تازہ بھی نشہ لاتا ہے حرام ہے- ایک مُرید نے عرض کیا کہ مولانا عبد العلی صاحب جو مشہور فاضل ہین انہون نے نان پاؤ کے حرام ہونے پر فتوی دیا ہے- اِس بنا پر کہ اِسکی خمیر مین کچھ نشہ ڈالا جاتا ہے **فرمایا** بیشک احتیاط تو اسی مین ہے کہ نکہانا چاہیئے- فرمایا کہ درخت کا پانی نجس نہین ہے- البتہ جب نشہ کی حد تک پہونچے گا- بیشک نجس ہو جائیگا **فرمایا** کہ بعض جگہہ کی زمین اور بعض ملکون کی ہوا مین یہہ اثر ہے کہ چیزون مین نشہ لاتی ہین- چنانچہ ملک ایران کے کسی شہر کا نام لیا کہ وہان کے گیہون نشہ پیدا کرتے ہین اور وہان کے آدمی وُہی تازی روٹی بے خمیر کی کہاتے ہین- لہذا گیہون کو حرام نہ سمجھنا چاہیئے **فرمایا** پنجاب کے ملک مین چاچھ نشہ پیدا کرتی ہے- اُس کو حرام نہ سمجھنا چاہیئے اِسطرح

قصہ جو حضرت موسیٰ کے ساتھ واقع ہوا ہے اِس طرح پر ہے کہ حضرت موسیٰ کو حکم ہوا کہ عمالقہ کی قوم پر جو نہایت قوی الجسثہ تھی تسلط کرین اور اُن کو نکالدین۔ جب موسیٰ وہان تشریف لے گئے عمالقہ کے آدمیون پر غالب ہوئے وہ آدمی بلعم باعور کے پاس گئے اور کہا کہ کچھ دعا کرو۔ اُس نے جو باہر آکر دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام کے گرداگرد فرشتے موجود ہین۔ کہا اب میری دعا دعمل کچھ کارگر نہوگا۔ آخر اِسکی عورت کو جو نہایت اِسکی محبوبہ تھی۔ تیس ہزار اشرفی کا لالچ دیکر اُس سے تدبیرین دریافت کین۔ اُسنے کہا کہ عُمدہ تدبیر یہ ہے کہ بدکار عورتون کو اُن کے لشکر مین بھیجدو۔ لوگ اُن پر مفتون ہون گے بدکاری کرینگے۔ اللہ کا فضل اُن پر سے اُٹھ جائے گا ایسا ہی کیا گیا۔ موسیٰ علیہ السلام کے لشکر کے آدمی مبتلائے عصیان ہوگئے۔ لہذا موسیٰ مغلوب ہوئے اور بددعا کی کہ کُتے کی شکل ہوکر دنیا سے اُٹھو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ کُتے کی صورت مین وہ مرگئے۔ موسیٰ علیہ السلام نے پھر ایک زمانہ کے بعد اِن کی اولاد سے یہ مُلک فتح کیا۔ ایک مُرید نے عرض کیا کہ قیامت مین کیا تبدیل بدن بھی ہوگا **فرمایا**۔ ہان۔ مگر بہشت مین داخل ہونے سے پیشتر ہوگا۔ اپنے اپنے اخلاق اور اعمال کی صورت پر اُٹھین گے۔ بعض سیاہ رو بعض سپید رو **فرمایا**۔ بزرگ چار قسم کے ہوتے ہین۔ اوّل سالک مجذوب کہ ابتدا زمانہ مین تو خود کوشش کی اور آخر مین کشش ہوئی۔ یہ سب سے بہتر ہین۔ دوسرے مجذوب سالک کہ اوّلاً جذب سے سرفراز ہوئے۔ پھر سلوک اختیار فرمایا۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام آگ لینے کو تشریف لے گئے تجلّی باری نصیب ہوئی۔ تیسرے سالک بحت کہ مشرف بجذب نہین ہوتے ہین۔ چوتھے مجذوب محض کہ تجلّی باری کی وجہ سے اُن کی عقل سلب ہوگئی ہے یہ لوگ بانجھ عورت کی مثل ہین۔ ایک مُرید نے عرض کیا کہ سلوک اور جذب کے کیا معنی ہین **فرمایا**۔ سلوک اجتہادات کسبی کا نام ہے۔ جذب محض عنایت خداوندی ہے **ے**

SHO1

تا کہ از جانب معشوق نباشد کششے	کوشش عاشق بیچارہ بجائے نرسد

ایک مُرید نے عرض کیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ جذب کے مرتبے ہین **فرمایا**۔ ہان۔ ایک مُرید نے عرض کیا

کہاہے۔ المعاصرۃ اصل المنافرۃ۔ چنانچہ لڑکپن کے زمانہ مین مینے سُنا ہے کہ بعض لوگ وعظ کے
روز اپنی چھتون پر کھڑے ہوکر باواز بلند پُکارا کرتے تھے کہ بار لوگ جھوٹ بولتے ہین اور آدمی
جوق جوق سُننے کے لئے آتے ہین۔ پھر کچھہ تعریف سلک السلوک کے فرماتے رہے۔ کچھ دیر تک
باندی کے جاگنے وغیرہ کا حال بیان کرتے رہے۔ ایک مُرید کے سوال کے جواب مین ارشاد فرمایا
کہ قرآن کی آیتین جو دعا پر مشتمل ہین بہتر یہ ہے کہ اُن کو قرات کے طریقے پر اول پڑھ لے اور نیت
دعا کی رکھے۔ چنانچہ تہجد مین آنحضرت نے تمام تمام رات دعا کی آیتین پڑھی ہین۔ ایک مرید کے سوال
جواب مین ارشاد فرمایا۔ اگر حافظ نے دو چار جگہ تراویح پڑھی سب جگہ سنت ادا ہوگی چنانچہ میرا
بیٹا یعقوب بھی ایسا ہی کرتا ہے کہ ہر رات مین ایک سپارہ مدرسہ مین پڑھتا ہے اور پھر وہی سپارہ
جماعت کے ساتھہ گھر مین جاکر پڑھتا ہے تاکہ دو قرآن شریف معاً ایک دو روز کے فرق سے ختم کرلے
فرمایا۔ چونکہ مینے کسی گھنٹے سے کچھہ نہین کہا ہے۔ لہذا درد سر وغیرہ اور ضُعف بہت ہے یہ بھی وجہ
کہ بہت عورتین آتی ہین اور طرح طرح کے سوال کرتی ہین۔ کوئی ذکر اذکار پوچھتی ہی کوئی فقہ کے
مسئلے دریافت کرتی ہے۔ مُرید نے عرض کیا کہ حضرت عورتین بہت خوش عقیدہ ہوتی ہین اور اُن کو
کمال درجہ بزرگون سے خلوص اور محبت ہوتی ہے فرمایا۔ بیشک سُفیان ثوری رحمۃ اللہ کا
قول سچ ہے کہ علیکم بدین العجایز۔ یعنی تم لوگ بڑھیون کا طرز اختیار کرو۔ یعنی جیسے بڑھیا عورتین ہوتی
ہین کہ باوجود خراب عقیدہ ہونیکے بھی اپنے عقیدہ کو نہین چھوڑتی ہین اور پکی رہتی ہین۔ ایسے ہی
تم بھی اپنے نیک عقیدون مین مضبوط اور پکے رہو۔ ایک مُرید نے سوال کیا کہ لوگ جو مختلف بعیت
کرلیتے ہین۔ کبھی چشتی خاندان مین بعیت ہوگئے۔ کسی قادری مین۔ کسی سے نقشبندی مین یہ جایز ہے
یا نہین فرمایا۔ جس طریقہ مین کہ اول بعیت کی ہے اُس کو طے کرلینا چاہئے۔ تب دوسرے
سلسلہ مین مُرید ہوئے بے اسکی ناجایز ہے بعیت کو لڑکون کا کھیل نہ بنانا چاہئے۔ البتہ جو بعیت
کپڑے وغیرہ سے پیر کے ساتھہ کرتے ہین وہ اور چیز ہے۔ ایک شخص نے تاکید اً عرض کیا کہ حضور مین
ہین دکھن سے حاضر ہوا ہون۔ یہ اشتیاق ہے کہ زبان مبارک سے کچھ ارشاد ہو تو مین اُسکو اپنا

چند چیزیں بیان فرمائیں اور فرمایا کہ مصلحت وقت البتہ دوسری چیز ہے **فرمایا** برہان الدین ابو الخیر بھی لڑکپن میں اپنے والد کے ہمراہ جاتے تھے۔ برہان الدین مرغینانی صاحب ہدایہ بھی تیز تیز جارہے تھے۔ برہان الدین کیطرف دیکھکر کہا کہ میرا خدا کہلاتا ہے کہ یہ لڑکا مرجع خلائق ہوگا۔ اُن کے باپ نے کہا آمین۔ اب برہان الدین ابو الخیر کی قبر کی خاک میں یہ تاثیر ہے کہ جو کوئی کہاتا ہے اُس کا حافظہ اور ذہن اچھا ہوجاتا ہے **بیت**

گر کرمت تمام شد رفت زبرہان عذاب	ور بہ عمل کار شد وہ کہ چہا دیدنی است

فرمایا۔ ہر دین میں پانچ حالات کی رعایت واجب ہے۔ عقل کی حفاظت۔ نفس کی حفاظت دین کی حفاظت۔ نسب کی حفاظت۔ مال کی حفاظت۔ ایک شخص سے ارشاد فرمایا کہ خوابکی ڈر کی وجہ سے نیند معدوم ہوتا ہے یا شدید بہت پڑتا ہے **فرمایا** خانقاہ خانگاہ کا معرب ہے یعنی بادشاہوں کی جگہ۔ ایک شخص کے جواب میں **فرمایا**۔ مسجد میں تین درجے بھی ہوتے ہیں۔ چنانچہ مدینہ منورہ کے مسجد میں تین درجے ہیں۔ شاہجہان آباد کی عرب سرائے کے بھی تین درجے ہیں۔ ایک شخص کے سوال کے جواب میں ارشاد **فرمایا** کہ محتاج بھوکے کو ضرور کھانا دینا چاہیے خواہ کافر ہو یا مسلمان۔ ایک مُرید نے عرض کیا کہ حضرت خواجہ معین الدین صاحب پر کسیکو طعن کرتے ہوئے نہ دیکھا نہ سنا۔ بخلاف حضرت غوث پاک اور حضرت نظام الدین صاحب وغیرہ بزرگوں کے۔ **فرمایا**۔ بیشک یہی بات ہے۔ سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اُسوقت ہندوستان میں علماء وقت کم تھے اور ہندو اُن کے کثرت سے معتقد تھے **فرمایا**۔ نظام الدین اولیاء کے وقت میں تین گروہ تھے ایک سنامی جو حضرت کے منکر تھے دوسرے نقشی جو نہ معتقد نہ منکر۔ تیسرے بزمی جو حضرت کے مُرید تھے۔ حضرت نظام الدینؒ کی بزرگی اِس درجہ پر پہونچگئی تھی کہ دوسرے مذہب والے بھی اُن کو ولایت کے لقب سے یاد کرتے ہیں **فرمایا**۔ بزرگوں کے رشتہ دار اکثر بد اعتقاد ہوتے ہیں اور ہمعصر لوگ خواہ نخواہ نفرت کیا کرتے ہیں۔ وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ بُرے بھلے ہر قسم کے کام اُن کے ظاہر ہوتے ہیں اور ہر طرح کا اُن سے معاملہ پڑتا ہے۔ لہذا ناخوش رہتے ہیں کسینے خوب

فرمایا- عارفون کی محفل مجلس بھی تمنے دیکھی و سُنی ہے- مگر ان بہروپیونکے تماشہ مین بھی عجب
حالات دیکھے- نقالون کے تماشہ مین پیرون کا اتباع شعشان کا حسن وجمال- ذات وصفات
اور طرح طرح کی شانین دیکھین- اور کیفیتین حاصل ہوئین **شعر**

بیا بمی کدہ و چہرہ ارغوانی کن	مرو بصومعہ کانجا سیاہ کارانند

لیکن پھر بھی یہ کہا جاتا ہے کہ سوائے مباح جلسہ کے کسی جگہہ نجانا چاہیے- کیونکہ اُس فرقہ سے
التباس واقع ہوتا ہے- خواہ اُس کا اثر ہم پر پڑے یا نہ پڑے- ایک شخص نے عرض کیا کہ مُردہ کے
قبر مین پکی اینٹ کا رکھنا کیسا ہے **فرمایا** اندر نہ رکھنا چاہیئے باہر مضایقہ نہین ہے- کچی اینٹ
یا کھوکرے بانس رکھدینا بہتر ہے **فرمایا**- حدیث شریف مین آیا ہے کہ بیری کا درخت کا ٹنا
بُرا ہے بلکہ فرمایا ہے کہ کاٹنے والا دوزخ مین اوندھے مُنھ کرکے ڈالا جاویگا- پس چاہیے کہ بے
ضرورت نہ کاٹے- اور کاٹنے سے مُراد جڑ سے کاٹ دینا ہے- اگرچہ فقیہ لوگ اِس پر فتویٰ نہین
دیتے ہین- مگر احتیاط اسی مین ہے- اگر قبر مین بیری کے درخت کے تختے رکھے جاوین سب سے بہتر ہے
ایک آدمی نے عرض کیا کہ شہید کو اوسکے کپڑون سمیت دفن کردینا چاہیئے اور موزہ اور پگڑی اور
روئی دار کپڑونکا کیا حکم ہے **فرمایا** روئی کے کپڑے اور موزہ نکال لینے چاہئین- باقی چھوڑدو-
ایک شخص نے عرض کیا کہ ایک شخص تمام شب مزامیر مین مشغول رہا- صبح کو وضو کرکے امام بن گیا
اِس صورت مین مقتدیون کی نماز ہوگی یا نہین- اور اگر کسی کو شُبہ ہو لوٹا دے یا نہین- **فرمایا**
نماز فاسق کے پیچھے بھی ہوجاتی ہے- اور اگر لوٹادے تو اختیار ہے- ایک شخص نے عرض کیا کہ
گُناہ بڑا کونسا ہے **فرمایا** سب سے بڑا گُناہ زنا ہے- ایک شخص نے پوچھا- بعض لوگ کہتے ہین کہ اگر
پانی موجود ہو اور ڈھیلے کے استنجے پر اکتفا کرے پاکی حاصل نہین ہوتی **فرمایا**- اگر اعضا تناسل کے
سوراخ سے ایک درہم کے مثل یا اُس سے کم نجاست تجاوز کرگئی ہے- بے پانی کے پاک نہین
ہوتی- مگر بضرورت ورنہ ڈھیلے سے بھی جایز ہے اور اگر درہم کی مقدار سے زیادہ ہے تو سب کا
اتفاق ہے کہ پانی سے دھونا چاہیئے اور اگر درہم کی برابر ہے تب بھی دھونا چاہیئے اس سے کم معاف ہے

وردکرلون **فرمایا** بعد نماز صبح کے۔ لا الہ اللہ الملک الحق المبین پڑھ لیا کرو۔ انشا اللہ تعالے ظاہر و باطن کا فائدہ حاصل ہوگا۔ پھر فرمایا کہ سلسلے تو سب اچھے ہین اور ہر ایک اپنے سلسلے پر فخر کرتے ہین۔ سب نے سلوک طے کرنے کے قاعدے معین کئے ہین۔ لیکن بزرگان نقشبندیہ کے قواعد مجھکو بہت پسند ہین۔ اُنکے قاعدے انگریزون کی لڑائی کے مشابہ ہین۔ یعنی بہت انتظام اور نہایت بندوبست کے ساتھہ ہین شروع مین اِن پر کسی نے طعن کیا تہا۔ جامی نے اِس کا جواب دیا ہے

نقشبندیہ عجب قافلہ سالاران اند	کہ برند از رہ پنہان بحرم قافلہ باز

فرمایا - ایک شخص سماع سنتا تہا اور وجد کیا کرتا تہا۔ لوگون نے کہا تم تو نقشبندی ہو یہ وجد اور سوزش کیسی۔ کہا جس جگہہ میری شادی ہوئی ہے وہ لوگ چشتی ہین وجد اور سماع اُنہون نے مجھکو جہیز مین دیا ہے اِسی اثنا مین فرمایا کہ ہر فرقہ مین عجیب عجیب قصے واقع ہوتے ہین۔ چنانچہ نارنگ لولی ایک فرقہ ہے۔ ایسے ہی نقالون کے عجیب عجیب قصے مشہور ہین کشمیر مین نقال لوگ زیادہ رہتے ہین اور اپنے فن کے کامل ہوتے ہین۔ بات یہ ہے کہ ہر صاحب فن کے لئے ایک شہر یا ایک جگہہ خاص کردی گئی ہے **فرمایا** - ایک نقالون کی جماعت کشمیر سے تبت کی طرف گئی۔ وہان لوگ بہت زکی اور ذہین ہوتے ہین۔ ان نقالون نے چونکہ اُن کو عجیب عجیب تماشے دِکھائے۔ اُنہون نے بہت اِنعام اور اکرام دیا۔ تھوڑے دنون کے بعد بہت خوشی کے ساتہہ وہان سے لوٹے اور قریب کشمیر پہونچے۔ کشمیر کی تازگی اور فرحت تو مشہور ہے ہی ایک جنگل مین عمدہ ہوا اور دلکش سبزہ دیکھا اُن کو بھی اچھا معلوم ہوا۔ آپس مین کہا کہ ساری عمر تو مخلوق کی خوشی کے واسطے تماشہ کیا ہے آج خالق کی خوشی کے واسطے تماشہ کرو اور نہایت کوشش کیساتھ تماشہ ہونا چاہئے۔ کوئی دقیقہ باقی نرہے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا۔ بعض دہقانی لوگ دیکھ رہے تھے۔ یکایک کیا دیکھتے ہین کہ جماعت کی جماعت نقالون کی غائب ہوگئی۔ کپڑے وغیرہ اُن کے باقی رہ گئے۔ ایک مکان بھی اُنہون نے وہان پر بنایا تھا۔ بعد حالات سُننے کے حضرت سید حسن رحمتہ اللہ علیہ نے ایک مُرید کی زبان سے اُن کے بیٹون سے کہلوایا کہ اگر ایسا ہی ہے تو زنانہ خانہ مین بھی جاؤ۔ پھر ایک مُرید کیطرف متوجہ ہوکر

پانچوین ہیولائی عناصر بسایط و مرکبات ؎

چیست آدم عکس روئے لم یزل عکس را کے باشد از نور انقطاع	چیست عالم موج بحر لایزال موج را چون باشد از بحر انفصال

چھٹی کلّی طبعی افراد کے ساتھ ؎

کلما فی الکون وہم او خیال لاح فی ظل النوی شمس الہدیٰ	او عکوس فی المرایا او ظلال لا تکن حیران فی بیت الظلال

ساتوین فرشتہ اور جن مثالی صورتون کے ساتھ۔ آٹھوین شخص لباس کے ساتھ۔

دم بدم گر شود لباس بدل	شخص صاحب لباس را چہ خلل

نوین روح اعضا اور قویٰ کے ساتھ قطعہ

حق جان جہان است جہان جملہ بدن افلاک و عناصر و موالید اعضا	ارواح ملائکہ حواس این تن توحید ہمین است دگر ہا ہمہ فن

دسوین آئینہ متعدد ایک شاعر نے کہا ہے کہ ؎

و ما الوجہ الا واحد غیر انہ	اذا انت عددت المرایا تعددا

فرمایا۔ اِن تمثیلون مین نقصانات ہین وہ خلل جو تمثیل اول مین ہے یہ ہے کہ ہوا کی تحریک کے سبب سے یا اُس جوش کے سبب سے جو جزر و مد مین ہوتا ہے ظاہر ہوتی ہے اور یہان کوئی غیر سوائے ذات کے نہین ہے کہ بحرِ قدم مین تاثیر کرے اور امواج کی پیدا ہونیکا باعث ہو۔ جو خلل دوسری تمثیل مین ہے کہ ایک ذات سے اعداد غیر متناہیہ کے مراتب کا ظاہر ہونا تکرار واحد سے اور اعتبار معتبر سے ہے اور وہان نہ تکرار واحد ہے نہ اعتبار معتبر کو کوئی دخل ہے جو خلل تیسری تمثیل مین ہے کہ الف کی صورت خطی صرف اپنی ذات کی مرتبہ کے لحاظ سے دوسرے حروف کا منشا نہین ہوسکتی ہے۔ جبتک دوسرے نقاط اور دائرون کا اسمین انضمام نکیا جاوے اور وہان انضمام ہے کسی کا نہین۔ لیس فی الدار غیرہ۔ چوتھی

لیکن اُس کا دہونا ہی سنت ہے - پہر عرض کیا کہ درہم کتنا ہوتا ہے فرمایا وزن مین ساڑہے تین ماشہ ہوتا ہے اور تیلی کی اُس مقدار کی موافق ہونا ہے کہ جتنی جگہ مین پانی ٹہیر سکے - جیسے روپیہ کلدار - ایک مُرید نے عرض کیا کہ ہر ایک آدمی اضافت کرتا ہے - جانمن عقل من جبد من اسمین اضافت کرنیوالا کون ہوا - فرمایا کہ روح - پہر عرض کیا کہ روح من بہی تو کہا کرتے ہین فرمایا کہ روح خود اپنی طرف اضافت کرتی ہے - جیسے روح الروح - وہ ہی ایک وجود ہو گا دیکہو من عرف نفسہ فقد عرف ربہ - جامی نے کیا خوب کہا ہے **رباعی**

حق جان جہانست و جہان جملہ بدن	توحید ہمین است دگر شید و فن

پہر **فرمایا** یہ بہی ایک توحید کا مرتبہ ہے جو جامی نے ناقص تقریر کے ساتہہ بیان کیا ہے پہر فرمایا کہ جُنید رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ توحید ایسا قرض خواہ ہے جِسکا دین ادا نہین کیا جاتا ہے - پہر اُٹھ کھڑے ہوئے - ایک مُرید نے پوچھا کہ مُسافر نیت کیونکر کرے - امام مقیم کے پیچھے یا غیر معلوم الحال کے پیچھے **فرمایا** اگر حال جانتا ہے کہ مُقیم ہے تو اُس جیسی نیت کر لے ورنہ کہدے کہ اِس امام کا مینے اقتدا کیا ہے اگر نیت دو کی ہے اور چار پڑہ لین جب بہی نماز ہو جاتی ہے - اِس کا حکم مسبوق کیسا ہے **فرمایا** پہلی تمثیل بحر و امواج کی دوسری واحد و اعداد کی تیسری صورت خطی الف کی **رباعی** -

دل گفت مرا علم لدُنی ہم ہوس است تعلیم کُن اگر ترا دسترس	گُفتم کہ الف گُفت دگر گفتم ہیچ در خانہ اگر کس است یک حرف بس است

چوتہی شعاع و اشکال سے

وے دلبر من چہ خونمائی کرد بیگانہ نمود و آشنائی کرد خواہی اگر ز نکتہ توحید مثال یک نور بسیط است مبرہ ز صور	جانہا بخشیدہ دلربائی کرد در کسوت بندگی خدائی کرد بنگر سوئے فانوس خیال ظاھر شدہ در صورت چندین اشکال

اِن سب خللونکا جواب یہی دیا جائیگا کہ ہر تمثیل اپنے حال کے بیان کرنے مین ایک مرتبہ رکھتی ہے
اور ذاتِ حق عز اسمہ تمام مرتبون سے باہر اور خارج ہے۔ کسی احاطہ مین محیط نہین ہوسکتی ہے
پس ہر تمثیل اُس مرتبہ کی بیان کرنے مین صادق ہے **شعر**

ہر مرتبہ از وجود حکمے دارد	گر فرق مراتب نکنے زندیقی

ایک مُرید نے عرض کیا کہ شریعت ظاہری مصلحت کے لئے حق تعالے شانہ نے ہم بندونکیلئے
معین فرمائی ہے **فرمایا** شریعت اور باطن سے پُر ہے البتہ موقع اور محل ہوتاہے۔ بعض جگہہ
محض ثواب طاعت یا عذاب گناہ وغیرہ ہے مذکور ہے۔ پہر عرض کیا کہ مزامیر مین دف داخل
نہین ہے اور مطلقاً خوش آواز بھی جائز ہے اور عجم کی بانسری اور چلغوزہ اور طبل غازی
جس کو نقارہ کہتے ہین اور ڈہول وغیرہ سب اُس زمانہ مین جایز تھے ستار اور سارنگی وقانون
نے کیا قصور کیا ہے اور اِن مین کیا قباحت دیکھی گئی ہے جو حرام کردئے گئے **فرمایا** اِس مین
بہت گفتگو ہین امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت کچھ تحقیق کی ہے۔ میری تحقیق یہ ہے
کہ جن باجون مین سے حرف اور صورت یعنی آواز پیدا ہوتی ہے۔ جیسے ستار اور سارنگی وغیرہ
وہ سب حرام ہین۔ مگر طنبورہ کہ بالکل آواز نہین دیتا ہے حرام نہین ہے پہر **فرمایا** مزامیر کے
حرام ہونیکی یہ وجہ ہے کہ محض خوش آوازی جو بامعنی ہو چونکہ وہ عقل کو خوش کرتی ہے اور اُس کے
ضمن مین قلب بھی خوش ہوتا ہے۔ لہذا مُباح ہے اور مزامیر کہ بعض بے صوت ہین۔ طبیعت کو
غالب کرتے ہین اور اِسقدر طبیعت کا غالب کرنا شرع مین منع ہے۔ لہذا حرام کردئے گئے۔ مگر سب سے
بہتر وجہ وہی ہے کہ حدیث شریف مین منع آیا ہے اور دف اور بانسری طبل غازی وغیرہ چونکہ
حضرت نے سُنے ہین یا سننے سے منع نہین فرمایا ہے اس لئے مستثنےٰ ہین **فرمایا** حکمت بھی ہمارے
خاندان مین معمول تہا۔ چنانچہ نفسی کے دادا اور چچا علاج کیا کرتے تھے۔ صرف مین نے اور میرے
والد ماجد نے چھوڑ دیا۔ مگر ہم وہ وہ کتابین کہ جن کا پڑہانا حکمار کو مشکل ہوتا تہا پڑہایا کرتے تھے
اور حکیم ہمسے تحقیق مسائل کے لئے آیا کرتے تھے۔ اب کتاب خوانی موقوف ہوگئی ہے اللہ نے نجات دی

تمثیل کا خلل یہ ہے کہ تشکلین اول جزون پر قایم ہین جو نور کے سوا ہین - جیسے کاغذ اور
کپڑا وغیرہ - اسلیئے کہ نور فی نفسہ کوئی شکل نہین رکھتا ہے نہ اوسکی ساتھ شکلین قایم ہوسکتی ہین
اور یہان نور کے سوا کوئی چیز نہین کہ جسکے ساتھ کوئی شکل قایم ہوسکے اور کاغذ یا کپڑے کے
ساتھ قایم ہوجاوے - پانچوین تمثیل مین خلل یہ ہے کہ ہیولا محض استعداد رکھتا ہے - اُس مین
فعلیت بالکل نہین ہے - بلکہ اپنی فعلیت اور وجود مین خود دوسری چیز کا محتاج ہے یعنی صورت کا
اور یہان ایسا نہین ہے بلکہ حق تعالے شانہٗ کی ذات خود ہر چیز کی فعلیت اور تحصیل کی منشا ہے
اور ہر چیز کا قیام اُسی کی ذات پاک سے ہے - چھٹی تمثیل کا خلل یہ ہے کہ کلی طبعی افراد سے معرا اور
خالی ہے وجود نہین رکھتی اور اگر یہ کہا جاوے کہ کلی طبعی بیشک اپنے اشخاص کے وجود کے تعین سے
موجود ہے تب بھی غایت سے غایت یہ ثابت ہوگا کہ کلی کے وجود کا انحصار اشخاص کے وجود پر ہے
اور اگر کوئی یون کہے کہ جب وجود کلی کے اشخاص کا ثابت ہے - پس درحقیقت کلی طبعی ہے موجود ہے
جواب یہ ہوگا کہ وہ کلی طبعی ہی نہین ہے - لہذا دونون تقریر کے اعتبار سے یہ مسئلہ محال ہے -
جو خلل صورت مثالی یعنی بہروپ مین ہے وہ یہ ہے کہ بہروپیہ ایک آن مین صور مختلفہ کا بہروپ
نہین کرسکتا - البتہ فرشتون اور جنات مین یہ خلل واقع نہوگا اسواسطے کہ فرشتے اور جن کی روح
تمام صورتون کو قایم کرسکتی ہے - لہذا اس تمثیل مین انحصار نہوا جو خلل آٹھوین تمثیل مین ہے وہ
یہ ہے کہ لباس حقیقت مین شخص کے مغائر ہوتا ہے عینیت کی نسبت نہین رکھتا اور یہان سراسر
عینیت ہی ہے غیریت البتہ اعتباری ہے - نوین تمثیل مین یہ خلل ہے کہ روح کو قوی اور اعضا کے
ساتھ عینیت مطلقہ نہین ہے بلکہ روح کو اعضا کے ساتھ تدبیر اور تصرف کی نسبت ہے اور تحریک
اور تسکین وغیرہ کی دسوین تمثیل کا خلل یہ ہے کہ مرات یعنی آئینہ مین اور اُس شے مین جو آئینہ مین
معکوس ہوتی ہے مغائرت کلی ہے - باعتبار وجود کے بھی اور باعتبار ذات کے بھی اور اگر یہ کوئی شخص
کہے کہ اُس صورت سے بھی جو آئینہ مین منطبع ہوئی ہے - صورت منطبعہ مُراد ہے تو یہ جواب ہوگا کہ وہ
محض عرض ہے - آئینہ کے ساتھ قایم ہے بلکہ آئینہ کی صفات سے ہے اور شخص جوہری یعنی قایم بنفسہ ہے

گو حقایق اور دقایق سے غافل ہو۔ ایک مُرید نے عرض کیا کہ بعض عوام بتون کو پوجتے ہین اور کلمہ بھی کہتے ہین۔ خدا کو واحد جانتے ہین بتون کو اُسکی مخلوق سمجھتے ہین **فرمایا** جب تک بُت کو توڑ نہ ڈالین مُسلمان نہون گے بر سبیل تذکرہ **فرمایا** محمد علیخان ارکانی کے لڑکے نے تحفہ اثنا عشریہ کا مولوی اسلمی سے عربی مین ترجمہ کرا کر ملک عرب مین بھیجا تھا۔ ایک نسخہ میرے پاس بھیجنے کا بھی قصد کیا تھا۔ مگر شاید اتفاق نہین ہوا۔ کسی نے تحفہ کی تاریخ کہی ہے **قطعہ**

تحفہ را یک فن مدان کہ درو	سوئے ہر معرفت سُراغ آمد
سوئے الفاظ معانی اش بنگر	ہست دریا کہ در ایاغ آمد
بسکہ نور ہدایت است ویقین	سال تصنیف او چراغ آمد

یا تذکرہ کے طور پر **فرمایا** کسی نے کہا ہے۔ **ع**

جامع علم و عمل شیخ انور عبد العزیز	آنکہ او اندر جوانی کار پیران میکند
بس کہ استمداد دارد از سحاب معنوی	بحر مواج است چون تفسیر قران میکند

ذکر کے طور پر **فرمایا** حدیث شریف مین آیا ہے کہ اگر رسی شانون کے اوپر سے سب سے نیچے کے دینے تک ڈالی جاوے تب بھی خدا کو نہین پا سکتے۔ وہ ہر مکان مین ہے۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ قدم شریف کی اصل بھی کچھ حدیث شریف سے ثابت ہے۔ یہہ لوگ جا بجا مشتہر کرتے پھرتے ہین **فرمایا**۔ محدثین صحیح نہین جانتے ہین۔ مگر علامہ جلال الدین سیوطی نے لکھا ہے جسنے ہر چند اُسکی سند کو تلاش کیا مگر نہ پایا۔ البتہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نقش قدم مکہ مین موجود ہے اور حضرت کی بغلہ یعنی مادہ اُشتر کے قدم کا بھی اُس موقعہ کا جبکہ وحی نازل ہونیکے وقت بار وحی سے حضرت زمین پر گر پڑے تھے اور تاب نہ لا سکے تھے۔ نشان موجود ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ ایسے مقام پر جہان قدم شریف معلوم ہو فاتحہ پڑھنا یا بوسہ دینا واجب ہے۔ **فرمایا**۔ فقہا تجویز نہین کرتے ہین۔ مگر محبت کا تقاضا یہ ہے کہ درود شریف ضرور پڑھے۔ پھر پوچھا کہ مان باپ یا اور بزرگونکی قبر پر بوسہ دینا۔ پھول بکھیرنا اِس کا کیا حکم ہے۔ **فرمایا**۔ قبرون کی زیارت کے

ایک مُرید نے عرض کیا کہ علمِ مغلق تصانیف سی مشکل ہو جاتا ہے نہ معلوم مغلق کیون کر دیتے ہین اِسمین کیا نفع ہے **فرمایا**۔ بعض لوگ اختصار کی وجہ سے کر دیتے ہین۔ بعضون کو مختصر اور مغلق کلام بالطبع محبوب ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ سید رکن الدین نہایت غالی شیعہ تہا میرے نام پر تُف کیا کرتا تہا۔ بلکہ میرے مار ڈالنے کی فکر مین رہتا تھا۔ وصول اکبری کتاب پڑہنے کی خواہش رکھتا تہا بے شرح دیکھے ہوئے کوئی اُس کو پڑہا نہ سکتا تہا۔ کسی نے اُس کو میرا نشان بتایا۔ مگر اُس نے مجھسے پڑہنے سے اِنکار کیا اور یہہ کہا کہ اُسکی صورت بھی نہین دیکھا چاہتا ہون۔ چونکہ کتاب پڑہنے کا شوق غالب تہا مجبور ہو کر میرے پاس آیا۔ کچھ مقامات پوچھے بعد اُسکے شاگرد ہو گیا۔ ایک روز خوش ہو کر کہا کہ آپکی تحقیقات اور سمجھ مین نے یہان سب سے اچھی پائی۔ اور مجکو بہت پسند آئی۔ مین نے کہا کہ تحقیق میری اسواسطے عمدہ ہے کہ مین صحابہؓ کی نہایت درجہ تعظیم کرتا ہون اور بہت دوست رکھتا ہون۔ اپنا پیشوا سمجھتا ہون۔ اُس نے بہی توبہ کی۔ مگر جناب معاویہؓ کی شان مین کبھی بے ادبی کر بیٹھتا تہا اور مجکو وصیت کی تہی کہ میرے مرنے کے بعد تم ہی میری تجہیز و تکفین کرنا پہر **فرمایا** کہ میرے ہاتھ پر صدہا ہندو مُسلمان ہوے ہین۔ مگر شیعہ صرف دو ہی ہوئے ہین۔ ایک تو یہی شخص جس کا ذکر ہوا۔ دوسرا اولی بیگ نام قریب ہے کہ دو چار آدمی اوربھی مُسلمان ہون گے۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ قصبات اور دیہات مین بعض آدمی کلمہ صحیح نہین جانتے ہین۔ اُن کے ہاتھ کا ذبیحہ درست ہوتا ہے یا نہین **فرمایا**۔ اگر ضروریات دین کا اِنکار نہین کرتے ہین جایز ہے چنانچہ فرمایا کہ صحابہ مین ایک باندی تہی۔ بکریان چرانیکے لئے جاتی تہی راستہ مین ایک بکری قریب المرگ ہو گئی۔ یہ عورت حائض بھی تھی۔ جھٹ پٹ ایک پتھر کے ٹکڑے سے بکری کو ذبح کر لیا اور لیکر صحابہ کی خدمت مین آئی۔ صحابہ نے اُسکے کہانے مین اور حلال ہونے مین کلام کیا۔ آنحضرت صلعم کے سامنے لے گئے۔ حضرتؐ نے باندی سے سوال کیا کہ خدا کہان ہے۔ اُس نے آسمان کیطرف اشارہ کیا فرمایا درست کہتی ہے خلاصہ یہ ہے کہ خدا کو اوسکی صفات کمال کے ساتھ متصف جاننا چاہئے اور رسول کی رسالت کا اقرار

عرض کیا کہ ہندو کہتے ہین کہ ہم اجنۃ کی اولاد سے ہین یہ کیا بات ہے فرمایا آدم علیہ السلام کے وقت مین آدمی اور جن مخلوط ہو کر رہا کرتے تھے اگرچہ یہہ امر منع تھا۔ لیکن نوح علیہ السلام کے طوفان کے زمانہ مین رہا ایسا سمجھنا چاہئے کہ جانور آجکل ہم مین رہتے ہین۔ طوفان کے بعد سے وہ جُدا ہوگئے ہین۔ جب قابیل نے بھائی کو قتل کیا اور مردود ہو گیا جنون مین چلا گیا۔ وہین شادی کی۔ جنون مین یہ رسم ہے کہ متبنیٰ کرتے ہین۔ چنانچہ وہی رسم یہان بھی بعض بعض جگہ جاری ہے۔ پس ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ اُن مین قرابت مادری اور جنون کی رسم گود انہین پائی جاتی ہے۔ اِسلئے اِنھون نے اپنے آپ کو جن ہی سمجھ لیا۔ فرمایا ایک صندوقچہ ایک جگہ سے برآمد ہوا تھا اُس پر لکھا ہوا تھا کہ جب یہ صندوقچہ بنا ہے تو ایک جانور تھا اٹھارہ ہزار سال کا۔ ایک مُریدنے عرض کیا یہ کون تھے فرمایا وُہی قوم سابق تھی یعنی اجنۃ وغیرہ آدم کو تو آٹھ ہزار سال ہوئے ہین یہ بعد مین پیدا کئے گئے ہین۔ صاحبزادہ میان موسیٰ صاحب نے سوال کیا کہ بدن بے روح کا پانی کے اوپر آجاتا ہے اور بدن روح والا پانی مین بیٹھ جاتا ہے حالانکہ یہہ نہونا چاہئے۔ کیونکہ روح ایک لطیف شے ہے۔ فرمایا جو چیز ہوا مین آتی ہے جیسے اینٹ ہزار من کی وہ سر پر رکھی جاتی ہے بخلاف ماشہ ماشہ بھر کی کنکرون کے کہ پانی کی تہہ مین بیٹھ جاتی ہے۔ ایسے ہی جب روح بدن مین ہوتی ہے ہوا کو اندر نہین آنے دیتی اور جب تعلق اُس کا باقی نہین رہتا ہے تو اپنی لطافت کی وجہ سے متخلل ہو جاتی ہے۔ ایک مُریدنے عرض کیا کہ جانور کا بچہ پیدا ہوتے ہی دوڑنے لگتا ہے اور آدمی کا بچہ دو تین برس کے بعد قوت پاتا ہے کہ دوڑے فرمایا آدمی کا سر اوسکے قد کے اعتبار سے بڑا ہے بخلاف جانورون کے کہ اُن کا سر اون کے قد کے اعتبار سے چھوٹا ہوتا ہے۔ بڑا سر آدمی کو اِس واسطے دیا گیا ہے کہ اُسکی قوت مخیلہ و فکریہ زیادہ ہونا چاہیے۔ تاکہ امور دُنیا کا سرانجام ہوئے۔ پھر عرض کیا کہ کیا سبب ہے کہ باعتبار بائین ہاتھ کے دہنے ہاتھ پر چیز رکھنے سے زیادہ بوجہ معلوم ہوتا ہے فرمایا داہنا ہاتھ اکثر امور دُنیوی کو انجام دیتا ہے پس زیادہ بار ڈالنا اُس کو ناگوار ہوتا ہے

یا بہین کثرت سے بدعتین ہوئی ہین - فقہار بوسہ وغیرہ سب کو منع کرتے ہین کہتے ہین کہ اگر خاص
طور سے مان باپ کی قبر کو لمس کرے یا بوسہ دیوے مضایقہ نہین ہے **فرمایا** حدیث
شریف مین آیا ہے کہ راستہ مین آنحضرت تشریف لے جارہے تھے دو قبرین راستہ مین دیکھین
فرمایا اِن کو عذاب ہو رہا ہے - ایک تو پیشاب سے چندان پرہیز نہین کرتا تہا - دوسرے کا
کچھہ اور گناہ فرمایا اور ایک لکڑی منگوائی - لکھا ہے کہ وہ لکڑی بیلے کے درخت کی تہی
دو ٹکڑے کرکے دونون قبرون پر رکھدئے اور فرمایا جبتک یہ لکڑیان خشک نہو جائینگی
عذاب موقوف رہیگا - بعضون نے یہہ بھی لکھا ہے کہ مطلقاً عذاب رفع ہوگیا تہا اور حدیث
شریف مین آیا ہے کہ خوشبو مُردہ کی روح نکلنے کے وقت لاتے ہین - مُردہ کو اُس سے راحت
ہوتی ہے **فرمایا** قصیدہ بردہ مین لکھا ہے کہ قدم شریف کا اثر ریتمین نہین ہوتا - پتھر پر البتہ
نقش ہوجاتا تہا - ایک شخص کے جواب مین فرمایا کہ چاندی ساڑھے چار مثقال مُرد کے لئے
پہننا جایز ہے - جیسے انگوٹھی وغیرہ پہنتے ہین اور سنہرا کپڑا بھی جایز ہے بشرطیکہ ملمع کیا ہوا ہو
مستغرق ہی نہو - عورتون کے لئے بالکل سونا جایز ہے - اگرچہ بعض علمار نے ٹہوس کڑا وغیرہ
جایز نہین کیا ہے - ایک مُرید نے عرض کیا کہ آدم علیہ السلام کو کسقدر مدت ہوئی ہوگی **فرمایا**
کہ آٹھ ہزار سال **فرمایا** جو باتین کہ آدم علیہ السلام سے پہلے زمانہ کی نقل کی جاتی ہین کہ دنیا
تہی غلط ہین توریت مین نوحؑ - آدمؑ - ابراہیمؑ کی عمرین ضبط ہین - پس اِسمین شک نہین ہے
کہ آدمی جہان اور جس قوم مین پائی جائینگے اِنہین ایک آدم کی اولاد ہین - حدیث مین آیا ہے
کہ آدم علیہ السلام سے قبل جن اور جانور تھے - بعض برزخ تھے یعنی آدہی صورت آدم کی
آدہی جانور کی سی تہی - چنانچہ ہندو جو بیان کیا کرتے ہین وہ اُنہین شکلون کا حال ہوتا ہے
بعض مسلمان اور بعض ہندو بھی کہتے ہین فرنگی بندرونکی اولاد ہین یا اُن خنزیرونکی اولاد سے
ہین جو انسان کی صورت سے مسخ ہوکر خنزیر بنادئے گئے تہے یہ بالکل غلط ہے - اللہ تعالےٰ
عادت جاری ہے کہ جب کسی قوم کو مسخ کرتا ہے تو اوسکی نسل باقی نہین چھوڑتا - ایک مُرید نے

اُس کو نظر ہی نہین آتا۔ یہی مطلب ہے ۹

چو ندیدن حقیقت رہِ افسانہ زدند		جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ

فرمایا علم تصوف نہایت دقیق علم ہے جس کو یہ علم حاصل ہو گیا ہے وہ ہی خوب جانتا ہے
کہ صدرا وغیرہ کی اِسکے سامنے کچھ حقیقت نہین۔ ایک بزرگ ثمرقند کیطرف سفر مین جاتے تھے
آپنے فرمایا کہ یا حفیظ دو ہزار بار اور لایلاف بلا تعین جسقدر ہوسکے پڑھتے رہا کرو۔ ایک مرید نے
عرض کیا کہ کتب سماوی کے نازل ہونے سے اور انبیاء علیہ السلام کے دنیا مین تشریف
لانے سے اصلی مقصود کیا ہے۔ آیا احکام ظاہری کی بجاآوری ہی ہے یا خدارسی و یا حق شناسی
فرمایا کیا تمنے وعظ مین نہین سُنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین درجے ارشاد
فرمائے ہین۔ اسلام۔ ایمان۔ احسان۔ اصلی مقصود تو احسان ہی ہے اور اسلام بے ایمان
کے معتبر نہین۔ جیسے امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک ایمان بے احسان کے معتبر نہین ہے
مگر البتہ نجات اِس سے ممکن۔ پھر **فرمایا** کہ عبادت کا وجود بدون احسان کے ایسا سمجھنا
چاہئے کہ جیسے روح بے بدن کے۔ پھر فرمایا کہ اِن مین سے ہر ایک کا ایک نتیجہ اور خاصہ ہے
جو شخص اسلام یعنی ظاہری طاعت کا پابند ہو اُس کا مال اور اُسکی عزت پادشاہ مجازی سے
محفوظ رہین گے اور جو شخص اسلام اور ایمان دونون جمع رکھے اُسکو نجات نصیب ہوگی۔
اور جو احسان کے مرتبہ تک پہونچ جا۔ اُس کو اللہ تعالےٰ تبارک کی قربت نصیب ہوگی۔ گویا
کہ احسان ایمان کا کامل مرتبہ ہے۔ ایک مرید نے عرض کیا کہ امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ کا تمام
نوشتہ صحیح ہے۔ **فرمایا** بیشک صحیح اور درست ہے۔ عرض کیا کہ امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہین
کہ جو عقیدہ عوام کا ہوتا ہے وہ اصل مین اہل باطن کے عقائد کے پوست کے بمنزلہ ہے اور یہ بھی
فرمایا ہے کہ عوام عبادت سے بہشت طلبی مقصود سمجھتے ہین اور خواص خدارسی اور خداشناسی
اِس قول سے بہشت کا بطلان لازم آتا ہے **فرمایا** یہ مدعا حضرت امام غزالی صاحب رح
کا نہین ہے۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ عوام کی غرض اور رسائی یہین تک ہے اور خواص کی نظر اِسکے بہی

اور بایان ہاتھ اکثر بیکار رہتا ہے اِس لئے اُس پر زیادہ گرانی معلوم ہوتی ہے فرمایا کہ بعض امر مجھکو تجربہ سے حاصل ہوئے ہین - ایک تو یہ کہ مطالعہ کتابون کا وہ شخص خوب دیکھیگا جس کو علم نحو خوب یاد ہوگا - مناظرہ مین وہ شخص ہمیشہ غالب رہیگا - جس کو اصول خوب یاد ہونگے فکر گہر مین بیٹھکر وہ خوب کریگا جس کو منطق خوب یاد ہوگا - فرمایا پختہ عالم وہ ہے کہ جسکو چار چیزون مین ملکہ ہو - درس - تدریس - مطالعہ کتب - تحریر و تقریر - مناظرہ - پھر فرمایا ہر علم کے درس کا طریق جُدا گانہ ہے - چنانچہ بیان فرمایا کہ تصوف کا درس ہم اِس طرح کرایا کرتے تھے کہ بجائے میزان کے اول لوایح پڑہایا کرتے تھے - بعد اوسکے لمعات بعد اوسکے شرح لمعات پھر دُرّہ فاخرہ جو شاگرد محی الدین قونوی کی تصنیف ہے بعد اوسکے فصوص پھر فتوح الغیب منشی نعیم الدین خان صاحب کے ذکر مین فرمایا کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک شخص آنحضرت کے روبرو آیا عرض کیا کہ چار عادتین مجھمین ہین اگر فرمائیگا تو ایک اُن مین سے چھوڑ سکتا ہون چارون نہین چھوڑون گا فرمایا کون کون سی ہین - عرض کیا - چوری - زنا - شراب خوری جھوٹ بولنا - حضرت نے فرمایا اِن کی تعزیرات کا حال بھی معلوم ہے - عرض کیا - ہان - پھر فرمایا صرف جھوٹ بولنا چھوڑ دو - اُس شخص نے قبول کرلیا اور چلا گیا - جب ارادہ گناہ کرنیکا کیا فوراً جھوٹ کے ترک کرنیکا اقرار یاد آیا - اودہر سزا کا خوف ہوا - غرض عاجز ہوگیا اور کہا کہ مجھکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر طرح سے مقید کردیا - ایک مُرید نے عرض کیا فقط نام کے واسطے مُرید ہوجانا بھی برکت سے خالی نہین ہے فرمایا ہان - تجربہ ہے کہ نام کا مُرید بھی کبھی پیران طریق کا خاص منظر بنجاتا ہے - بطور تذکرہ کے فرمایا کہ شیخ اکبر کا قول ہے کہ الصوفی لامذہب لہ - ایک مُرید نے عرض کیا کہ یہ قول بظاہر مذہب کے اختیار کے بارہ مین ہے تاویل کا محتاج ہے فرمایا کہ بذہب سے مُراد یہ نہین ہے کہ شریعت محمدی چھوڑ دی اور لامذہب ہوجاتے بلکہ قول نہایت وسعت رکھتا ہے - اسواسطے کہ صوفی سے اِس مقام پر وہ صوفی مراد ہے - کہ جو وحدت الوجود کا معتقد ہے - ایسا شخص ہر جگہ وحدت کے پردہ مین حق کا ہی ظہور دیکھتا ہے

کہتے ہین **فرمایا** کہ سید احمد بریلوی نہایت زکی القلب ہین اور تم بھی نہایت زکی معلوم ہوتے ہو
فرمایا۔ ایک فاضل بڑے عالمون ہین سے میرے پاس آئے ہین لے اُن سے توریت کی
جو عبری زبان ہین ہے تحقیق کی۔ اوھنون نے چند آیتین توریت کی معہ ترجمہ کے پڑھ کرسنائین
اور فرمایا کہ بلاشبہ یہہ خدا کا کلام ہے اسکی جلالت اور بزرگی ہماری دلون پر اثر کرتی ہے۔ آیات
انجیل یہ ہین۔ براسیت مارائی الوہین ات ہماین داپ اامرض دہا اامرض ہاتیاہ نہوہ
واہود سنخ وعلفنا ہوم **فرمایا** کہ زبور و انجیل دونون ایک زبان ہین تھین۔ عربی اور عبرانی ہین
صرف ایسا فرق ہے جیسا کہ بنگالی اور ہندی ہین **فرمایا** کہ توریت کے شروع ہین بسم اللہ کی
جگہہ کلمات عشرہ لکھے ہین یہ چارون انجیلین جو آجکل نصاریٰ کے ہاتھ ہین ہین خدا کا کلام نہین
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوستون نے بطور خود اختراع کرلیا ہے جو خدا کا کلام تھا وہ تو
ان سے پہلے گم ہوگیا۔ اسی اثناء ہین حضرت حافظ صاحب رحمتہ اللہ کا ذکر شروع ہوا **فرمایا**
تیمور شاہ کے ہمعصر تھے۔ حضرت سعدی علیہ الرحمتہ سے ایکسو پچاس برس بعد ہوئے ہین۔ اور
شیخ سعدیؒ حضرت مولوی روم کے معاصر ہین۔ چنانچہ یہ قصہ مشہور ہے کہ شیخ سعدیؒ کی گلستان
اور بوستان کوئی شخص مولوی روم صاحب کی خدمت ہین لیگیا۔ مولوی صاحب کو آدمیونکی کثرت کے
سبب سے فرصت نہ تھی فرمایا کیا ہے عرض کیا کہ شکر۔ فرمایا بچون کے سامنے لیجاؤ۔ اُن کے فرمانیکا
اب یہہ اثر ہے کہ ان کتابون کو بچے ہی پڑھتے ہین **فرمایا** کہ جب شاہ شجاعؒ کو تیمور نے مار ڈالا
تو حافظ شمس الدین کو بلا کر دریافت کیا کہ سمرقند اور بخارا جو ہمارا وطن تھا کس طرح بخشدیا۔
کہا اسی بخشش کی بدولت تو فقیر ہوگئے۔ ایک مرید نے عرض کیا کہ چار خانوادہ جو مشہور ہین یہہ
کیا چیز ہین۔ **فرمایا** جیسے باوجود کثرت امامون کے چار امام زیادہ مانے جاتے ہین ایسے ہی چار خانوادہ
زیادہ مشہور ہوگئے ہین وجہ یہہ ہے کہ پہلے بزرگون نے اپنے طریقے بطور خود مدون کئے ہین اور تمام
اصل و فرع خود ہی درست کی ہے۔ اُن کے بعد یہہ ہوا ہے کہ لوگون نے اُن طریقون ہین سے
اپنے نام کے ساتھ موسوم کرکے خاص شعبہ اور شاخین مقرر کرلی ہین اور ایک نیا نام رکھدیا ہے

ماورائی ہے اِس کو ایسے سمجھنا چاہئے کہ مثلاً ایک شخص کے کئی غلام ہین۔ بعض تو پٹے وغیرہ کے خوف سے تابعداری کرتے ہین بعضے خوف وغیرہ سے مبترہ ہوتے ہین۔ مگر انعام اور اضافہ تنخواہ کے لالچ سے زیادہ اطاعت کرتے ہین۔ بعض عاشق مزاج ہوتے ہین کہ وہ محض مولیٰ کی رضا اور خوشی کے لئے ہے اپنی ساری عمر خاک مین ملا دیتے ہین۔ اِسی اثنا مین ایک مُرید نے عرض کیا کہ یہ مسئلہ مین نے ایک فاضل سے دریافت کیا تہا۔ اُنھون نے یہہ جواب دیا کہ مقصود سب کا خدا ہی ہے اور یہی افضل ہے اور فرمایا کہ اعمال ظاہری بھی افضل ہین۔ اِسواسطے کہ حدیث شریف و قرآن مجید اُن کا ناطق ہے اور ظاہر ہے کہ انبیاء علیہ السلام کی بعثت اِنھین امور ظاہری کی تکمیل کے واسطے ہوئی ہے اور جو اعمال ظاہری کہ صادق نیت اور خلوص کے ساتھ ہون اور قلب کا حضور بھی حاصل ہوئے وہ تو نہایت ہی افضل ہین۔ حدیث شریف مین فرمایا ہے کہ اِنَّ اللہ لا ینظر الیٰ صورکم و اموالکم ولاکن ینظر الیٰ قلوبکم و اعمالکم **فرمایا** کہ کل رات میرے درد تہا۔ اِسی اثنا مین ایک مُرید نے عرض کیا کہ بندہ کا پہلے یہہ حال تھا کہ جس سے محبت ہوتی تہی اکثر اُس کا درد مجھپر منتقل ہو آتا تہا۔ بارہا اِتفاق ہوکہ یہہ مرض مجھپر طاری ہوا۔ **فرمایا** کہ یہ نسبت صفا ہے۔ چنانچہ گھوڑے کا اور اُسکے قیچی مارنیکا قصہ بیان کیا اور **فرمایا** کہ یہ نقشبندیہ کے عجائبات سے ہے فرمایا کہ تین لطیفے ہین جِن کو حکما بھی مانتے ہین۔ ایک تو لطیفہ نفسی ہے جسکو طبیعت کہتے ہین۔ اُسی کا خاصہ ہے کہ کہانا اور سبزہ و بہار اور خوشبو اور خوشرو چیزین پسند آتی ہین اور عُمدہ معلوم ہوتی ہین اِسلئے حقایق اور دقایق کو امیرزادے خوب سمجھتے ہین۔ دوسرے عقل ہے جس کا کام سمجھنا اور جاننا ہے یہ قسم عالمون مین نہایت قوی اور مضبوط ہوتی ہے۔ تیسرے قلب ہے مختلف کیفیات سے متاثر ہونا اور اُن کیفیتون کو سمجھنا یہہ قلب کا کام ہے۔ یہہ قسم فقیرون مین نہایت قوت کیساتھ ہوتی ہے۔ اکثر لوگ کہا کرتے ہین کہ فلان چیز ہمکو اچھی معلوم ہوئی۔ حالانکہ وہ طبیعت کا کام ہے۔ بعض کہتے ہین کہ مین یہہ جانتا ہون۔ حالانکہ جاننا عقل کا کام ہے۔ بعض کہتے ہین کہ فلان کیفیت کے ساتھ یعنی غم یا خوشی کے ساتھ متاثر ہوا۔ حالانکہ قلب کا کام ہے **فرمایا** ذکاوت اور بلادت کو بھی حکما نے لطیفے

نیت صادق ہوتی ہے اور سمجھتے ہین کہ ہماری فیض صحبت سے یہ افعال بد کو ترک کردیوے گا
چنانچہ مولوی فخرالدین صاحب اکثر ایسا کیا کرتے تھے۔ مین نے ایک روز پوچھا۔ فرمایا کہ بھائی
شاید یہ رافضی ہمارے اِسی لحاظ سے کہ اِس نے ہمارے ہاتھ مین ہاتھ دیا ہے کہ صحابہ کو برا بھلا
کہنا چھوڑ دین۔ پھر فرمایا کہ اِس نیت صادق کا ثواب اُن بزرگ کو توضرور ہوگا۔ مگر بیعت
اُس وقت تک کہ مرید توبہ نصوح نکرے متحقق نہوگی اسلیئے کہ طریقت کی یہی حقیقت ہے۔ کہ مستقل طور
شریعت کے اعلیٰ مراتب کے احکام کا پابند ہوجاوے۔ اور بے تکلف احکام شرعیہ اِس سے ادا ہونے
لگین پھر فرمایا کہ اللہ تعالےٰ ہی اپنے بندون کے حال کو خوب جانتا ہے اور سب کی
حقیقت سے خوب واقف ہے۔ چنانچہ ایک تارنگ لولیہ کا قصہ بیان فرمایا اور ایک ڈوڈ کا قصہ
اور سلطان المشایخ کے زمانہ مین ایک ہجڑا تہا اُس کا قصہ بیان فرمایا جنون کے تابع کرنیکا
ایک عمل ہے یہ نہ مرتبہ ولایت ہے نہ مرتبہ قطبیت۔ چنانچہ محمد حسن نام ایک شخص تہا وہ کچھ متقی
بھی نہ تہا۔ مینے دیکھا ہے کہ ایک لونڈی کو جسکی عمر بارہ سال کے قریب ہوگی جن لے گئے تہے
اُس نے اپنے عمل کے زور سے لڑکی کو بُلا لیا تہا۔ کبھی یہ عمل شیطانون کے تابع کرنے سے ہی
حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ ایک روز مین کسی جگہ جاتا تہا۔ ایک منشی کے شیطان تابع تہا اُس نے
ایک لڑکی کا سر ایک چھپکلی کی صورت نکالا۔ اکثر آدمیون نے اِس قصہ کو بچشم خود دیکھا ہے۔ اور دو
قصہ اِسکے علاوہ میرے چچا کے مریدون کے نہایت عجیب وغریب ہین۔ ایک روز ہم سب ملکر
قطب صاحب مین جارہے تھے۔ اُن کے لڑکون نے راستہ مین سنگترہ کی ضد کی۔ پہلے تو بہت
عذر کیا۔ کہ یہان سنگترے کس طرح موجود کئے جاوین۔ مگر جب لڑکے نے نمانا تو ایک دستک دی
سنگترون کا آنا شروع ہوا۔ سترہ سنگترے آئے۔ ہم سب نے ملکر خوب کہائے۔ اِتنے مین
سنگترے فروش نے قریب سے آواز دی کہ میرے سترہ سنگترے آپ صاحبون نے منگائے ہین
اور یہ وہی سنگترے ہین قیمت دیجئے۔ اُس کو قیمت دیکر راضی کیا۔ دوسرا قصہ یہ ہے کہ کشتی
مین بیٹھے ہوئے ہم دریا کی سیر کررہے تھے۔ اُن کے پیرزادہ نے اُن سے تازی پوڑیونکی

جیسے سہروری اور قادریہ و نظامیہ وغیرہ وغیرہ - پھر فرمایا کہ شہاب الدین مقتول خبیث صاحب شعبدہ
اور ملحد وضع اور ستارون کا معتقد تھا - ایک مرید نے عرض کیا کہ بعض بزرگون کا ایسا حال
ہوتا ہے کہ تھوڑے سے وقت مین ہی متغیر الحال ہو جاتے ہین اور بعض نہین اسکی کیا وجہ ہے فرمایا یہ وجہ
ہے کہ اکثر آدمی مرید کی استعداد کے موافق تعلیم نہین دیتے ہین بلکہ ہر ایک کے ساتھہ ایک ہی
معاملہ کرتے ہین - یہ چاہیے کہ جس کسی کی خواہش نماز روزہ اور اخلاق حمیدہ کیطرف ہوئی اُس کو
اشغال اور تلاوت قرآن مجید اور ترک تجرید وغیرہ کی تعلیم دیوین - اِس کو طریق پارسائی کہتے
ہین اور جس کو شوق اخلاق حمیدہ وغیرہ کی طرف نہو اُس کو جذب کرین - یعنی اپنی قوت کاملہ سے
اُس کو اپنی طرف کہینچین اور توجہ قوی ڈالکر اُس کے نفس کو مضمحل اور پامال کرین اِس کو قلندریہ
طریق کہتے ہین - چنانچہ شعر

صنمارہ قلندر سزد ار بمن نمائی	کہ دراز و دور دیدم رہ و رسم پارسائی

تیسرے طریق عرفان کا یعنی اشیا کی حقایق کا منکشف ہونا - اِسوقت مین توحید وجودی
ہی حاصل ہوتی ہے - آجکل آدمی اُس کو ایک ملغوبہ کر دیتے ہین - حکیمون کی مثل دوا نہین کرتے
تجربہ کارون کی طرح دوا کرتے ہین اتفاقاً اگر کسی شخص کی استعداد کے موافق علاج واقع ہو گیا
تو آرام ہو گیا ورنہ فبہا اِسی ضمن مین ارشاد فرمایا کہ طریق مذکورہ بالا مین سے پہلا طریقہ کسیقدر
آسان ہے اگر کوئی شخص طالب ہو کر آوے تو تلقین کرتے رہو - البتہ دوسرا طریقہ نہایت
مشکل ہے - اُسکی تعلیم بھی نہایت دشوار ہے اور ہر شخص مین اُسکی استعداد بھی نہین ہوتی ہے
ایک مرید نے عرض کیا کہ بعض بزرگ زانیہ عورتون کو علی الخصوص رنڈیون وغیرہ کو اور
رافضیون کو مرید کر لیتے ہین فرمایا اُن سے توبہ نصوح کرانا چاہیے اور اُس فعل بد کو ترک
کرانا چاہیے - جب مرید کرین اور مریدی کی حقیقت بھی تو ہی ہے - جب امور خلاف شرع
سے ہے توبہ نہ کی تو بیعت کرنے یا بیعت لینے سے کیا حاصل - مگر بزرگ لوگ جو مرید کر لیتے
ہین اسکی یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ یا تو ناواقف ہونیکی وجہ سے ایسا کرتے ہین یا اُن بزرگونکی

زیادہ اثر کرتی ہے اور گرم رہتا ہے۔ حکمار نے بھی اِسی کے قریب قریب بیان کیا ہے وہ کہتے
ہین یہ مسئلہ مسلم ہے کہ جسوقت طپش کسی مقام مین زیادہ ہوگی تو برودت اُس مکان پہنچ آئیگی
ایسے ہی جس مقام مین سردی ہوگی رطوبات کا اُس مکان مین گذر نہو گا۔ ایسے ہی گرمی مین
چونکہ طپش زیادہ ہوتی ہے تو اجزا رمرطوب اُس مقام سے علیحدہ ہوکر کوئے کے اندر چلے جاتے
ہین اور سردی مین اسکے برعکس۔ اسواسطے یہہ توظاہر ہے کہ ایک وقت اور ایک جگہہ مین دو
ضدونکا جمع ہونا محال ہے۔ ایک شخص نے کیمیا اور سیمیا اور ریمیا اور ہیمیا کا ذکر کیا۔
فرمایا ہند کے حکما نے تو یہ لکھا ہے کہ جسدونکے بدلنے کو کیمیا کہتے ہین۔ اور بدنون کے
بدل جانے کو سیمیا کہتے ہین چنانچہ مینے سُنا ہے کہ ایک شخص میرے پیدا ہونے سے پہلے تہا
وہ اپنی روح کو ہوا مین معلق کر لیا کرتا تہا اور گہڑیال کو جو اُسکے سرپر لٹکی ہوئی ہوتی تہی بجایا
کرتا تہا اِسی معلق ہونے کو سیمیا کہتے ہین۔ اِسی ضمن مین ایک مُرید نے عرض کیا کہ یہہ علوم صحیح
ہین۔ اور بدن واقعی بدلے جاسکتے ہین یا نہین۔ **فرمایا** فلاسفہ کے قوانین کے اعتبار سے تو
یہ معلوم ہوتا ہے کہ کچھ استعدادان مین بدلے جاینگی ہے مگر قادر مطلق کی قدرت سب پر غالب ہے
وہ اگر نچاہے تو کچھ بھی نہین ہوسکتا۔ پہر کچھ قصے اپنے دادا بزرگوار کی کراماتون کے متعلق بیان
فرمائے۔ حدیث شریف سے حضرت آدم علیہ السلام کا وہ مشہور قصہ نقل فرمایا جسمین حضرت آدمؑ کو
اپنی عمر مین سے چالیس سال دیدینا مذکور ہین اور یہہ ارشاد کیا کہ یہہ تقدیر معلق ہے اور تقدیر
معلق کے یہی معنی ہوتے ہین کہ فلان شخص ایسا اور ویسا کریگا جب ایسا ایسا ہو گا۔ اِسی ضمن
مین ایک مُرید نے عرض کیا کہ اولیار اور انبیار کو موت کس طرح آتی ہے **فرمایا** کہ انبیار کو موت
کے وقت ایک قسم کا انکشاف ہوجاتا ہی اور بعض اولیا بھی بحکم الہی واقف کردئے جاتے ہین۔ فلان
روز تمہاری موت آئیگی۔ اور اِس کیفیت سے تمہارا انتقال ہو گا۔ پہر حضرت امیر علیہ السلام کا
قصہ بیان کیا۔ نواب نوازش علی خانصاحب نے ہزاری روزہ کی نسبت دریافت کیا۔ **فرمایا**
مین نے حدیث شریف مین نہین دیکھا ہے۔ مگر شیخ عبد الحق اپنی کتاب مین لکھتے ہین لیکن مجکو اُس

فرمایش کی پہلے تو عذر کیا جب قبول نہوا تو ایک کڑہائی طیار ریوڑیون سے بھری ہوئی اُن کے سامنے آئی۔ سب حاضرین نے خوب کھائین۔ بعد دریافت کرنے ریوڑی اور کڑہائی کی قیمت اُس کے مالک کو ادا کی۔ اُن صاحب کا یہ معمول تھا کہ ہر سفر مین ایک جن ضرور اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ کسی جن کی کمر پر بوجھ لادہ کر لے گئے تھے۔ مگر جب میرے چچا سے اُنھون نے بیعت کی۔ اُس روز سے یہ عمل موقوف کر دئے تھے۔ ایک مُرید نے عرض کیا کہ جن کی اصلی شکل کیا ہے۔ **فرمایا** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بعضے ہوا کے ٹیلے کی شکل یا ایسے آگ کی شکل جسمین خاکی اجزا زیادہ ہون کبھی کبھی دیکھا ہے آدمی کی صورت مین یا کُتے اور سانپ کی شکل مین بھی آتے ہین۔ پھر ایک صحابی کے انتقال فرمانے کا قصہ بیان فرمایا اور ایک حدیث صحیح نقل فرمائی۔ پھر ایک ایسی حدیث بیان فرمائی جو اُن جنون سے جن کو صحابہ ہونے کا فخر حاصل تھا پہونچی تہی۔ پھر **فرمایا** کہ جن ہوا کے مثل ہوتے ہین مسامات کے راستے سے روح ہوائی پر غالب ہوجاتے ہین پھر **فرمایا** کہ حدیث مین آیا ہے کم او تاکہ محبت زیادہ ہوجاوے۔ **فرمایا** مُلاقاتی چار قسم کے ہوتے ہین بعض بمنزلہ غذا کے۔ جیسے خادم اور منکوحہ عورت۔ بعض بمنزلہ دوا کے ہوتے ہین۔ جیسے حاکم اور اہل برادری کیونکہ اِن لوگون سے کبھی کبھی ضرورت پڑتی ہے۔ بعض مانند زہر کے ہوتے ہین۔ جیسے بدکار اور کافر اور مُرتد لوگ۔ بعض مانند سالن کے ہوتے ہین جیسے معشوق وغیرہ **شعر**

نیست زر غباً نشانِ عاشقان	سخت مستسقی است جانِ عاشقان

سید احمد صاحب نے سوال کیا کہ کیا سبب ہے کہ جاڑے کے دنون مین کوئے کا پانی گرم ہوجاتا اور گرمیون مین سرد ہوجاتا ہے **فرمایا** کہ یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی پوچھی گئی تہی۔ آفتاب چونکہ گرمی مین دِن کو بہت دیر تک گردش آسمان پر کرتا ہے جس سے دِن کا بڑا ہونا مُراد ہے۔ لہذا پانی کوئے کا کہ اسفل مین ہے سرد رہتا ہے اور جاڑے مین چونکہ مین کے نیچے زیادہ سفر کرتا ہے جس سے رات کا طویل ہونا مُراد ہے۔ لہذا پانی مین آفتاب کی حرارت

تین ہاتھی روز پکتے ہین۔ پیکو کے ملک مین ہاتھی سپید رنگ کا ہوتا ہے **فرمایا ع**

شب خیالِ چہرۂ شوخان بدل پیچیدہ رفت	ساعتی شبقدر چون از بزم او جوشیدہ رفت
خانہ زین است دنیا عیش او پا در رکاب	آنکہ آمد زود دامن چیدہ رفت
سوزش اہل جنون را مرگ ہم تسکین نداد	گرد باد خاک مجنون تا فلک پیچیدہ رفت

پھر ایک موقع پر **فرمایا ع**

بیا ساقی بگردان جامِ مُل را	حنا بندی است امشب شاخِ گل را

فرمایا حضرت اویس قرنی رح کی دندان شکنی کا قصہ جو مشہور ہے غلط ہے۔ غلبۂ حال سے ایسے امور وقوع مین آجاتے ہین۔ مگر انسان اُس وقت معذور ہوتا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خون مبارک پیا تھا اُس وقت حضرت نے فرمایا تھا کہ کسی کا خون اِسکے ہاتھ سے ہوگا اور یہ اوسکی عوض مین قتل کیا جاویگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ پانچوین رجب کو جب یزید پادشاہ ہوا اور تخت شاہی پر بیٹھا تین آدمیون نے اُس کی بیعت نکی اور مکہ کو بھاگ آئے ایک تو عبد اللہ بن زبیر تھے۔ جن کا ذکر اوپر ہوا ہے اور عبد اللہ بن عباسؓ اور حضرت امام حسینؓ مخالف لوگ اگرچہ ظالم اور سرکش تھے۔ مگر مکہ معظمہ کی نہایت درجہ حرمت اور تعظیم کرتے تھے۔ لہذا ان پر مکہ معظمہ مین پناہ گزین ہونے کے سبب سے فوج کشی نہین کی۔ اب بھی مسئلہ ہی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی شخص کو قتل کرکے مکہ معظمہ مین چلا جاوے تو وہان جاکر اُس کو نہ قتل کرنا چاہئے۔ البتہ تنگ کرکے وہان سے اوسکو نکالدیوین تو کچھ مضایقہ نہین ہے۔ پھر تھوڑے زمانہ کے بعد طیبہ ثقفی نے اُن کا خون زمین پر گرایا۔ بعض کہتے ہین کہ کہل بن زیاد نے جو حضرت صلی اللہ کا نہایت یار تھا شہید کیا۔ حضرت حسن بصریؒ بھی نہایت ترسان تھے **فرمایا** خارجی لوگ شیخین کے سوا سب سے عداوت رکھتے ہین۔ البتہ حضرت شیخین رضی اللہ عنہ اور سادات وغیرہ سے معتقد ہین۔ ایک فرقہ ناصبی ہے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسینؓ کو دشمن سمجھتے ہین **فرمایا** خارجیون کا آجتک کسی ملک پر تسلط نہین ہوا عمان اور مسقط وغیرہ جو اُنکے ہین اوبین مین آباد ہین۔ **فرمایا** روہیلہ کو بینے

حدیث صحت مین کلام ہے۔ مگر البتہ دن بہت اچھا ہے اور اچھا اور مبارک ہے۔ کیونکہ معراج کی شب کے متعلق ہے۔ دوسرے یہہ ہے کہ رجب کا روزہ نہایت مبارک ہوتا ہے۔ تیسرے یہ تین روزے ہر مہینے مین سنت ہین۔ اول کا نام غرا ہے اور آخر کا نام سرا ہے اور درمیان کے دنون کو ایام بیض کہتے ہین۔ الغرض یہہ روزہ کسی صورت مین ثواب کثیر سے خالی نہین۔ البتہ لفظ ہزار کی تخصیص مین بوجہ عدم ثبوت کلام ہے۔ ایک مرید نے عرض کیا کہ حضرت عائشہ اور فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے بھی کبھی عورتون کی امامت کی ہے **فرمایا** یہی وجہ تو عورتون کی امامت مکروہ ہونیکی ہے۔ حضرت کے زمانہ مین صحابہ جب جماعت مسجد مین نپاتے تھے تو اپنے گہر مین آکر اہل وعیال کے ساتھ جماعت کر لیتے تھے۔ یہی مسئلہ ہے کہ محارم مین سے ایک آدمی بھی ہو اور جماعت کر لیوے تو مضایقہ نہین ہے۔ مگر عورتون کی جماعت اس طرح سے کہ عورت امام ہو اور مقتدی بھی عورتین ہون مکروہ ہے۔ بطور تذکرہ کے **فرمایا** کہ لڑکپن مین ایک روز کا ذکر ہے کہ مین قرآن شریف کا ورد کر رہا تھا۔ سورہ طٰہٰ اس وقت تلاوت مین تھی **سیبطلہ** کے لفظ پر پہونچا تھا کہ کیا دیکھتا ہون کہ ایک عورت اور اس کا خاوند شیر کو مسخر کئے ہوئے گہر گہر تماشا دکھاتے پھرتے ہین۔ ہمارے گہر بھی لائے **سیبطلہ** کا لفظ میری زبان سے سنتے ہی عورت نے اپنے خاوند سے کہا کہ دیکھو تو شیر قابو سے نکلا جاتا ہے اور ہمارا جادو اور سحر سب باطل ہوا جاتا ہے جلد چلو اور کچھ تدبیر کرو۔ چنانچہ اوسیوقت اس کو مضبوط پکڑ کر لے گئے **فرمایا**۔ ایک عورت نے ایک بار ایک ہندو کو مار ڈالا اور تھوڑے ہی عرصہ مین اسی طرح کئی خون کئے۔ مجبور ہو کر غازی الدین خان وزیر نے اس کو شہر بدر کرا دیا۔ فرمایا گرم ملک مین ہاتی نہین زندہ رہتا ہے یہی وجہ ہے کہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین ہاتی کا نشان نہین ہے۔ ایک بار یزدجرد کی لڑائی مین کہ خلیفہ اول کا زمانہ تھا۔ مدینہ کے اندر ایک سپید رنگ کا ہاتی گیا تہا۔ چنانچہ خلیفہؓ نے تمام شہر مین اوسکی تشہیر کی تہی اور لوٹا دیا تہا۔ البتہ حبش کے ملک مین ہاتی زیادہ ہوتے ہین اور وہان حبشی لوگ ہاتی کا گوشت بھی کہاتے ہین۔ چنانچہ سنا گیا ہے کہ شاہ حبش کے باورچیخانہ مین

جواب مین فرمایا کہ جس وقت حضرت سرور عالم صلعم کا نام مبارک صراحتاً یا کنایتاً سنا جائے تو درود شریف پڑھ لینا سنت ہے اور امام کرخی رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہین کہ واجب ہے۔

فرمایا۔ حدیث مین آیا ہے کہ چیونٹی اور گلہری اور مینڈک اور شہد کی مکھی اور ہدہد کو نہ مارنا چاہیئے۔ علماء اسکی وجہ یہہ فرماتے ہین کہ چیونٹی کا قصہ قرآن مجید مین مذکور ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی تاثیر صحبت چیونٹی مین اس قدر اثر پذیر ہوگئی تھی کہ اُسنے اپنی عقل سے یہہ سمجھ لیا تھا کہ اگر مین سلیمان علیہ السلام کے لشکر مین اب جاؤن گی تو اُن کے صحابی مجکو ہرگز ایذا اور تکلیف ندینگے اسلئے کہ نبی کے صحابی ہین۔ کیا اتنے زمانہ تک حضرت سلیمان علیہ السلام کے صحبت کا فیض اُٹھانیکے بعد بھی موذی اور سخت قلب رہے ہونگے۔ ہرگز نہین اور شہد کی مکھی کی یہہ وجہ ہے کہ اُسکی طرف وحی منسوب کی گئی ہے۔ مینڈک کے نہ مارنیکی یہہ وجہ بیان کی ہے کہ اُس نے جہانتک اُس سے ہوسکا تہا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے آگ بجھانیکی کوشش کی تھی۔ ہدہد کی یہہ وجہ ہے کہ وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا پیغامبر تھا۔ مگر البتہ گرگٹ کو جہان پاؤ مار ڈالنا چاہیئے اِس جگہ ایک نکتہ نہایت لطیف سمجھنے کی قابل ہے کہ سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی کو اس قدر عقل تہی کہ اُسنے سمجھ لیا کہ جن بزرگون نے صحبت عامہ حضرت سلیمان کی اوٹھائی ہے وہ ہرگز قصداً مجکو ایذا نہ دینگے افسوس ہے رافضیون کی عقل پر کہ وہ حضرت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اتنا بھی نہین سمجھتے ہین اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فیض صحبت کو اس قدر بھی موثر نہین تصور کرتے کہ اپنے شب و روز کے ہم نوالہ اور ہم پیالہ لوگون پر بھی اثر نڈال سکے۔ معاذ اللہ منہا۔

فرمایا اُس پنکھے کو جو مکانون مین لٹکایا جاتا ہے فارسی مین باد آہنج وغیرہ کہتے ہین فرمایا ایک ہندی کی پہیلی ہے۔ ایک نار ات سندری دا این ابھی کھور ❊ چہاتی لاگ پیا کی دبھی اور کی بھور ❊

سچ ہے جب آدمی باخدا ہوجائیگا۔ پھر کیون دوسری طرف دیکھے گا شعر

زاہد بیا بمیکدہ دُنیائے دیگر است	آب دگر ہوائے دگر جائے دیگر است

پھر اس شعر کے کچھ معنی تصوف کے اعتبار سے بیان فرمائے اور یہہ فرمایا کہ میکدہ سے یہان مراد دنیا

دیکھا ہے اگر تنہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر اون کے سامنے کرین تو بد دل ہوتے ہین چنانچہ
حافظ آفتاب ہمیشہ میرے وعظ مین آیا کرتا تہا - ایک روز حضرت امیر علیہ السلام کا ذکر شروع
ہوا - میری یہ عادت مقرر ہے کہ جب کسی صحابہ کا ذکر شروع ہوتا ہے تو جہانتک مجکو معلوم ہوتے
ہین اُن کے فضایل اور مناقب بیان کرتا ہون - مینے اپنی حسب عادت ایسا ہی کیا - حافظ
آفتاب بد دل ہوکر اور مجکو شیعہ سمجھکر میرے وعظ مین سے اُٹھ گئے در اُس روز سے وعظ مین آنا
قطعاً موقوف کردیا - ایسا ہی قصہ ایک بار میرے والد ماجد کے ساتھ پیش آیا - کسی نے اُن سے
شیعون کے کافر ہونیکی نسبت دریافت کیا - والد صاحب نے یہ فرمایا کہ حنفیہ کا اِن کے کُفر کے بارہ
مین اختلاف ہے - اور اِس اختلاف کو نہایت تحقیق سے ثابت کیا - اُس نے مکرر کچھ دریافت کیا
والد صاحب نے پھر بھی جواب دیا وہ شخص یہہ کہتا ہوا چلا گیا کہ یہ مولوی صاحب شیعہ معلوم ہوتے ہین
فرمایا ایکبار شاہ عباس نے مُلّا دو پیازہ سے کہا کہ آؤ مذہب کی صداقت کا امتحان کرین اپنی
اپنی تسبیح کی گرہ کھولکر پانی پر لٹکائین جسکی تسبیح معلق رہے اُسی کا مذہب حق ہے مُلّا کی تسبیح
پتھر کی تہی اور پادشاہ کی تسبیح لکڑی کی تہی - مُلّا نے کہا کہ پانی پر کیا امتحان کیجیے گا - آگ منگوائیے
اُس پر امتحان کیا جائے - آپ بھی آگ مین تسبیح ڈالین اور مین بھی ڈالون جسکی تسبیح نجلے وہی حق پر
ہے - پادشاہ نے ایک مرتبہ ایک سُنّی سے پوچھا کہ مُلّا شیعہ ہے یا سُنّی اُس نے کہا کہ شیعہ نے
کہا کیسے معلوم ہو کہ شیعہ ہے کہا کہ گوہ کہاتا ہے **فرمایا** کہ ایک روز ایک کرگس دیوار پر
بیٹھا ہوا تہا - شاہ عباس نے بندوق منگوائی کہ اُس کو مارے - پھر خود بخود ہی ہاتھ روک لیا اور
یہہ کہا کہ سُنا ہے کہ کرگس کی عُمر بہت دراز ہوتی ہے شاید یہہ کرگس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانہ مُبارک کا ہو اور اِسنے جمال باکمال حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا ہو - لہذا
اِس کا مارنا مُناسب نہین ہے - مُلّا نے سنکر کہا کہ جب آنحضرت کی صحبت بابرکت کا اِسقدر لحاظ
اور پاس ہے کہ مُردار جانور بھی صرف آپکی زیارت سے مشرف ہونے کے گمان پر نہین مارے جاتے
تو صحابہ رض نے کیا خطا کی ہے جو اُن کے ساتھ اِسقدر بے ادبی کیجاتی ہے کسی شخص کے سوال کے

جانورون کے لڑانیکے بارہ مین کیا حکم ہے **فرمایا** کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کل وحوش وطیور کے آپسمین لڑوانیکی نسبت یا اُن کو لڑائی پر آمادہ کرنیکی نسبت سخت ممانعت فرمائی ہے۔ البتہ پالنا طیور کا اگرچہ صحرائی ہون مضائقہ نہین ہے۔ ایک مُرید نے عرض کیا کہ حضرت رسول اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو کن جانورونکی پرورش کا حکم فرمایا ہے۔ **فرمایا** کہ اگرچہ حدیث ضعیف ہے۔ لیکن بہت جگہہ دیکھے گئے ہین کہ حضرت علیؓ نے ایک بار عرض کیا کہ تنہائی مین مجکو بہت وحشت ہوتی ہے کیا کرون۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک جوڑا کبوتر کا ہی منگا کر پال لو اُسی سے دل بہلایا کرو۔ بعضون نے ہرن پالا ہے حضرت انسؓ ابن مالک رضی اللہ عنہ کے چھوٹے بھائی نے جو نہایت کم عُمر تھے ایک مرتبہ لال پالا تہا۔ وہ لال اتفاقاً مرگیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سُنکر مزاحاً یہہ جملہ ارشاد فرمایا یا ابا عمیر ما فعل النغیر۔ یہہ جُملہ چونکہ بافافیہ تہا اِسلیے لڑکے کا دل سُنکر خوش ہوا اور لال کے مرنیکا جو غم تھا حضرت کی تعزیت فرمانے سے سب جاتا رہا۔ بعض حدیثون مین یہہ بھی آیا ہے کہ آپنے حکم فرمایا کہ کبوتر پالو۔ کیونکہ جن کی نظر تمھارے بچون پر سے اِس سے دفعہ ہوجاتی ہے۔ مگر اِس طرح پالنا جو کہ اِس زمانہ مین کبوتر اوڑانا کہا جاتا ہے۔ بیشک منع اور ناجایز ہے **فرمایا** کہ طبیبون نے بھی اِسکے پالنے مین بہت ہی خاصیتین لکھی ہین چنانچہ لکھا ہے کہ کبوتر کے پرونکی ہوا مین یہہ تاثیر ہے کہ لقوہ اور فالج اور خفقان رفع ہوجاتی ایک کتاب خواص الحیوان ہے۔ اُسمین عجیب عجیب تاثیرات اور خواص حیوانون کے لکھے ہین

فرمایا کہ بعض طبابت کے بموجب دوا بھی کرتے ہین۔ عام طور سے لوگ اِس کو ٹوٹکا کہتے ہین۔ چنانچہ بہت عرصہ سے درد نقرس رہا کرتا تہا اور آرام نہوتا تہا مینے اتفاقاً ایک کتاب مین دیکھا کہ ایسے بچے کے سر کے بال جو چالیس روز سے زیادہ نہو اور چھہ مہینے سے کم نہو درد کے مقام پر باندہے جاوین۔ انشا اللہ آرام ہو جائیگا۔ مین نے ایسا ہی کیا۔ اللہ نے آرام بخشا ہے

فرمایا کہ عشق کے رفع ہو جانیکی ایک عجیب تدبیر ہے دو تین مرتبہ اِس کا تجربہ بھی کرایا ہے کہ جس جگہہ خچر بندہتے ہون ننگا ہو کر اِس طرح خاک پر لوٹے کہ تمام بدن مین مٹی لگ جاوے۔ کوئی جگہہ

شراب خانہ مُراد نہین ہی کبھی کوئی احمق سمجھ جاوے - بلکہ وصال الٰہی اور قرب حضرت الٰہی کا شراب خانہ مقصود ہی - جہان پہونچکر آدمی اِس دنیا و مافیہا سے بیخبر ہو جاتا ہے - ایک سوال کرنیوالے کے جواب مین **فرمایا** کہ یا حیُّ حین لا حیَّ فی دیمومتہ ملکہ و بقائہ - یا حیُّ روز مرّہ دو سو بار اِس طرح سے کہ چھ چھ بار اوّل آخر درود شریف پڑھ لیا کرو - کیسی بیماری سخت ہو انشا اللہ جاتی رہیگی - نہایت مجرب ہے - ایک شخص نے پوچھا کہ چوسر اور گنجفہ بھی ایسا ہی حرام ہے جیسا کہ شطرنج حرام ہے **فرمایا** - بلکہ اُس سے زیادہ - جامع صغیر مین روایت ہی کہ شطرنج کھیلنے والے اور دیکھنے والے دونون پر لعنت ہے - بعض لوگون نے اِس حدیث کو ضعیف بھی کہا ہے - پھر سایل کے جواب مین **فرمایا** کہ اگر بازی بدہ کر نہ کھیلین اور تصویر بھی اُسمین نہون تو گناہ کسیقدر کم ہو جائے گا - مگر پھر بھی بات ہے کہ اِس کی ہی کیا مُفاد ہے **فرمایا** کافرون سے بازی بدہنا درست ہے - مگر یکطرفی ہو اور کافر حربی سے سود لینا بھی درست ہے - کیونکہ اُس کا مال ہمارے حق مین مُباح ہے - لیکن اگر وہ بخوشی وہ مال سود یا بازی کا روپیہ ادا کرے تب جایز ہے جبر کر کے روپیہ لینا اُس سی جایز نہین - کیونکہ جبر کرنے مین نقض عہد لازم آتا ہے جو ہمارے اور اُن کے درمیان مین ہو چکا ہے - نواب نوازش علیخان نے ہنڈیون کا حُکم دریافت کیا **فرمایا** اِس کی بابت کسی کتاب مین نہین دیکھا - مگر مین یہ سمجھتا ہون کہ ہنڈوی کا روپیہ بمنزلہ قرض کے ہے جو تلف ہو جانے کے خوف سے دیا جاتا ہے - لہذا اِس طرح سے دینا چاہئے کہ مثلاً اُنیس[19] روپے نقد اور روپیہ کے پیسے دیوے اور کہدے کہ یہ پیسے یا اِسقدر روپیہ کیساتھ مینے بیچ دئے - اِس صورت سے تو البتہ مباح ہو جائیگی **فرمایا** اگر نسب آدمی کا مان کی طرف سی صحیح ہو اور باپ کیطرف سے خراب ہو تو صاف ظاہر کر دینا چاہئے - مثلاً سید کیکی مان ہے اور باپ شیخ زادہ تو کہدینا چاہئے کہ مجکو مان کی طرف سے سید ہونیکا فخر حاصل ہے - جیسا کہ حدیث مین آیا ہے کہ مولی القوم منہم و ابن اخت القوم منہم ایسے ہی غلام کو بھی چاہئے کہدیوے کہ مین قریشی ہون یا ہاشمی ہون - اور کس طرف سے ہون آیا مانکی جہت سے یا باپ کی - ایک مُرید نے عرض کیا کہ مُرغ بٹیر و تیتر وغیرہ

جانورون کے لڑانیکے بارہ مین کیا حکم ہے **فرمایا** کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کُل وحوش وطیور کے آپسمین لڑوانیکی نسبت یا اُن کو لڑائی پر آمادہ کرنیکی نسبت سخت ممانعت فرمائی ہے۔ البتہ پالنا طیور کا اگرچہ صحرائی ہون مضائقہ نہین ہی۔ ایک مُرید نے عرض کیا کہ حضرت رسول اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو کِن جانورونکی پرورش کا حکم فرمایا ہے۔ **فرمایا** کہ اگرچہ حدیث ضعیف ہے لیکن بہت جگہ دیکھے گئے ہین کہ حضرت علیؑ نے ایک بار عرض کیا کہ تنہائی مین مجکو بہت وحشت ہوتی ہے کیا کرون۔ حضرت نے فرمایا کہ ایک جوڑا کبوتر کا ہی منگا کر پال لو اُسی سے دل بہلایا کرو۔ بعضون نے ہرن پالا ہے حضرت انسؓ ابن مالک رضی اللہ عنہ کے چھوٹے بھائی نے جو نہایت کم عُمر تھے ایک مرتبہ لال پالا تہا۔ وہ لال اتفاقاً مرگیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سُنکر مزاحاً یہ جُملہ ارشاد فرمایا یا ابی عمیر ما فعل النغیر۔ یہ جُملہ چونکہ بافافیہ تہا اِسلیے لڑکے کا دل سُنکر خوش ہوا اور لال کے مرنیکا جو غم تھا حضرت کی تعزیت فرمانے سے سب جاتا رہا۔ بعض حدیثون مین یہ بھی آیا ہے کہ آپنے حکم فرمایا کہ کبوتر پالو۔ کیونکہ جن کی نظر تمھارے بچون پر سے اِس سے دفعہ ہو جاتی ہے۔ مگر اِس طرح پالنا جو کہ اِس زمانہ مین کبوتر اوڑانا کہا جاتا ہے - بیشک منع اور ناجایز ہے **فرمایا** کہ طبیبون نے بھی اِسکے پالنے مین بہت ہی خاصیتین لکھی ہین چنانچہ لکھا ہے کہ کبوتر کے پرونکی ہوا مین یہ تاثیر ہے کہ لقوہ اور فالج اور خفقان رفع ہو جاتا ہے ایک کتاب خواص الحیوان ہے۔ اُسمین عجیب عجیب تاثیرات اور خواص حیوانون کے لکھے ہین **فرمایا** کہ بعض طبایع سکے بموجب دوا بھی کرتے ہین۔ عام طور سے لوگ اِس کو ٹوٹکا کہتے ہین۔ چنانچہ بہت عرصہ سے درد نقرس رہا کرتا تہا اور آرام نہوتا تہا میتے اتفاقاً ایک کتاب مین دیکھا کہ ایسے بچے کے سر کے بال جو چالیس روز سے زیادہ نہو اور چھہ مہینے سے کم نہو درد کے مقام پر باندھے جاوین۔ انشا اللہ آرام ہو جائیگا مین نے ایسا ہی کیا۔ اللہ نے آرام بخشا ہے **فرمایا** کہ عشق کے رفع ہو جانیکی ایک عجیب تدبیر ہے دو تین مرتبہ اِس کا تجربہ بھی کرایا ہے کہ جس جگہ خچر بندھتے ہون ننگا ہو کر اِس طرح خاک پر لوٹے کہ تمام بدن مین مٹی لگ جاوے۔ کوئی جگہ

شراب خانہ مُراد نہین ہے کبھی کوئی احمق سمجھ جاوے - بلکہ وصال الٰہی اور قرب حضرت
لامتناہی کا شراب خانہ مقصود ہے - جہان پہونچکر آدمی اس دُنیا و مافیہا سے بیخبر ہو جاتا ہے -
ایک سوال کرنیوالے کے جواب مین فرمایا کہ یا حَیُّ حِین لاحَیَّ فی دیمومتہ ملکہ و بقائہ - یا حَیُّ
روزمرہ دو سو بار اس طرح سے کہ چھ چھ بار اول آخر درود شریف پڑھ لیا کرو - کیسی بیماری سخت
ہو انشا اللہ جاتی رہیگی - نہایت مجرب ہے - ایک شخص نے پوچھا کہ چوسر اور گنجفہ بھی ایسا ہی
حرام ہے جیسا کہ شطرنج حرام ہے فرمایا - بلکہ اُس سے زیادہ - جامع صغیر مین روایت ہے کہ شطرنج
کھیلنے والے اور دیکھنے والے دونون پر لعنت ہے - بعض لوگون نے اس حدیث کو ضعیف بھی
کہا ہے - پھر سایل کے جواب مین فرمایا کہ اگر بازی بدہ کر نہ کھیلین اور تصویریں بھی اُسمین نہون
تو گناہ کسیقدر کم ہو جائے گا - مگر پھر بھی بات ہے کہ اس کی سی کیا مفاد ہے فرمایا کا فرون سے بازی
بدہنا درست ہے - مگر یک طرفی ہو اور کافر حربی سے سود لینا بھی درست ہے - کیونکہ اُس کا مال ہمارے
حق مین مُباح ہے لیکن اگر وہ بخوشی وہ مال سود یا بازی کا روپیہ ادا کرے تب جایز ہے جبر
کرکے روپیہ لینا اس سے جایز نہین - کیونکہ جبر کرنے مین نقض عہد لازم آتا ہے جو ہمارے اور اُن کے
درمیان مین ہو چکا ہے - نواب نوازش علیخان نے ہنڈیون کا حُکم دریافت کیا فرمایا اس کی
بابت کسی کتاب مین نہین دیکھا - مگر مین یہہ سمجھتا ہون کہ ہنڈوی کا روپیہ بمنزلہ قرض کے ہے جو
تلف ہو جانے کے خوف سے دیا جاتا ہے - لہذا اس طرح سے دینا چاہیے کہ مثلاً اُنیس[19] روپے نقد
اور روپیہ کے پیسے دیوے اور کہدے کہ یہہ پیسے یا اسقدر روپیہ کے ساتھ مینے بیچ دئے - اِس صورت
تو البتہ مباح ہو جائیگی فرمایا اگر نسب آدمی کا مان کی طرف سے صحیح ہو اور باپ کیطرف سے
خراب ہو تو صاف ظاہر کر دینا چاہیے - مثلاً سیدہ کسیکی مان ہے اور باپ شیخ زادہ تو کہدینا چاہیے
کہ مجکو مان کی طرف سے سید ہونیکا فخر حاصل ہے - جیسا کہ حدیث مین آیا ہے کہ مولی القوم منہم
و ابن اخت القوم منہم ایسے ہی غلام کو بھی چاہیے کہدیوے کہ مین قریشی ہون یا ہاشمی ہون -
اور کس طرف سے ہون آیا مانکی جہت سے یا باپ کی - ایک مُرید نے عرض کیا کہ مرغ بٹیر و تیتر وغیرہ

حقیقی کروں فرمایا کہ خواہ اِسی عقیدہ پر اعتماد کرلیں کافی ہے۔ یا بیعت حقیقی کریں۔ عوارف میں یہ لکھا ہے کہ کوئی شخص کہے کہ میں فلاں بزرگ کا مُرید ہوں اور بزرگ کہیں کہ نہیں۔ جب بھی مُرید ہو جاتا ہے۔ لیکن زیادہ احتیاط اِسی میں ہے کہ ظاہر میں بیعت کرلے۔ ایک مُرید نے عرض کیا کہ بیعت نیابتاً بھی درست ہے کہ نہیں فرمایا کہ درست ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک مرتبہ بہت سے عورتیں جمع ہو کر بیعت کرنیکو آئیں حضرت کو فرصت نہ تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہ نیابتاً ہماری طرف سے جا کر مُرید کرلو۔ خلاصہ یہ ہی کہ اگر مُرید دوسری جگہ ہو اور پیر دوسری جگہ تو خطوں کے ذریعہ سے بھی بیعت ہو سکتی ہے۔ ایک مُرید نے عرض کیا کہ شاہ نجم الحق صاحبؒ کا مزار کہاں پر ہے فرمایا فریدآباد کے قریب غرب کی جانب ایک قصبہ ہی جس کا نام سہنہ ہے۔ وہاں ایک چشمہ ہے اُس کا پانی مشہور ہے اور نہایت گرم ہوتا ہے اور وہاں ہندوؤں کا معبد ہے وہی مزار ہے۔ ایک مُرید نے عرض کیا کہ لفظ علو دینوری کی کیا تحقیق ہے فرمایا یہ عین کی زیر لام کی جزم واؤ کے وقف کے ساتھ مشہور ہے اِسکے معنے بزرگ ہیں اور دینور ایک قصبہ کا نام ہے عرب و عراق وغیرہ میں دستور ہے کہ ایسے لفظ سے اکثر بزرگونکو پکارا کرتے ہیں۔ ایک مُرید نے عرض کیا کہ اختلاف اُمتی رحمۃٌ جو حدیث شریف میں آیا ہے کیا معنی ہیں فرمایا۔ حدیث میں یہ قصہ واقع ہوا ہے کہ ایک بار ایک شخص نے قسم کھائی کہ میں کوئی بات نہ کہوں گا۔ اُسکے بعد حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ اب حکم شرع کیا ہے کہا کہ تمام عُمر بات نکرو۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ فرمایا چالیس سال بات نکرو۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہا چھہ ماہ کسی سے کلام نہ کرو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا فرمایا کہ ایک نماز کے وقت تک بات موقوف رکھو یہ سب قصہ حضرت صلعم کے حضور میں حاضر ہو کر نقل کیا۔ آپنے سب صحابہ کو بُلا کر دلایل دریافت کیے۔ چونکہ سب مجتہد تھے۔ لہذا سب نے اپنے اپنے دلیل کلام اللہ سے بیان کی۔ اوسوقت حضرت صلعم نے فرمایا کہ اختلاف اُمتی رحمۃٌ یعنے میری اُمت کا اختلاف رحمت ہے۔ ایک موقع پر یہ بھی ارشاد

ایسی باقی نرہ جاوے۔ جہان مٹی کا اثر نہ پہونچا ہو۔ دو ایک مرتبہ ایسا کرنے سے حضرت عشق نوعاً
رفو چکر ہو جاوینگے۔ اگر عشق مرد پر ہو تو نر یعنی خچر کے بند ہنے کی جگہ پر لوٹے اور اگر عورت کے
ساتھ ہو تو مادہ اُشتر یعنی خچرنی کی جگہ پر لوٹے۔ دوسری ترکیب عشق جاتے رہنے کی یہ بھی ہے
کہ ایسے مقتول کی قبر کی مٹی لاوے جو امر ناحق پر مارا گیا ہو اور تلوار سے ٹکڑے کئے ہون
اُس کا قصاص بھی کسی نے نہ لیا ہو اُس مٹی کو پانی مین ملا کر بطور شربت مریض عشق کو جرعہ جرعہ
پلائین۔ تیسری ترکیب یہ ہے کہ چھچھڑی عاشق کی آستین مین باندھ دی جاوے۔ غالباً عشق
رفع ہو جائیگا۔ **فرمایا**۔ سیدون کو صدقہ کا مال لینا یا گھوڑے اور خچر وغیرہ کی جفتی کرانے پر
مزدوری لینا منع ہے **فرمایا** حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اُنیس [۱۹] بیٹے تھے۔ پانچ حضرت امام حسینؑ
کے ساتھ شہید ہو گئے تھے حضرت امام حسن علیہ السلام کے نو بیٹے تھے۔ صرف قاسم لاولد رہے
باقی سب کے اولاد روئے زمین پر باقی ہی **فرمایا** حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ
حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اور حضرت زید شہید سے زیادہ تر روایت کیا کرتے
ہین۔ امام محمد باقر اور امام زین العابدین سے کم روایت کرتے ہین۔ امام اعظم صاحب کے شاگرد
بہت لایق لایق ہوئے ہین۔ جیسے فضیل ابن عیاض۔ ابراہیم ابن ادہم۔ عبد اللہ ابن مبارک
وغیرہ۔ یہی وجہ ہے کہ اِن کا مذہب تمام امامون کے مذہب کی نسبت زیادہ روشن اور صاف ہے
پھر کچھ دیر تک امام اعظم صاحب کی پرہیزگاری کا حال اور اون کی کرامتون کے قصے بیان
فرماتے رہے۔ ایک قصہ بیان فرمایا کہ حضرت امام صاحب کو کچھ شبہ ہو گیا۔ لہذا سات
برس تک بکرہ کا گوشت نہین کہایا۔ پہر کچھ امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کے حالات بیان فرمائے
ایک مُریدنے عرض کیا کہ میان محمد علی نام ایک بزرگ ہین۔ صوبہ الہ آباد کے رئیسون میں سے ہین
آرزوی قدمبوسی کی ظاہر کرنیکی بعد اونھون نے عرض کیا ہے کہ مجکو ایک بزرگ سے نہایت
اعتقاد ہے اور یہ ارادہ تھا کہ اِن سے بیعت کرون گا۔ کبھی کبھی جو مین اُن کی مجلس مین حاضر
ہوا تو اونھون نے مجھے تبرک بھی عنایت فرمایا۔ یہ بیعت ہو چکے۔ اِسی پر اکتفا کرون یا بیعت

حقیقی کروں فرمایا کہ خواہ اپنی عقیدہ پر اعتماد کرلین کافی ہے - یا بیعت حقیقی کرین - عوارف مین
یہ لکھا ہے کہ کوئی شخص کہے کہ مین فلان بزرگ کا مُرید ہون اور بزرگ کہین کہ نہین - جب بھی
مُرید ہو جاتا ہے - لیکن زیادہ احتیاط اِسی مین ہے کہ ظاہر مین بیعت کرلے - ایک مُرید نے عرض کیا
کہ بیعت نیابتاً بھی درست ہے کہ نہین فرمایا کہ درست ہے - حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک
مرتبہ بہت سے عورتین جمع ہو کر بیعت کرنیکو آئین حضرت کو فرصت نہ تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو
کہ نیابتاً ہماری طرف سے جاکر مُرید کرلو - خلاصہ یہ ہے کہ اگر مُرید دوسری جگہ ہو اور پیر
دوسری جگہ تو خطون کے ذریعہ سے بھی بیعت ہو سکتی ہے - ایک مُرید نے عرض کیا کہ شاہ نجم الحق
صاحبؒ کا مزار کہان پر ہے فرمایا فریدآباد کے قریب غرب کی جانب ایک قصبہ ہے جس کا
نام سہنہ ہے - وہان ایک چشمہ ہے اُس کا پانی مشہور ہے اور نہایت گرم ہوتا ہے اور وہان
ہندوٗن کا معبد ہے وہی مزار ہے - ایک مُرید نے عرض کیا کہ لفظ علو دینوری کی کیا تحقیق ہے
فرمایا یہ عین کی زیر لام کی جزم واو کے وقف کے ساتھ مشہور ہے اسکے معنے بزرگ ہین اور
دینور ایک قصبہ کا نام ہے عرب و عراق وغیرہ مین دستور ہے کہ ایسے لفظ سے اکثر بزرگونکو
پکارا کرتے ہین - ایک مُرید نے عرض کیا کہ اختلاف اُمتی رحمۃ جو حدیث شریف مین آیا ہے
کیا معنی ہین فرمایا - حدیث مین یہ قصہ واقع ہوا ہے کہ ایک بار ایک شخص نے قسم کھائی کہ مین کوئی
بات نہ کہوں گا - اُسکے بعد حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ اب حکم شرع کیا ہے
کہا کہ تمام عمر بات نکرو - حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا - فرمایا چالیس سال
بات نکرو - حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہا چھ ماہ کسی سے کلام نہ کرو حضرت
علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا فرمایا کہ ایک نماز کے وقت تک بات موقوف رکھو یہ سب
قصہ حضرت صلعم کے حضور مین حاضر ہو کر نقل کیا - آپ نے سب صحابہ کو بلا کر دلایل دریافت کیے چونکہ
سب مجتہد تھے - لہذا سب نے اپنے اپنے دلیل کلام اللہ سے بیان کی - اوسوقت حضرت صلعم نے
فرمایا کہ اختلاف اُمتی رحمۃ یعنے میری اُمت کا اختلاف رحمت ہے - ایک موقع پر یہ بھی ارشاد

ایسی باقی نرہ جاوے - جہان مٹی کا اثر نہ پہونچا ہو - دو ایک مرتبہ ایسا کرنے سے حضرت عشق نوانہ
رفو چکر ہو جاوینگے - اگر عشق مرد پر ہو تو نر یعنی خچر کے بند ہنے کی جگہ پر لوٹے اور اگر عورت کے
ساتھ ہو تو مادہ اشتر یعنی خچر نی کی جگہ پر لوٹے - دوسری ترکیب عشق جاتے رہنے کی یہ بھی ہے
کہ ایسے مقتول کی قبر کی مٹی لاوے جو امر ناحق پر مارا گیا ہو اور تلوار سے ٹکڑے کئے ہون
اُس کا قصاص بھی کسی نے نہ لیا ہو اُس مٹی کو پانی مین ملا کر بطور شربت مریض عشق کو جرعہ جرعہ
پلائین - تیسری ترکیب یہ ہے کہ چھچھڑی عاشق کی آستین مین باندھ دی جاوے - غالباً عشق
رفع ہو جائیگا - **فرمایا** - سیدون کو صدقہ کا مال لینا یا گھوڑے اور خچر وغیرہ کی جفتی کرانے پر
مزدوری لینا منع ہے **فرمایا** حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اُنیس[۱۹] بیٹے تھے - پانچ حضرت امام حسینؑ
کے ساتھ شہید ہو گئے تھے حضرت امام حسن علیہ السلام کے نو بیٹے تھے - صرف قاسم لاولد رہے
باقی سب کے اولاد روئے زمین پر باقی ہی **فرمایا** حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ
حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اور حضرت زید شہید سے زیادہ تر روایت کیا کرتے
ہین - امام محمد باقر اور امام زین العابدین سے کم روایت کرتے ہین - امام اعظم صاحب کے شاگرد
بہت لایق لایق ہوئے ہین - جیسے فضیل ابن عیاض - ابراہیم ابن ادہم - عبد اللہ ابن مبارک
وغیرہ - یہی وجہ ہے کہ ان کا مذہب تمام امامون کے مذہب کی نسبت زیادہ روشن اور صاف ہے
پھر کچھ دیر تک امام اعظم صاحب کی پرہیزگاری کا حال اور اون کی کرامتون کے قصے بیان
فرماتے رہے - ایک قصہ بیان فرمایا کہ حضرت امام صاحب کو کچھ شبہ ہو گیا - لہذا سات
برس تک بکرہ کا گوشت نہین کہایا - پھر کچھ امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کے حالات بیان فرمائے
ایک مُرید نے عرض کیا کہ میان محمد علی نام ایک بزرگ ہین - صوبہ الہ آباد کے رئیسون میں سے ہین
آرزوئے قدمبوسی کی ظاہر کرنیکی بعد اونہون نے عرض کیا ہے کہ مجکو ایک بزرگ سے نہایت
اعتقاد ہے اور یہ ارادہ تھا کہ اِن سے بیعت کرون گا - کبھی کبھی جو مین اُن کی مجلس مین حاضر
ہوا تو اونہون نے مجھے تبرک بھی عنایت فرمایا - یہہ بیعت ہو چکے - اِسی پر اکتفا کرون یا بیعت

فرمایا کہ حضرت شاہ عبدالعزیز شکر بار کی تصنیف سے جو رسالہ عزیزیہ ہے فی الحقیقت نہایت عمدہ
رسالہ ہے۔ انہون نے ایک رسالہ عینیہ وحدت الوجود کے باب مین لکھا ہے وہ بھی قابل دیکھنے کے
ہے اور آداب السلوک وغیرہ رسائل لکھے ہین الغرض ان کی سب تصانیف عمدہ ہین **فرمایا**
ایسا یاد آتا ہے کہ دنیا مین ایکسو پچاس علم ہین۔ پچھتر تو پہلے آدمیون مین رائج تھے اور پچھتر
اس زمانہ مین موجود ہین۔ ایک مرید نے عرض کیا کہ چودہ علم جو مشہور ہین یہ کیا بات ہے **فرمایا**
یہ علوم تحصیل عربی کے اعتبار سے زیادہ مشہور ہین۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ نظم خطبہ کا
ہندوستان سے ہی رواج ہوا ہے یہ جایز ہے یا نہین **فرمایا** کہ مکروہ ہے اگر کبھی کوئی
شعر نثر مین آجاوے تو مضایقہ نہین۔ ایک مرید نے عرض کیا کہ حرام کام پر ملازمت کرنا یا
بھنگ اور افیون وغیرہ کی جن کا استعمال ناجایز ہے۔ تجارت کرنا کیسا ہے **فرمایا** منع ہے
اور آمدنی بھی حرام اور ناجایز ہوگی۔ بعض مال جو حرام کے طریقے سے حاصل ہوتے ہین
ایسے ہین کہ ان سے جو آمدنی ہوتی ہے وہ شرعاً ملک بھی نہین ہو سکتی۔ جیسے کوئی شخص لوٹکر
یا چرا کر مال لاوے تو یہ شخص علاوہ ناجایز مال حاصل کرنے اور گنہگار ہونے کے اس کا مالک بھی
شرعاً نہین ہو سکتا ہے بلکہ علم ہو جانے کے بعد کسیکو بھی اس کا لینا یا کھانا یا خریدنا جایز نہین ہے
البتہ اضطراری حالت مین معاف ہے۔ اور بعض مال جو ناجایز طریقہ سے حاصل ہوئے ہین وہ
ملک تو ہو جاتے ہین۔ مگر گناہ فعل کا اور حرمت مال کی باقی رہتی ہے۔ جیسے جوئے کا روپیہ
یا مزامیر کی اجرت یا زنا کی اجرت ہے۔ فقہا نے لکھا ہے کہ اس قسم کا روپیہ اگر بلا تعین دیا گیا ہو
یعنی دینے والے نے روپیہ دینے کے وقت یہ نہ کہا ہو کہ خاص یہ روپیہ یا یہ پیسہ اس فعل کے
صلہ مین تجکو دیتا ہون تو جایز ہے مگر پھر بھی ایسے مال کے خرچ کرنیکی نسبت حدیث شریف
مین تدبیر ارشاد فرمائی ہے۔ کہ اگرچہ قلیل ہو مسلمان کو یہ چاہئے کہ اس مال کو اسکی مثل کے ساتھ
کسی سے بدل لیوے۔ یا گھوڑے وجانور وغیرہ کے خرچ مین اس کو صرف کردے یا اگر اس کے
یہان کافر ملازم یا مزدور کے طور پر ہون ان کی مزدوری مین دیدیوے احتیاط اسی مین ہے

فرمایا کہ اختلاف صحابی رحمۃٌ یعنے میرے صحابہ کا اختلاف رحمۃ ہے رحمت کے معنی یہی ہین کہ
حالت اختلاف مین جسکے قول پر بھی عمل کرلیوے گا مواخذہ سے بری ہوجائے گا - ایک مرید نے
عرض کیا کہ اگر ضرورت کے وقت حنفی شافعی کے قول پر عمل کرلیوے یا شافعی حنفی کے مذہب پر
یہ صحیح ہوسکتا ہے یا نہین فرمایا اگر کوئی ضرورت شرعی ہے مجبور کرے تو جایز ہے ورنہ
نفسانی حیلہ کے تقاضے سے ایسا نکرنا چاہیئے کہ مثلاً ایک امام کی تقلید کرتا ہے کسی مسئلہ
مین عملاً دوسرے امام کا قول آسان اور سہل پایا اُسوقت اوسکو ہی اختیار کرلیا - یہ بُری
بات ہے - مین نے اسکی تفصیل ایک فتوی مین لکھی ہے - ایک مُرید نے عرض کیا کہ معلوم ہوتا ہے
کہ اللہ کو خلقت کی پیدایش سے اپنی بندگی ہے مقصود ہے - یہ بات نہین ہے کہ حکما کہتے
ہین کہ نجات امر عقلی ہے فرمایا - ہان - مگر بعض جگہ عمل کی تاثیر ادہی طور پر ہوتی ہے - ایک
مُرید نے عرض کیا کہ تانبے کے برتن اور برنجی برتن کے استعمال کا کیا حُکم ہے فرمایا
کہ تانبے کے برتن کا استعمال درست ہے - مگر چونکہ بغیر قلعی کے برتن مین کہانا خراب ہوجاتا ہے
اسلئے اوس پر قلعی کرالینا چاہئے اور برنجی برتن مین چونکہ ہندؤن کی مشابہت لازم آتی
ہے اسلئے اون کا استعمال مکروہ ہے - مگر اُن کو بھی اگر قلعی کراکر استعمال کرایا جاوے تو
علت مشابہت بھی جاتی رہیگی - جیسے اکثر مُسلمان تہالی اور لوٹہ وغیرہ قلعی کراکر استعمال کرتے
ہین اور سقے جو راستے مین پانی پلاتے پھرتے ہین - اکثر پیتل کے کٹورے قلعی دار رکھتے
ہین فرمایا - دہی کو فارسی مین جغرات اور عربی رائب کہتی ہین اور ایران کی اصطلاح مین جکہ بولتے
ہین فرمایا - کچھ اللہ تعالے نے - پہلے لوگون کی عمر مین برکت عطا فرمائی تہی - شیخ
جلال الدین سیوطی مصری شافعی کی تصانیف اسقدر ہے کہ ایک روز جو حساب کیا گیا تو اُنکی
پیدا ہونے کے زمانہ سے انتقال کے وقت تک روزمرہ بارہ ورق تصنیف کے ہوتے ہین
اب تعجب ہے کہ حج کس زمانہ مین کیا ہوگا - قرآن شریف کس وقت مین حفظ کیا ہوگا - علوم
کس فرصت کے زمانہ مین پڑھے پڑہائے ہون گے - عقل حیران ہے کچھ سمجھ مین نہین آتا ہے

بہت افراط اور غلو ہوگیا ہے۔ اِس باب مین متقدمین صوفیہ پر بھی طعن اور اعتراض ہوئے
متقدمین چشتیہ نے آلات اور مزامیر سے ہرگز سماع نہین سُنا ہے۔ دیکھو کہ سُلطان المشائخ
باوجودیکہ نہایت سماع مین ڈوبے ہوئے تھے۔ مگر اپنی حیات مین یہ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص
مزامیر سُننے میری محفل مین ہرگز نہ آوے۔ اِس قول سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مزامیر کے
ساتھہ سُلطان صاحب گانا ہرگز نہین سنتے تھے۔ البتہ شاہ عبدالقدوس وغیرہ نے
بہت کثرت سے سُنا ہے۔ ایک مُرید نے عرض کیا کہ مباح باندیون کی تعداد کہانتک ہے اور
مُباح لونڈی کن کِن شرطون سے حاصل ہوتی ہے فرمایا کچھ تعداد نہین ہے جسقدر بھی
ہون جایز اور مباح ہین اور باندی یا اور مال واسباب تین طریقے سے اپنی ملک ہوسکتا
ہے یا خریدنے سے یا کسیکے بخشنے سے یا میراث مین پہونچنے سے اور خاصکر باندی کی مباح
ہونیکی شکلین ہین۔ اوّل یہ کہ اِس امر مین شک نہین ہے کہ مُسلمان جس وقت کفار حربی کے
ساتھہ جہاد کرینگے اُس لڑائی مین کافرون کے لڑکے اور عورتین اور مال ومتاع سب انکے لیے
مباح اور جایز ہوگا۔ اُن کے لڑکون کو مُسلمان اپنا غلام بناکر رکھین اور اُن کی عورتون کو
اپنی باندیان اور لونڈیان بنائین اِن لونڈیون سے بدون نکاح صحبت کرنا شرعًا جایز ہوگا
دوسری یہ شکل ہے کہ کافر حربی عین خوشی سے اپنی مملوکہ کو فروخت کرین۔ جیسا کہ کوہستان
مین کرتے ہین۔ یہ بھی بے شبہ درست ہے۔ تیسرے یہ کہ اپنے لڑکون کو بیچین۔ حنفیؒ اور شافعیؒ کا
اِس مین اختلاف ہے۔ شافعیؒ چونکہ غلام ہونیکا سبب اُن کے کُفر کو سمجھتے ہین۔ لہذا جواز پر
فتویٰ دیتے ہین اور حنفی رقیت علت حرب کو جانتے ہین۔ لہذا منع کرتے ہین۔ چوتھی بیع
مخمصہ جیسے قحط اور سخت تقاضا وغیرہ کے حالت مین ذمی مسلمان کے ساتھ اپنے لڑکے
یا لڑکی وغیرہ کی بیع کرتے ہین۔ یہ مسئلہ بھی مختلف فیہ ہے۔ مگر فتویٰ اِسی پر ہے کہ غیر درست ہے
اور یہ بھی فرمایا کہ خریدنے کے وقت نیت کی ہو پا نکی ہو۔ ایک مُرید نے عرض کیا
کہ جیسا کہ لونڈی مرد کی ملک ہوجاتی ہے کیا ایسے ہی غلام عورت کی ملک ہوجاتا ہے

باقی اللہ سے دعا کرے کہ وہ مال حرام سے بچاوے فرمایا یہان لوگ مجکو جانتے ہین کہ
وہ مال ایسا نہین کہاتا ہے۔ اسلیئے شتنبہ کہانے وغیرہ میرے پاس نہین بہیجتے ہین ایک روز
ایسا اتفاق ہوا کہ ایک شخص مداری نام جو عورتون سے علانیہ کسب کراتا تہا اور اُنکو نچاتا تھا
میرے پاس کچھ کہانا لیکر آیا۔ شاید وہ کہانا زنا کی اُجرت کا ہو یا رقص و سرود وغیرہ کی اُجرت
مین سے تیار کیا ہو مینے اُسکے لینے سے عذر کیا۔ ہر چند کہا اُس نے مرا عذر قبول نکیا۔ اِس
فکر مین تہا کہ کیا کرون۔ کہ مجکو خیال آیا کہ میرے چند اقارب شیعہ ہین اُن کو بہیجدینا چاہیے
چنانچہ اُن کو بہیجدیا فرمایا۔ حرام کارونکو اپنے مکان مین جگہ دینا اگرچہ اُن کا کرایہ درست
ہوگا مگر مکروہ تحریمی ہے۔ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جہان افعال بد ہوتے ہین اُس کے
قرب وجوار مین بہی اللہ کی لعنت نازل ہوتی ہے فرمایا۔ شیعون سے پہلے ہمارا قرابت کی
وجہ سے نہایت خلا ملا رتھا۔ مگر اب دو برس سی کچھ نقیض ہو گیا ہے۔ مگر مجھ سے نہین ہے
میرا حال تو وہ جانتے ہین کہ یکسو آدمی ہے۔ میرے بہائیون وغیرہ سی نقیض و مخالفت ہے
ایک مُرید نے عرض کیا کہ شیعون کے گہر کا کہانا کہانا اور اُن کے ہاتھ کا ذبیحہ کیسا ہے فرمایا
کہانا کہا لینا چاہیے۔ بشرطیکہ شبہ کسی ناپاک چیز کی آمیزش کا نہو۔ ذبیحہ سے البتہ نفرت کرے
اور بہتر ہے کہ نکہا دے۔ ایک مُرید نے عرض کیا جو شیعہ اپنے مذہب مین ضعیف الاعتقاد ہوتے
ہین وہ کٹر شیعون سے تو بہر حال اچھے ہی ہون گے فرمایا بیشک اور اگر صحابہ کی شان
مین بے ادبی بہی نکرتے ہون تو اُن کے کفر مین بہی توقف کیا جاویگا حسب تذکرہ فرمایا
کہ فوائد الفواد علم سلوک کا دستور العمل ہے اور نہایت عمدہ کتاب ہے ہر چند کہ خسرو نے بہی
ملفوظات جمع کئے ہین لیکن اِس قدر مقبول نہین فرمایا حضرت سلطان المشائخ رح
بہت بڑے بزرگون مین سے تھے۔ دیکھو اُن کے کیسے کیسے خلیفہ ہوئے۔ بہائی سراج
اور نصیر الدین ہی کو ملاحظہ کر لو۔ ایک مُرید نے عرض کیا کہ تین کوڑی کی فاتحہ انہین
نصیر الدین کے نام پر ہوا کرتی ہین فرمایا کہ ہان۔ پہر فرمایا کہ سماع کے بارہ مین

بہت افراط اور غلو ہوگیا ہے۔ اِس باب مین متقدمین صوفیہ پر بھی طعن اور اعتراض ہوئے
متقدمین چشتیہ نے آلات اور مزامیر سے ہرگز سماع نہین سُنا ہے۔ دیکھو کہ سُلطان المشائخ
باوجودیکہ نہایت سماع مین ڈوبے ہوئے تھے۔ مگر اپنی حیات مین یہ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص
مزامیر سُنے میری محفل مین ہرگز نہ آوے۔ اِس قول سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مزامیر کے
ساتھ سُلطان صاحب گانا ہرگز نہین سنتے تھے۔ البتہ شاہ عبدالقدوس وغیرہ نے
بہت کثرت سے سُنا ہے۔ ایک مُرید نے عرض کیا کہ مباح باندیون کی تعداد کہانتک ہے اور
مُباح لونڈی کن کِن شرطون سے حاصل ہوتی ہے فرمایا کچھ تعداد نہین ہے جسقدر بھی
ہون جایز اور مباح ہین اور باندی یا اور مال و اسباب تین طریقے سے اپنی ملک ہوسکتا
ہے یا خریدنے سے یا کسیکے بخشنے سے یا میراث مین پہونچنے سے اور خاصکر باندی کی مباح
ہونیکی شکلین ہین۔ اوّل یہ کہ اِس امر مین شک نہین ہے کہ مُسلمان جس وقت کفار حربی کے
ساتھ جہاد کرینگے اُس لڑائی مین کافرون کے لڑکے اور عورتین اور مال و متاع سب انکے لئے
مباح اور جایز ہوگا۔ اُن کے لڑکون کو مُسلمان اپنا غُلام بناکر رکھین اور اُن کی عورتون کو
اپنی باندیان اور لونڈیان بنائین اِن لونڈیون سے بدون نکاح صحبت کرنا شرعاً جایز ہوگا
دوسری یہ شکل ہے کہ کافر حربی عین خوشی سے اپنی مملوکہ کو فروخت کرین۔ جیسا کہ کوہستان
مین کرتے ہین۔ یہ بھی بے شبہ درست ہے۔ تیسرے یہ کہ اپنے لڑکون کو بیچین۔ حنفیؒ اور شافعیؒ کا
اِس مین اختلاف ہے۔ شافعیؒ چونکہ غُلام ہونیکا سبب اُن کے کُفر کو سمجھتے ہین۔ لہذا جواز پر
فتویٰ دیتے ہین اور حنفی رقیت علت حرب کو جانتے ہین۔ لہذا منع کرتے ہین چوتھی بیع
مخمصہ جیسے قحط اور سخت تقاضا وغیرہ کے حالت مین ذمی مسلمان کے ساتھ اپنے لڑکے
یا لڑکی وغیرہ کی بیع کرتے ہین۔ یہ مسئلہ بھی مختلف فیہ ہے۔ مگر فتویٰ اسی پر ہے کہ غیر درست ہے
اور یہ بھی فرمایا کہ خریدنے کے وقت نیت کی ہو پانکی ہو۔ ایک مُرید نے عرض کیا
کہ جیسا کہ لونڈی مرد کی ملک ہوجاتی ہے کیا ایسے ہی غلام عورت کی ملک ہوجاتا ہے

باقی اللہ سے دعا کرے کہ وہ مال حرام سے بچاوے فرمایا یہان لوگ مجکو جانتے ہین کہ
وہ مال ایسا نہین کہاتا ہے۔ اسلئے مشتبہ کہانے وغیرہ میرے پاس نہین بہیجتے ہین ایک روز
ایسا اتفاق ہوا کہ ایک شخص مداری نام جو عورتون سے علانیہ کسب کراتا تہا اور اُنکو نچاتا تہا
میرے پاس کچھ کہانا لیکر آیا۔ شاید وہ کہانا زنا کی اُجرت کا ہو یا رقص و سرود وغیرہ کی اجرت
مین سے تیار کیا ہو مینے اُسکے لینے سے عذر کیا۔ ہرچند کہا اُس نے مرا عذر قبول نکیا۔ اِس
فکر مین تہا کہ کیا کرون۔ کہ مجکو خیال آیا کہ میرے چند اقارب شیعہ ہین اُن کو بہیجدینا چاہیے
چنانچہ اُن کو بہیجدیا فرمایا۔ حرام کارونکو اپنے مکان مین جگہہ دینا اگرچہ اُن کا کرایہ درست
ہوگا مگر مکروہ تحریمی ہے۔ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جہان افعال بد ہوتے ہین اُس کے
قرب وجوار مین بہی اللہ کی لعنت نازل ہوتی ہے فرمایا۔ شیعون سے پہلے ہمارا قرابت کی
وجہ سے نہایت خلا ملا رہتا۔ مگر اب دو برس سی کچھ نقیض ہوگیا ہے۔ مگر مجھ سے نہین ہے
میرا حال تو وہ جانتے ہین کہ یکسو آدمی ہے۔ میرے بہائیون وغیرہ سے نقیض و مخالفت ہے
ایک مُرید نے عرض کیا کہ شیعون کے گہر کا کہانا کہانا اور اُن کے ہاتہ کا ذبیحہ کیسا ہے فرمایا
کہانا کہا لینا چاہیے۔ بشرطیکہ شبہہ کسی ناپاک چیز کی آمیزش کا نہو۔ ذبیحہ سے البتہ نفرت کرے
اور بہتر ہے کہ نکہاوے۔ ایک مُرید نے عرض کیا جو شیعہ اپنے مذہب مین ضعیف الاعتقاد ہوتے
ہین وہ کٹر شیعون سے تو بہرحال اچھے ہی ہون گے فرمایا بیشک اور اگر صحابہ کی شان
مین بے ادبی بہی نکرتے ہون تو اُن کے کُفر مین بہی توقف کیا جاویگا حسب تذکرہ فرمایا
کہ فوائد الفواد علم سلوک کا دستور العمل ہے اور نہایت عُمدہ کتاب ہے ہرچند کہ خسرو نے بہی
ملفوظات جمع کیے ہین۔ لیکن اِس قدر مقبول نہین فرمایا۔ حضرت سلطان المشایخ رح
بہت بڑے بزرگون مین سے تہے۔ دیکھو اُن کے کیسے کیسے خلیفہ ہوئے۔ بہائی سراج
اور نصیر الدین ہی کو ملاحظہ کرلو۔ ایک مُرید نے عرض کیا کہ تین کوڑی کی فاتحہ انہین
نصیر الدین کے نام پر ہوا کرتی ہین فرمایا کہ ہان۔ پہر فرمایا کہ سماع کے بارہ مین

کہ اُجرت فرض عین پر لینا یا فرض کفایہ پر لینا یا حرام کام کی اُجرت لینا جیسے مزامیر وغیرہ کے سبب حرام ہین اور جو اِس قسم سے نہو درست ہے - اور رشوت کا حال بھی ایسا ہی ہے خواہ واجب کے ترک کرنے پر لیا جاوے یا واجب کے ادا کرنے پر دونون صورتون مین رشوت ہی کہا جاویگا - فرمایا - مُری کو فارس مین آب کا نوان اور عربی مین کنج ہندی کانجی کہتے ہین - مشرق کی طرف بہت بناتے ہین - نمک ڈالنے سے اور کچھ دیر آفتاب کے سامنے رکھنے سے شراب کی مثل ہو جاتی ہے - شافعیہ کے نزدیک نجس ہے وہ کہتے ہین کہ نجاست کا اثر اِس سے جُدا نہین ہوتا - بطور تذکرہ کے فرمایا کہ میرے دادا شیخ عبدالرحیم نام نہایت قوی توجہ تھے - کشف بھی اُن کا نہایت صحیح تھا - چند لوگون نے ایک پتھر کو جو وزن مین ہندی ایکمن سے زیادہ ہوگا اپنی طرف سرکانا چاہا - شیخ صاحب مراقبہ مین گئے - تہوڑی دیر مین وہ پتھر ایک بالشت اون کی طرف سرک گیا اور ایک روز شاہ گل صاحب کسی ارادے سے بادشاہ عالمگیر کے پاس آئے تھے اپنے ملک کا تحفہ کچھ میرے دادا کے لئے بھی لائے - چونکہ وہ میرے دادا کے معتقد بہت تھے اور دادا بھی صاحبزادگی کے سبب سے اُن کا بہت ادب کیا کرتے تھے - شاہ صاحب نے کہا کہ دیکھو اگر جواب دو تو کہون ورنہ نہ کہون - آج تمہارا امتحان ہے - بتلاؤ مین تمہارے لئے کیا کیا چیز لایا ہون - تہوڑی دیر تامل کرنے کے بعد فرمایا کہ فلان فلان جنس لائے ہو اور وہ چیزین ڈوریہ کے کپڑے مین بندہی ہوئی ہین شاہ صاحب نے فرمایا کہ آپ کا سب فرمانا صحیح ہے - لیکن ڈوریہ کے کپڑے مین بندہنے کا حال غلط ہے - دادا صاحب فکر مین گئے - جب اُن اشیا کو منگایا تو ڈوریہ مین بندہی دیکھین شاہ صاحب نے اِس کا حال خادم سے پوچھا اُس نے عرض کیا کہ ٹہیک یہ چیزین اور کپڑے مین بندہی ہوئین تہین جب رات کو آپنے رومال مانگا تو مین نے اِن کو اور کپڑے مین باندھ دیا تھا فرمایا میرے شاگردون مین تین آدمی نہایت لایق اور عُمدہ تھے - مولوی رفیع الدین و مولوی الٰہی بخش اور کلکتہ مین مولوی مُراد علی ہین - لیکن اِنھون نے پرنسپٹر پانیکا

فرمایا کہ غلام خرید نے کے بعد ہی عورت کا بجائے فرزند اور محرم کے ہو جاتا ہے
ہر طرح کی خدمت لینا اُس سے درست ہے۔ مگر ہم بستر ہونا اوس سے ناجایز ہے **فرمایا**
شیخ سدو کی فاتحہ کا کہانا ہرگز نہ کہانا چاہیے۔ اِسواسطے کہ یہہ لوگ بہوگ کے طور پر کرتے
ہین اور اوسکی ایذا رسانی کے خوف سے فاتحہ دلاتے ہین۔ اوسکو جن سمجھتے ہین۔ اگر
مسلمان سمجھکر ایصال ثواب کرین۔ مضایقہ نہین۔ ایک مُرید نے عرض کیا کہ بعض جگہہ جنونکی
نیاز اِس خیال سے دلاتے ہین کہ وہ فلان بزرگ کے ساتھ صُلح اور آشتی رکہتا تہا۔ کبہی پختہ
چینیر پر نیاز ہوتی ہے کبہی خام پر۔ **فرمایا**۔ نہین چاہیے اگر جن مُسلمان ہو اوسکی فاتحہ درست
ہے۔ مگر کون کرتا ہے۔ ایک شخص نے سوال کیا۔ بعض ہندو جو مسلمان ہو گئے ہین وہ اپنے
اُن بزرگون کی جنکے مُسلمان ہونے مین درحقیقت شُبہ ہے فاتحہ دلاتے ہین چاہیے یا کہ نچاہیے
فرمایا اگر اُن کا مُسلمان ہونا تحقیق کے درجہ تک پہونچگیا ہو تو مضایقہ نہین۔ ورنہ فاتحہ
نہ دلاوے یا یہہ کہدے کہ یہہ ثواب بشرط اسلام اون کو پہونچے۔ **فرمایا** کہ فال دیکہنے کی
مزدوری لینا یا گہر بتلانیکی مزدوری لینا مثلاً کوئی پوچھے کہ فلان شخص کا گہر کہان ہے
اِس پر مزدوری لینا ناجایز ہے۔ خود فال بینی بہی ناجایز ہے کہ علم اُس کا یقینی نہین ہے مگر تعویذ
نویسی کی اُجرت یا جہاڑ پہونک وغیرہ کی اگر کوئی خوشی سے دیوے حلال ہے۔ حدیث
شریف مین آیا ہے کہ چند صحابہ کہین گئے تھے۔ وہان کسی شخص کو جن چمٹا ہوا تھا اِن لوگونکی
خبر سُنکر وہان کے لوگ آئے کہ ایسے پیغمبر کے پاس سے آتے ہو جن کا شُہرہ شرق سے
غرب تک ہے کچھہ اِس جن کی تدبیر کرو۔ اُنہون نے کہا کہ لوگ ہماری دعوت کرتے ہین لیکن تمنے
نہین کی اگر کچھہ دینا قبول کرو مضایقہ نہین۔ غرض تین روز تک فاتحہ پڑہی اُس شخص کو
صحت ہوگئی جو کچھہ اُنہون نے دیا تھا حضرت کی خدمت مین لائے اور حضرت نے حلال فرمایا
اور اُن کی خاطر و حصرا سے کچھہ خود بہی تناول فرمایا **فرمایا** قرآن شریف کی تعلیم پر اُجرت
لینا یا اذان پر اُجرت لینا یا جنازہ کی نماز پر اُجرت لینا منع ہے۔ پہر فرمایا کلیہ یاد رکھو

و استطلاق البطن وغیرہ کے حکم کو قیاس پر ہے یعنی ہر نماز کے وقت مین نیا وضو کر کے اُسوقت کے
اندر جو کچھ چاہیے فرائض و نوافل وغیرہ پڑھ لین۔ جب وقت اُس نماز کا جاتا رہے گا تو اُنکے
وضو بھی جاتے رہین گے۔ نئے وقت کے واسطے پھر نیا وضو کرین۔ شرعاً اسیقدر رخصت ہے۔
کہ ایک شخص جہلا کے طریقے کے بموجب اِس بات پر اڑا ہوا تھا کہ اپنے ہی خاندان مین بیعت
کرونگا۔ اُسکو چند لوگ مشکل سے حضرت کی خدمت مین لے گئے آپنے فرمایا کیا حرج ہے
جس شخص سے یہ مُرید ہونا چاہتا ہے اُسی سے مُرید کرادو۔ اُس سے بیعت کرنا گویا کہ مجھ سے
بیعت کرنا ہے۔ جب اِس شخص نے بھی اور اُن لوگون نے جو اِسکو وہان لیکر گئے تھے بہت
کچھ استدعا مبالغہ کی ساتھ کی بیعت فرمایا۔ اور تعلیم و تربیت کے واسطے ایک مُرید کے سپُرد
کردیا۔ اکثر ایسا ہی ہوتا تھا کہ شاہ صاحب کے عزیز و اقارب جو شاہ صاحب سے درخواست بیعت کرتے
تھے۔ شاہ صاحب اُنکو کہدیتے تھے کہ فلان بزرگ شہر مین نہایت اچھے ہین بیعت کرلو۔
اور فرمایا کہ فی الحقیقت بیعت رسول اللہ صلعم سے اور خدا سے ہوتی ہے۔ باقی سب اللہ کے
بندے جو اُسکی اطاعت کرتے ہین اُسکے نائب ہین۔ جسکے ہاتھ پر چاہو مُریدی اختیار کرلو۔ مُرید
پھر چند روز کی محنت کے بعد پیر کا نائب ہوجاتا ہے۔ بشرطیکہ اجازت ہوجاوے فرمایا مین ایکبار
بتقریب عُرس برادر مولوی عبد القادر صاحب کہ عرس شرعی یعنی فاتحہ وغیرہ ہوا کرتی تھی۔
اپنے والد ماجد اور دادا صاحب وغیرہ کی قبرون پر کہ میری بزرگ خاندان اور اور پیر بھی
ہوتے تھے۔ گیا قرآن اور فاتحہ پڑہنے کے بعد ایک خوش آواز کو کہا۔ کچھ مثنوی مولانا اُسوقت
پڑہو۔ صدر جہان کا قصہ بیان فرمایا۔ ایک مُرید کو حالت وجد طاری ہوئی اور خلفا بھی کسیقدر
متاثر ہوئے قریب گر پڑنے کے ہوگئے۔ اپنے سامنے بُلا بُلا کر ایک ایک کو توجہ دینا شروع
کی۔ ایک مُرید سر بزانو ہو کر روتا تھا اُس مُرید کے تاج پر کسیقدر آنسو ٹپکے تھے۔ جب مُرید کو
ہوش آیا تو نہایت فخر سے اُس تاج کو سر پر رکھا اور تبرکاً اوس کو محفوظ رکھتا تھا۔
اُسکے بعد مُرید نے کہا کہ حضرت اِسوقت بندہ کے لئے دعا فرماوین کہ اللہ تعالے مجکو

شغل چھوڑ دیا ہے تجارت کرتے ہین فرمایا۔ مولوی رفیع الدین نے ریاضیات مین اِس قدر
ترقی کی کہ اِس فن کے موجد محمد علی نے بھی اِس سے زیادہ نہ کی ہوگی فرمایا کہ حضرت والد ماجد
صاحب نے ہر فن کا ایک آدمی طیار کیا تھا۔ جو مدرس جس فن مین لایق ہوتا تھا اُس کو وہی فن
سپرد کرتے تھے۔ خود معارف گوئی اور معارف نویسی مین مشغول رہتے تھے اور حدیث شریف
پڑھایا کرتے تھے۔ مراقبہ کے بعد جو کشف ہوتا تھا لکھ لیتے تھے۔ باوجود محنت شاقہ
بہت کم بیمار ہوتے تھے۔ عمر شریف اکسٹھ برس چار ماہ کی ہوئی چوتھی شوال ۱۱۵۹ھ کو پیدا ہوے
تھے۔ اور انیسوین محرم ۱۲۳۹ھ کو وفات پائی۔ وفات کی تاریخ امام اعظم دین ہے فرمایا حدیثون سے
معلوم ہوتا ہے کہ آخر زمانہ مین نصاریٰ کا تسلط ہوگا۔ ایک مرید نے عرض کیا کہ وہ یہی نصاریٰ
ہین یا اور ہونگے فرمایا یہی ہون یا اور آوین۔ کیونکہ اہل اسلام مین ظلم نہایت درجہ شایع
ہوگیا ہے۔ یاد رکھو کہ ملک کفر کے ساتھ تو قایم رہ بھی سکتا ہے۔ مگر جہان ظلم وستم ہوگا وہ ملک
کبھی بامراد اور سرسبز نہوگا۔ حضرت نے فرمایا ہے کہ اے مسلمانون اہل فارس تمھارے ساتھ
ایک دو ٹکر یعنے مقابلہ کرینگے۔ پھر گم ہوجائینگے۔ یہہ بات واقع ہوچکی اور فرمایا تھا کہ اہل رومیم یعنے
نصاریٰ یکے بعد دیگرے جماعت جماعت مقابلہ کرینگی۔ کیونکہ یہہ صابر ہین اور آہستہ آہستہ کام
کرتے ہین فرمایا اِن کو حضرت مہدی علیہ السلام موعود قتل کرینگے۔ پھر ایک حسرت کے ساتھ
کہا کہ جسکی قسمت مین ہے وہ یہہ زمانہ دیکھے گا فرمایا کہ چنگیز خان ہلاکو کا نواسہ خود مسلمان
ہوا تھا اور اُس روز تین لاکھ آدمیون نے اسلام قبول کیا۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ فلان شاہزادے
آرزوے قدمبوسی ظاہر کی ہے اور عرض کیا ہے کہ جریان کا مرض ہے اگرچہ کپڑا بھی رکھتا ہون
مگر دھبہ پائجامہ پر لگ ہی جاتا ہے نماز کس طرح ادا کیجاوے فرمایا اگر دھبہ درہم سے کم ہو تو
اُسی سے نماز پڑھ لیوے فتوی کے اعتبار سے نماز ہوجائیگی۔ اگرچہ تقوے کے خلاف ہے۔ ایک
شخص نے عرض کیا کہ ایک شخص کی کیفیت ہے کہ چہار رکعت کی گنجایش بھی نہین ملتی کہ ناپاک
ہوجاتا ہے ریح صادر ہوجاتی ہے یا قطرہ وغیرہ آجاتا ہے فرمایا ایسے شخص کا حکم دائم الرعاف

نہایت اعلیٰ مرتبہ ہی کہ انانیت مطلقاً نیست و نابود ہوجاتی ہے۔ پس وہ اپنے کو بہول کر سر در
مین خود بخود دکھ بیٹھتا ہے کہ مین ایسا ایسا ہوا ہون دوسرے شعر مین جو تا ہے وہ تاوقتیکہ
معنون مین ہے۔ یعنی اندھا دُہند کربلا کو مت جا۔ پہلے حضرت امام حسین علیہ السلام کیسی بلا مین تو
اپنے اوپر برداشت کرلے۔ فرمایا جب مرزا مظہر نے نکاح کیا اور مجھسے ملاقات ہوئی
تو خیریت دریافت کرنے کے جواب مین فرمایا تہا شعر

تا چشم تو دیدیم ز دل دست کشیدیم		ما طاقت تیمار دو بیمار نداریم

ایک سایل کے جواب مین ارشاد فرمایا کہ سرخ خضاب حضرت نے بھی کیا ہے۔ آپ کی
ریش مبارک کے دس بیس بال سے زیادہ سپید نہوے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
نے بہی سرخ خضاب کیا ہے۔ البتہ سیاہ خضاب کی حدیث شریف مین ممانعت آئی ہے۔
سنا گیا ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے سیاہ خضاب کیا ہے اول تو ثبوت نہین اور
اگر ہو تو کفار کے مقابلہ وغیرہ کے وقت کسی جہاد وغیرہ مین کیا ہوگا یا حدیث ہی نہ پہونچی
ہوگی۔ حدیثون مین آیا ہے کہ حضرت نے پاىجامہ بھی دو ایک بار پہنا ہے اور عورتون کو بھی
فرمایا کہ پہنو۔ ایک موقع پر فرمایا شعر

گر ہمین ابر طرف کوہسار است		توبہ ام حندا نگہدار است

فرمایا۔ گلستان اُس جگہ کو کہتے ہین کہ جہان ہر طرح کے پہول ہون اور بوستان اُس کو
کہتے ہین کہ جہان ایسے پہول ہون کہ قابل خوشبو کے ہون اور باغ اُس کو کہتے ہین کہ جسمین
بڑے بڑے درخت ہون۔ ایک سایل کے جواب مین فرمایا کہ مُوا بادل جس کو فارسی مین
ابر مُردہ اور عربی مین اسفنج کہتے ہین۔ کئی قسم کا ہوتا ہے ایک تو وہ ہوتا ہے جسمین اجزا ارضی
زیادہ ہوتے ہین اُس کو لوگ اسفنج کو ہی کہتے ہین اور کہاتے ہین جلال ہے اور بعض مین
اجزا ارضی زیادہ نہین ہوتے اُس کو ابر مُردہ کہتے ہین۔ کسی نے اسکے متعلق شعر کہا ہے

تند و پر سوز و سیہ مست ز کہسار آمد		سنگسار آن مُردہ کہ ابر آمد و بسیار آمد

اپنے پیر کی محبت بدرجہ احسن نصیب فرماوے اور جو کچھ محبت عطا فرمائی ہے اُس کو قایم رکھے
آمین ثم آمین فرمایا معجزہ نبی کی خرق عادت کو کہتے ہین اور کرامت ولی کی خرق
عادت کو کہتے ہین۔ چنانچہ حضرت کی اکثر معجزے نہایت درجہ مشہور ہین اور حضرت معین الدین
چشتی علیہ الرحمۃ کی کرامتین زیادہ تر عالم مین شہرہ زن ہین اور تواتر کی حد تک پہونچ
گئی ہین۔ ایک قصہ جوگی جیپال کے ساتھ مشہور ہے جس کو نبی الہند کہتے ہین۔ اکثر ہندو بھی
معتقد ہین اور قصہ صاحب اور ادسبعات عشر مشہور قصہ ہے۔ اور احادیث نوادرہ مین بھی آیا ہے
کہ حضرت خضر علیہ السلام سے مروی ہے۔ پھر فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی شان مین عجایب غرایب بے شمار
اور لا انتہا ہی ہین اُن کا احاطہ بشر کی قدرت سے خارج ہے۔ حدیث شریف مین آیا ہے کہ بعض
مومن دعا کرتے ہین اور فرشتے سفارش کرتے ہین۔ حکم ہوتا ہے کہ ہم بھی چاہتے ہین۔ مگر ہمکو
منظور نہین ہے کہ ابھی اس کا مدعا قبول ہوئے۔ مولانا روم علیہ الرحمۃ نے اس معنی مین کیا خوب
شعر فرمایا ہے شعر

در کند رد لطف او شد بیشتر	بہر تقریب سخن بار دگر

اِسی اثنا مین ایک شخص نے مثنوی شریف کے دو شعرون کا مطلب دریافت کیا وہ شعر یہ ہین

ہم چو سبزہ بار ہا روئیدہ ام کور کورانہ مرد در کربلا	ہفت صد ہفتاد قالب دیدہ ام تا نیفتی چون حسین اندر بلا

فرمایا۔ اہل تناسخ تو یہ کہتے ہین کہ آدمی ایک جان سے دوسری جاندار کے بدن مین چلے
جاتے ہین۔ دیکھتے نہین ہو کہ پہلے سبزہ تھا اُس کو کھایا قوت نطفہ بلکہ مادہ نطفہ کا اُسی سے
حاصل ہوا ہے۔ پھر نطفہ سے علقہ اور مضغہ انسان وغیرہ مین بنجاتے ہین۔ مگر یہ تحقیق غلط
ہے مولانا صاحبؒ کا مطلب اولیاء اللہ کے مراتب کا بیان کرنا ہے۔ چونکہ اُن بزرگون کو
فنا اور محویت ہر آن کے بعد ہوتی رہتی ہے لہذا وہ لوگ ہر محویت کے بعد کے زمانہ کو ایک
نیا وجود اور ہستی سمجھتے ہین ایک اور مرتبہ بھی صوفیہ کرام کے یہان ہوتا ہے اور یہ مرتبہ

مگر یہہ اشارہ اُن بندون کی طرف ہوگا جو دُنیا مین بہوکے اور ننگے اور بیمار تہے۔ مطلب یہ ہے
کہ اُنکی دستگیری کرنا ایسی اللہ کے یہان مقبول ہے کہ گویا اللہ تعالےٰ کے ساتھ خاص
یہہ معاملہ کرنا ہے۔ ایک مُرید نے عرض کیا کہ خواص اور عوام باعتبار رحمت اور غضب کے برابر
ہین یا کچھ فرق ہین فرمایا کہ واجب الرحم سب بندے ہین۔ لیکن خواص اچھے لوگ ہوتے ہین
فرمایا کہ مجکو والد صاحب نے طبابت کے شغل سے منع فرمایا اگرچہ اُس مین اُن کے نزدیک اور
مصلحت تھی۔ مگر مین شکر کرتا ہون کہ میری جان بخشی خوب ہوئی۔ ایک دفعہ لڑکپن کے زمانہ
مین مین بیمار ہوا۔ ایک حکیم صاحب میری دوا کرتے تھے۔ اللہ نے اُن کے ہاتھ سے شفا
دی۔ میرے والد ماجد صاحب نے اُن کو کہا کہ مجکو تم نے بہت خوش کیا جو کہو تمھاری حق مین
دعا کرون۔ ہرچند کہ یہہ بات والد صاحب کی وضع شریف کے خلاف تھی۔ لیکن اُس وقت
کچھ اشارہ تھا۔ زبان سے نکل گئی۔ حکیم صاحب نے کہا یہی دعا کیجیے کہ نوکر ہوجاؤن۔ دو
ایک روز کے بعد سو روپیہ اور سواری وغیرہ کی نوکری آئی۔ حکیم صاحب نے آکر عرض کیا
کہ حضور نوکری آگئی ہے۔ فرمایا تمھاری ہمت اُس وقت قاصر رہی۔ ایک تو دُنیا طلب کی
اور پھر وہ بھی نہایت کم۔ ایک شخص کچھ شیرینی لیکر آیا اور یہہ عرض کیا کہ بچہ ہوا ہے نام رکھدیجیے
آپنے نجم الدین نام رکھا۔ اور پھر حضرت نجم الدین کبریٰ اور سگ و شہید کا قصہ بیان فرمایا۔
اور یہہ مصرعہ پڑہا ع سگ کہ شد منظور نجم الدین سگان را پرور است ؁
ایک مُرید نے عرض کیا کہ نفخت فیہ من روحی مین بہی جانورون کی روح مُراد ہے فرمایا
نہین ہان ایک شمہ اُس مین بہی ہوتا ہے ورنہ بزرگون کی توجہ سے روح حقیقی جانورون مین سرایت
کرتی ہے چنانچہ جانورون کے مطیع ہوجانے اور فرمان بردار ہوجانے کے قصے مشہور ہین
اور مشہور ہے کہ حضرت نجم الدین رحمتہ اللہ علیہ کے کُتے کے گرد اگرد حلقہ باندھکر اور کُتے
بیٹھا کرتے تھے۔ شاید استفادہ کرتے ہون۔ معلوم ہوتا ہے کہ سوائے عقل وغیرہ کے اور
بھی کچھ مادہ اللہ تعالےٰ نے جانورون مین رکھا ہے۔ اگرچہ ہم اُس کو دریافت نہین کرسکتے ہین

اور بعض جگہ ایسا ہوتا ہے کہ بے ابر کے بارش ہوتی ہے۔ بیٹھے ہوئے ہین کہ اچانک ترشح ہونے لگا ہے۔ ایک سایل سے نے عرض کیا کہ جن اور جنت اور مجنون کا مادہ ایک ہی ہے یا علیحدہ علیحدہ۔ فرمایا کہ جن کے معنی تو لغت مین پوشیدہ ہین۔ مجنون مین چونکہ عقل پوشیدہ ہوتی ہے اسلئے کہتے ہین اور جنت بمعنی باغ ہے۔ باغ سایہ اور پتے وغیرون مین چھپا ہوا ہوتا ہے اُس کو اِسلئے جنت کہتی ہین جن چونکہ آدمیون کی نظر سے پوشیدہ ہے اسلئے کہتے ہین فرمایا مین عربی اشعار پہلے کہا کرتا تھا۔ بیس پچیس سال سے چھوڑ دیے۔ عربی تصانیف تو ہمارے خاندان مین ہے۔ عجمی تصانیف نہین پائی جاتی۔ فرمایا والد ماجد صاحب جیسے شخص بھی کم نظر آتے ہین۔ علاوہ کمالات علوم کے ضبط اوقات وغیرہ اُن کے مزاج مین ایسا تہا کہ بعد اشراق بیٹھتے تھے تو دوپہر تک زانو نہین بدلتے تھے۔ بلکہ کھجانیکی اور تھوکنے کی نوبت بھی نہ آتی تھی۔ ایک بزرگ نے عرض کیا کہ مین نے حضرت کے دادا صاحب کو خواب مین دیکھا ہے بالکل حضور کی صورت معلوم ہوتے تھے فرمایا۔ واقعی مین اُن کے نہایت مشابہ ہون۔ فرمایا ایک زمانہ مین مین بھی شعر کہا کرتا تھا۔ نعت کے اشعار اکثر لکھے ہین اور اپنے والد ماجد کے قصائد کے طرز پر کچھ قصیدے اور مخمس بھی لکھے ہین ایک شعر فرمایا

ز نازکی طبع غیر از خود نمائیہا نمی آمد	درخت بید را دیدم کہ دایم بے ثمر باشد

فرمایا میرے والد ماجد اکثر صوفیانہ اشعار فرمایا کرتے تھے۔ مگر کبھی شاعرانہ شعر بھی کہتے تھے چنانچہ اُن کا شعر ہے۔ ؎

مُنکر مشو تو فیض سحر را کہ بے بہار	گُل میشود چراغ چو صُبح از افق دمید

بطور تذکرہ کے فرمایا کہ میرے چچا طب مین نہایت مہارت رکھتے تھے۔ ایک روز خواب مین دیکھا کہ خدا بیمار ہے دوا کر حضرت والد ماجد نے تعبیر ارشاد فرمائی کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ قیامت کے دن خدا کہے گا کہ مین بیمار ہون تو نے دوا نکی اور بھوکا ہون تو نے کھانا نہ کھلایا اور ننگا ہون تو نے کپڑا نہین دیا۔ حقیقت مین اللہ تعالے تو اِن امور سے منزہ ہے

سبب مجازات ہین فرمایا۔ حکمار کے نزدیک جو چیزین کہ عالم مین موثر ہین دو قسم ہین یا آسمانی ہین یا ارضی ہین۔ جب موثرات سماوی کو موثرات ارضی کے ساتھ مزج اور مخلوط کرتے ہین تو عجیب عجیب افعال صادر ہوتے ہین۔ اسمین علم نجوم وغیرہ کی بھی ضرورت بہت پڑتی ہے۔ مثلاً تسخیر شیر کی حاجت ہے تو اب دیکھین گے کہ مریخ اسد طالع مین ہے یا نہین جب مریخ اسد طالع مین ہوئے اسوقت تصویر شیر کی کھینچنا چاہئے۔ فوراً مسخر ہوجائیگا۔ ایسے ہی زمین کا حال بھی کسیقدر جاننا ضروری ہے۔ اور جب قوائی ارضی کو قوائی ارضی کیساتھ ملاتے ہین تو اُس کو مزیج کہتے ہین چنانچہ چارپائی مین کھٹمل ہوجاتے ہین۔ انکے دفعہ کرنے کے لئے پارہ اور دہتورہ کی گولی باندھکر چراغ کے تیل مین ڈالکر چراغ روشن کرتے ہین اس ترکیب سے سب کھٹمل مرجاتے ہین۔ یا باہر نکل آتے ہین۔ بہت دفع امتحان کیا ہے۔ ذخیرہ اسکندریہ طلسم مین ایک عجیب کتاب ہے۔ طلسم کا امتحان کم ہوتا ہے مزیج کا امتحان زیادہ ہوتا ہے۔ اکثر کتابون مین خواص وغیرہ بھی مذکور ہوتے ہین جب ان کی آمیزش ہوتی ہے تو غرض جلد حاصل ہوجاتی ہے۔ سحر تین قسم کے ہین۔ اول یہ ہے کہ روحانیات کواکب کی تسخیر کرتے ہین اور اُن کی دعوتین اور صناعات ہیاکل وغیرہ عمل مین لاتے ہین اسی کو دعوت کہتے ہین مزیج کی دعوت جدا طور سے ہوتی ہے۔ زہرہ وغیرہ کی جُدا ہے اور دہونی ہر ایک کی علیحدہ ہے کسیکی لوبان ہے کسیکی گوگل ہے۔ یہ لوبانی سحر ہے۔ شرع شریف مین اسکی ممانعت ہے بلکہ شرک کے قریب ہے۔ دوسری سحر ہندی ہے اُس کو تسخیر بیر کہتے ہین۔ بیر مُردون کی روح کو کہتے ہین۔ اس جگہ آکر یہان کی کیفیت اُچک لیجاتے ہین۔ مگر مُردہ قوی القلب شرارت پیشہ خباثت اندیش ہووے جب شیاطین کے نام وغیرہ پڑہے جاتے ہین اور افسون کرتے ہین۔ اور بھوگ دیتے ہین۔ یعنی خوشبو اور کہانا وغیرہ دیتے ہین اُس وقت وہ روحین آتی ہین اور یہ خبیث آدمیون کی روحین ہوتی ہین جیسے بھٹر بھونچہ وغیرہ یا خبیث جانورون کی ارواح ہوتی ہین۔ یہ بھی سخت منع ہے۔ ایک ترکیب یہ ہوتی ہے کہ مُردہ کی سخت ہڈیون کو لاکر

چنانچہ ایک قصہ ارشاد فرمایا کہ ایک عورت پر اونٹ عاشق ہوگیا تھا اور اُس عورت کے خاوند کو
مار ڈالا تھا اور آپ بھی آخر مین اُسی عورت کے دروازہ پر مرگیا فرمایا معلوم ایسا ہوتا ہے
کہ ہر شے مین روح حقیقی ہے مگر چونکہ نہایت ضعیف ہے اِسلیے کسی بزرگ کی توجہ کامل کی محتاج
ہے فرمایا خبر متواتر ہے کہ میرے والد ماجد سے ایک بار رویت ہلال کے بارہ مین چند
اشخاص باتین کرتے تھے۔ نوبت بحث پر پہونچ گئی۔ والد صاحب نے فرمایا تمام جانور کہتے
ہین کہ یہ لوگ ناحق آپس مین مباحثہ کرتے ہین۔ کل ہرگز چاند نہو گا۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالے
اِن پر کچھ امور منکشف بھی کردیتا ہے ایسا ہی حضرت سلیمان علیہ السلام کے ہدہد اور چیونٹی کا
قصہ بھی مشہور ہے۔ فرمایا خدا کی کیا شان ہے کہ قصر ہندوان حضرت نقشبند رحمتہ اللہ علیہ کا
مدفن ہونے کے بعد قصر عارفان بن گیا۔ یہ مقام شہر بخارا کے قریب ہے۔ بخارا بہت بڑا شہر
ہے۔ بارہ دروازہ ہین فرمایا ایک زمانہ مین شاہ بوعلی قلندر دہلی مین تھے مکھیین بہت
کثرت سے پیدا ہوگئین اور خلقت اُن سے تنگ آگئی۔ سب نے ملکر شیخ کیطرف رجوع کیا نہایت
اصرار کے بعد آپ نے مکھیون کے نام ایک حکم لکھا اور یہ کہا کہ شہر کے دروازون پر اِس کو چسپان
کرادو۔ اُسی وقت سے جوق جوق مکھیون کا باہر جانا شروع ہوا اور ایک مکھی بھی باقی نہین
رہی۔ مگر شہر مین اُس روز سے وبا عظیم آگئی۔ چنانچہ شیخ بھی اِسکے بعد شہر سے باہر چلے گئے۔
ایک مُرید نے پوچھا کہ خدا کا نام ہندی مین کیا ہے فرمایا داتا پرمیشر وغیرہ کہتے ہین۔
عرض کیا کہ اِس قسم کے نام شرع شریف مین منع ہین۔ فرمایا بہتر یہی ہے کہ جو اللہ تعالے کے
نام شرع شریف مین آئے ہین وہی لیوے۔ لیکن اگر اہل لغت استعمال کرین تو مضایقہ نہین
جیسے ترکی زبان مین تنگری تعالے کہتے ہین۔ یہ لفظ اُن کی زبان مین ایسی ذات کے لئے
موضوع ہے۔ جو صفات کمالیہ کا جامع ہوی۔ جیسے اللہ تعالے مُراد ہین۔ اِس طرح کچھ حرج
نہین۔ دیکھو اہل فارس خداوند جہان وغیرہ استعمال کرتے ہین۔ ایک مُرید نے عرض کیا
کہ ارباب صوفیہ نے عنقائی مغرب وغیرہ دیکھا ہے اور بہت سے نام اُسکے رکھے ہین فرمایا

واسطے سے ہو اِس تسخیر اور پہلی تسخیر مین یہی فرق ہوگا-کہ یہ تسخیر حضرت سلیمان علیہ السلام
کی تسخیر کے مشابہ ہوگی- جیسے کہ پہلی قسم حضرت ادریس علیہ السلام کی تسخیر کے مشابہ تھی
تیسری قسم کی اصلاح یہ ہے کہ اعداد اور اسمار کو پر کرنا یا مُربعات اور مثلثات وغیرہ کو
بہرنا اور جو آیتون یا نامون سے یہ نقش بھر لئے جاوین اُن کو مطلب کے ساتھ مناسبت ضرور
ہوئے اور بعض ارضی چیزون کو جیسے قند وغیرہ ملانا چاہئے- چوتھی قسم کی اصلاح- ابنیاء
اور اولیار کی روح اور اہلبیت کی ارواح سے توسل پیدا کرنا ہے- یہ ارواح عالم مین نہایت
قوی تاثیر کرتی ہین اور قوت کا استفادہ ہمیشہ کے لئے لازم ہوتا ہے جیسا کہ عالم مین دیکھا
جاتا ہے کہ سلب مرض کرتے ہین- نہایت سخت درد اور بیماریٔین اس سے دفع ہوجاتی ہین-
حیوانات اور جمادات کی تسخیر بھی اِس سے کرتے ہین اِس استمداد مین پاک روحین ہوتی ہین
اُن پر فاتحہ پڑہی جاتی ہے اُن کو ثواب بخشا جاتا ہے- یہ ثواب بخشنا اور فاتحہ پڑہنا آخر
شب مین اگر ہوئے تو عمدہ ہے- کبھی یہ استفادہ زندہ آدمی سے بھی ہوتا ہے- مگر اِس زمانہ مین
یہ استفادہ معدوم ہے فرمایا- مجکو جن جن روحون سے فیضان ہوتا ہے وہ پانچ ارواح مبارک
ہین اوّل رسول اللہ صلعم کی روح مبارک- دوسری حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روح تیسری
حضرت غوث الاعظم رح کی روح چوتھی حضرت بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ کی روح پانچوین
حضرت معین الدین چشتی رح کی روح- اِسی اثنا مین فرمایا کہ ایک شخص کو مین نے دیکھا ہے
کہ اُس کا نہایت درجہ حضرت نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ سے رسوخ تھا- یہ شخص میرے
والد ماجد کا کبرویہ سلسلہ مین مُرید تھا- ایک خلیفہ نے دریافت کیا کہ تمھارا کیا حال ہے عرض
کیا کہ تجلیات زیادہ ہوگئی ہین- تمام بدن نقتیہ ہوگیا ہے- ایک موقع پر ارشاد فرمایا کہ مُردہ
کی قبر پر چراغ جلانا نچاہئے کہ باعث لعنت ہے اور شادی وغیرہ مین بعض مصلحت- بلکہ
ضرورت کی وجہ سے جلاتے ہین- البتہ شبرات وغیرہ مین بھی روشنی نہ کرنا چاہئے کیونکہ
یہ عمل مشرکون سے لیا گیا ہے- ایک سائل کے جواب مین فرمایا کہ امام اعظم صاحب کے

اُن پر افسون پڑھتے ہین روح حاضر ہوتی ہے۔ پھر بھوگ دیتے ہین۔ پس وہ تابع ہوجاتی
ہے۔ یہ قسم باعتبار پہلے کے اثر کرنے مین زیادہ سریع ہے۔ اِسی سے ایک ترکیب آدمی کے
قتل اور ہلاک کرنیکی بھی نکالتے ہین جسکو ہندی مین موٹھ مارنا بھی کہتے ہین۔ تیسری قسم
یہ ہے کہ طلسم کے قبیل سے ہے اور تعویذات وغیرہ سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ قسم مباح ہے۔
اور تاثیرات مین دونون قسمون سے کم ہے۔ شُعبدہ بھی طلسم وسحر کے ہی قسم سے ہوتے ہین
مجھ سے بھی چند ہندؤن نے سیکھے ہین۔ چوتھی قسم سحر بابلی ہے۔ یہ قسم نادر الوجود ہے۔ اِس کی
حقیقت یہ ہے کہ کوئی شخص قوی التاثیر ہو اور طالب کے قلب مین اثر پیدا کرلے اور اثر
قوت خبثہ مظلمہ سے ہوئے۔ ایسا اثر جوہر ذات کے لئے لازم ہوجاتا ہے۔ کسی طاعت سے
بھی مبدل نہین ہوتا۔ اِس قسم کا سحر ہاروت اور ماروت سے لیا گیا ہے۔ اُن مین قوت خبثہ پیدا
ہوگئی تھی۔ اُس سے جسمین چاہتے تھے اپنا اثر ڈالتے تھے۔ چنانچہ اُس کو نمونہ ورڈ نام اب
بھی موجود ہے۔ فارسی مین اُس کو نظر گفتار کہتے ہین ہرچند کہ خباثت مین نہایت ارضی ظلمت
اور تاریکی ہوتی ہے۔ مگر مضرت کے دفع کرنے کے واسطے سیکھنا اِس کا جایز ہے۔ جیسے بعض قوت
سحر کا سیکھنا **پہلی قسم کی اصلاح** مراد سحر سے اُن اسماء الٰہی کی دعوت ہے جو مطالب جزئیہ کے ساتھ
مناسبت رکھتے ہین۔ اِس دعوت مین ترک حیوانات بھی ہوتا ہے اور کبھی ستارونکی روحانیت
کی تسخیر بھی کرتے ہین۔ لیکن اِس تسخیر اور دوسری تسخیر مین یہ فرق ہے کہ اور تسخیرون مین ستارونکی
ارواح کیطرف التجا ہوتی ہے اور اِس تسخیر مین خاص حق سبحانہ کی درگاہ مین التجا ہے صرف
اِتنی بات ہے کہ اِن اسماء الٰہی کے زور اور برکت سے ستارون کی روح پر حکمرانی حاصل ہوتی
ہے اور مدد طلب کیجاتی ہے۔ البتہ یہ امور ضروری ہوتے ہین کہ اسماء مناسبت مطلب کے
ساتھہ ہونی چاہئے اور دعوت روحانیت کی ہوئے دعوت کی شرایط موجود ہون۔ ستارہ کی
ساعت کے وقت بیٹھنا اور پڑھنا چاہئے جب کام پورا ہوگا۔ یہ تسخیر اویسی کا نمونہ ہے **دوسری
قسم کی اصلاح** یہ ہے کہ اسماء کی دعوت مع موکلات کے ہوئے اور جن کی تسخیر اُن اسماء کے

عدالت مین بیان مقبول نہوگا۔ البتہ ابر ہونیکی حالت مین دو شاہدون کا بیان جبکہ دونون
عادل ہون کافی ہوجائے گا۔ اور حدیث شریف مین صرف اسیقدر آیا ہے کہ ایک شخص نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مین نے چاند دیکھا ہے۔ حضرت نے فرمایا تو مسلمان ہے
عرض کیا۔ ہان۔ فرمایا منادی کردو کہ کل روزہ رکھین۔ اِس حدیث سے بعض لوگ کہتے ہین
کہ ایک شخص کی ہی شہادت کافی ہوتی ہے۔ مگر اور حدیثین ہین جن سے دو شخصون کی
شہادت ثابت ہے۔ جم غفیر کی تعداد بھی محدثین نے بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ امام ابو یوسف
فرماتے ہین کہ کم سے کم پچاس آدمی ہون اور بعضون نے کہا ہے کہ پچیس ہی کافی ہین
ایک سوال کرنیوالے کے جواب مین فرمایا کہ کلام اللہ شریف اگر وتر کے بعد قصداً تراویح
مین پڑھنے کی عادت کرلے تو مکروہ ہے ورنہ اگر کسی روز اتفاقاً ایسا ہوجاوے تو معذور
سمجھا جائیگا فرمایا حضرت امیر کی ایک کرامت ظاہر ہوئی۔ انھون نے کہا تھا کہ اب کے
سال حساب سے چاند تحت الشعاع مین ہے ایک پہر رات گئے نکلے گا قطعاً ہندؤن کی دوج
نہوگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا فرمایا خاندوران خان کے نواسے یعنی صمصام الدولہ کی
بیٹی نے بڑی ہمت کا کام کیا اُس کو کئی ہزار روپے میراث مین ملے تھے۔ سب قدم شریف
کی طیاری مین صرف کردئے اور تمام عمر شادی نہین کی فرمایا نکاح کے بارہ مین مسئلہ ہے
کہ اگر شہوت کا غلبہ ہو یہانتک کہ خوف زنا وغیرہ مین مبتلا ہونیکا ہوئے اُس وقت مین
بشرطیکہ استطاعت نفقہ کی رکھتا ہو نکاح کرنا واجب ہے۔ چنانچہ کنز کی عبارت ہے وعند التوقان
واجب اور اگر مقدرت نفقہ کی نہین رکھتا ہے تو مناسب ہے کہ طبیب سے اِس کا اظہار کرلے
اور ایسی دوا استعمال کرے جو غلبۂ شہوت کو کم کرنیوالی ہو یا کثرت سے روزی رکھا کرے
کہ بہترین ادویہ ہے۔ مگر نامرد ہونیکی دوا نہ کہاوے کہ منع ہے۔ اگر شہوت کا غلبہ نہین
اور قدرت نفقہ کی ہے۔ ایسی حالت مین سنت ہے اور سنت تمام انبیاء علیہ السلام کی ہے
اگر غنی اور مالدار ہی نگر جانتا ہے کہ اگر نکاح کرونگا تو عورت کے حقوق مجھ سے ادا نہو سکینگے

نزدیک گرم موسم مین عصر کا وقت ساڑہے چار بجے ہو جاتا ہے اور امام شافعی و مالک
اور امام ابو یوسف کے نزدیک کسیقدر دیر سے ہوتا ہے۔ ایک شخص نے دریافت کیا کہ جسکی
خُرجی مین قرآن شریف ہو تو سوار ہونا جایز ہے یا نہین فرمایا۔ ہرگز نچاہیے۔ کیونکہ درحقیقت
کلام اللہ شریف پر سوار ہونا ہے معاذ اللہ۔ البتہ خُرجی کو ایسے حالت مین سر پر رکھلیوے
تو جایز ہے۔ بطور تذکرہ کے فرمایا کہ حضرت قُطب صاحب کے منارہ کی پہلی سات منزلین تھین
اب چھ رہ گئی ہین۔ میرے خوب یاد ہے کہ ایک فقیر وہان جست کیا کرتا تہا اور عجیب عجیب
صنعتین کرتا تہا۔ اُس کا کپڑا جو نہایت لانبا اور گہیر دار ہوتا تہا ہوا مین معلق ہو جاتا تہا
اور بکمال ہوشیاری تھی کہ جو شخص اُس کو نیچے سے روپیہ دکھلاتا تہا۔ کودنے کے بعد اُسی کو
آکر پکڑ لیتا تہا کہ روپیہ لاؤ تُمنے دکھلایا تہا۔ حالانکہ اِتنے اوپر سے نظر آنا ایک اَمرِ دشوار بلکہ
محال ہے فرمایا دیوانون کے بھی عجیب قصے ہوتے ہین للمجنون فنونٌ مشہور ہے کشمیر مین ایک
دیوانہ تھا جس کسی کو دیکھتا تہا اور قابل سمجھتا تہا کہتا تہا آؤ۔ جب آدمی قریب ہوتے تھے
کہتا تہا بیٹھو حضرت علیؓ اور معاویہ لڑائی مین ہین صُلح کرتا ہون۔ ایک احمد دیوانہ آگیا
کہا حضرت للہ حویلی دلوائے آدمیون نے چاہا کہ اُس کو جھڑک دیوین۔ کہا کہ حویلی قلعہ کے
ساتھ ہے۔ جب قلعہ لوگے حویلی بھی ملجائیگی۔ کہا کہ قلعہ آیند سال لونگا۔ کہا خیر۔ کہا پہر
ایک سال کہان رہون۔ کہا جامع مسجد کے منارہ پر رہ۔ وہ بہت بلند مقام ہے۔ پہر
استغفار کیا فرمایا مین پانچ یا چھ سال کا تہا کہ میرے والد ماجد صاحب نے ایک شخص کو
مسئلہ بتلایا وہ شافعی کے مذہب کے مُطابق نکلا۔ فرمایا جامع مسجد مین مینے ایک مرتبہ
رات کو شمار کیا تہا۔ پینتیس جگہ حافظ لوگ جماعت کے ساتھ تراویح پڑہتے تھے۔ رمضان کے
مہینے مین چاند دیکھنے مین بڑا اختلاف ہوا۔ لوگ جوق جوق مسئلہ پوچھنے آتے تھے اور
آپس مین ردو قدح کرتے تھے فرمایا فقہانے یہ لکھا ہے کہ جب مطلع صاف ہو ابر وغیرہ
نہو۔ ایسی حالت مین جب تک جم غفیر یعنی کثیر آدمی چاند کا ہونا نہ بیان کرین۔ قاضی کی

تکبیر اوّل فوت نہوئی ہو البتہ کسی عذر سے کبھی فوت ہوگئی ہے تو معذور ہے۔ ایسا شخص
صالح ہوگا۔ چور یہہ باتین سُنکر وہان سے لوٹا اور مسجد مین داخل ہوا۔ شب و روز نماز ہی مین
سرگرم اور مستعد تہا۔ کسی وقت کی تکبیر بھی فوت نکرتا تہا۔ بعد تھوڑے زمانہ کے پادشاہ نے
اِس امر کی تفتیش کے لئے منادی کرائی۔ سوائے اُس چور کے اور کوئی اِس صفت کے ساتھ
موصوف نپایا گیا۔ پادشاہ صاحب یہہ حال سُنکر مسجد مین خود تشریف لائے۔ ملاقات کی۔
پادشاہ نے پوچھا کہ تمھارا پیر و مُرشد کون ہے۔ اُس نے سچ سچ کہدیا کہ میرے پیر و مُرشد تو
حضرت آپ ہین۔ اسواسطے کہ صرف آپکی ہی باتون پر یہہ عبادت شروع ہوئی ہے۔ اور
تمام قصہ اپنا شروع سے نقل کیا۔ پادشاہ نے اُس وقت قبول نکیا اور کہا کہ اِسی طرح
نیک عمل مین مشغول رہو۔ انشاء اللہ تعالےٰ درست ہو جاؤ گے۔ پہر حضرت احمد جام کا قصہ
نقل فرمایا کہ ابتدا مین اُن سے کوئی رجوع نہ کرتا تہا۔ مزدورون کو مزدوری دیکر بلاتے
تھے۔ جب لوگ فیض صحبت سے لذت پذیر ہوئے اور مُرید ہوئے۔ تب اِسقدر مشہور ہوئے
ہین۔ فرمایا بعض وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ پیر کو مُرید سے فائدہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اِسی
قبیل کا ایک قصہ ارشاد فرمایا فرمایا اسباب خیر کے حاصل ہونے کو عربی مین توفیق
کہتے ہین اور اِسکے برعکس کو خذلان کہتے ہین۔ فرمایا شاہ بہیک اپنے پیر کے فقیر ہوگئے
تھے۔ ایکدن ایسا ہوا کہ پیر صاحب کی لڑکے بھوکے تھے اور پیر صاحب کی کہین دعوت
تھی۔ جب حضرت پیر صاحب دعوت کہانے گئے۔ شاہ بہیک صاحب بھی ساتھ تھے دیکھا
کہ طرح طرح کے کہانے وہان موجود ہین جس قدر فقیر وہان موجود تھے۔ سب سے تھوڑا تھوڑا
کہانا لیکر اپنے پیر کے مکان مین پہونچا دیا۔ جس سے اوّل کی روز کا فقر و فاقہ دور ہوا
جب تین روز کے بعد پیر صاحب مکان مین تشریف لائے تو بال بچّون سے فرمایا کہ اگرچہ
دعوت مین طرح طرح کے کہانے عمدہ موجود تھے۔ مگر تم لوگونکی وجہ سے میرے حلق کے
اندر لقمہ نہ اُترتا تہا۔ گہر کے لوگون نے عرض کیا کہ حضرت جو فقیر آپ کی خدمت مین

یا نکاح کرنے سے یہ ارادہ رکھتا ہو کہ جب عورت میرے نکاح مین آجائیگی تو اس کے عزیز و اقارب کو مین تکلیف و ایذا دونگا دونون صورتون مین حرام ہے اور اگر علم دین کی طلب مین یا جہاد یا عبادت و زہد و تقویٰ مین مشغول ہے اور گمان غالب رکھتا ہے کہ نکاح کرنے سے ان امورمین قصور اور کمی واقع ہوگی مکروہ ہے۔ اگر ایک عورت نکاح مین موجود ہے اور ارادہ رکھتا ہے کہ دوسرا نکاح بھی کرون اس صورت مین دو امر کا لحاظ ضروری ہے۔ اول نفقہ کی وسعت اس قدر ہو جو دونون کے لئے کافی ہو جائے۔ دوسرے اپنے نفس پر اطمینان اس امر کا حاصل ہوئے کہ دونون بیویون برابری اور انصاف ملحوظ رکھے۔ ایک طرف زیادہ میلان دوسری طرف کم نہو۔ مباح ہوگا شرع مین اسی طرح چار بیویون تک اجازت ہے۔ اگر گھر مین کوئی بیوہ عورت رہتی ہے اور اسکے کوئی وارث وغیرہ نہو جو اسکا خرچ اٹھا سکے۔ یہ شخص اپنا کاروبار گھر کا اس سے لیکر قوت لایموت کیموافق اسکی خدمت کردیتا ہے مگر اس امر کا خائف ہو کہ شاید خلوت یا جلوت مین باغوائے شیطان بوس وکنار یا مجامعت کا اتفاق ہوجاوے۔ ایسی صورت مین اس سے نکاح کرلینا مستحب ہے۔ فرمایا جو آدمی راست گفتار ہوتا ہے بہت ہی اچھا ہے سلوک کی کتابون مین مینے لکھا ہوا دیکھا ہے کہ کسی زمانہ مین ایک چور تھا اس نے اپنے بھائیون سے یہ عہد کرلیا تھا کہ مین سوائے بادشاہون کے اور کہین چوری نہین کرون گا۔ ایک مرتبہ رات کو موقع دیکھکر بادشاہ کی اٹاری پر جا پہونچا۔ دیکھا کہ بادشاہ جاگتے ہین اور اپنی بیوی سے کچھ باتین کررہے۔ انھین باتون مین اپنی صاحبزادی کی شادی کا تذکرہ شروع کردیا۔ بادشاہ نے کہا کہ بیوی ہم کو گرد و نواح کے بادشاہون کے یہان تو شادی کرتے ہوئے نہایت عار آتا ہے۔ ہماری مرضی تو یہ ہے کہ کوئی اگر صالح اور متقی آدمی ملجائے تو اس سے لڑکی کی شادی کرین۔ بیوی صاحبہ نے کہا کہ پھر تمھارے نزدیک صالح اور متقی کسکو کہتے ہین اور وہ کون ہے کہا ایسے شخص سے لڑکی کی شادی کرون گا کہ جسکی ایک سال تک

ں ہوتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا تیسوین تاریخ کو زخمی ہوئے تھے اور اکیسوین
یخ کی رات کو رحلت فرما ہوئے ہین فرمایا کسی فن یا علم کا سلسلہ اِس طرح سے کہ پشت
پشت چلا آئے۔ چار پشت سے زیادہ قایم نہین رہتا بلکہ اسمین بھی بہت کچھ تغیر ہوتا رہتا ہے
بتہ حضرت معین الدین سے نصیر الدین تک تو پانچ پشت پوری ہوگئی ہین۔ اگرچہ رنگ
بیان مین مختلف ہوتا رہا ہے مگر رجوع اور شہرت اور قوت باطن وغیرہ ایک حال پر
ہی ہین۔ یہ ایک نادر بات ہے سب خاندانون مین ایسا اتفاق نہین ہوتا ہے۔ فرمایا
ب چار پشت خاندان کی کسی فن یا علم مین گذر جاتی ہین تو وہ فن اون اہل خاندان
ن نہایت معتبر اور مستحکم سمجھا جاتا ہے۔ فرمایا نواب وزیر کے عہد سے یہ ملک ابھی
ار الحرب نہین ہوا البتہ دار الرفض ہے یہ تجربہ بیشک ہوا ہے کہ ان کا عمل نہایت بے برکت ہے
ر انگریزون سے کم ہے۔ مولانا عبد العلی کے تذکرہ پر فرمایا کہ اگر مجکو غازی الدین حیدر
منصب اور جاگیر کے بلائین تو فوراً چلا جاؤن بشرطیکہ کچھ تعرض میرے ساتھ نکرین
ہر مین امید کرتا ہون کہ اگر خدا چاہے تو میرے ہاتھ سے وہان لوگون کو بہت ہدایت
صیب ہوگی۔ اپنی ان تقریرون کو بدلکر نئے طرز کی تقریر کرون جو سب کو پسند او مقبول
ہون اور نہایت درجہ مجھ پر فریفتہ اور گرویدہ ہوجاوین اور دین حق اختیار کرین فرمایا
ین عا اسیان سے نہین ڈرتا ہون کہ کوئی مجکو قتل کر ڈالے۔ مگر البتہ شہادت کبریٰ نصیب
ہوئے یہ تمنا ہے ورنہ جو کام کہ مجکو منظور ہے وہ بھی فوت ہوگا فرمایا کہ خان دوران خان
ی حویلی مین جو کالا محل کرکے مشہور ہے پرانی دہلی کے ویران ہونے کے بعد مین بھی تھوڑی
روز رہا ہون۔ یہ امر صحیح ہے کہ اُس مین پہلے جن رہتے تھے اور جو شخص وہان جاکر رہتا تھا
سکو نہایت سخت تکلیفین اور ایذا دیتے تھے۔ چنانچہ مجھ سے بھی ملاقات ہوئی۔ مین نے
ن سے صاف کہدیا کہ اگر تم مجکو اور میرے متعلقین کو ایذا نہ دوگے تو مجکو بھی تمسے کچھ سروکار
ہوگا ورنہ مین بھی جہانتک مجھ سے ہوسکیگا کمی نکرون گا۔ اُس روز سے مجکو کچھ تکلیف نہین

رہتے ہین وہ ہم کو اُس روز بہت سے کہانے دے گئے ہتے - ہمنے تو یہہ خیال کیا تھا کہ حضرت نے ہی بھجوایا ہے - یہہ سُنکر نہایت خوش ہوئے - باہر آکر شاہ بہیک کو بلایا اور نگاہ عنایت سے اُن کی طرف دیکھکر فرمایا کہ جاؤ ہمنے تمہارا مطلب پُورا کردیا - اُس روز سے اُن پر ایسا فضل باری ہوا کہ پادشاہ روشن الدولہ اُن کے مُرید و معتقد ہوگئے اور طرح طرح کے کمالات و فیوض اُن کو حاصل ہوگئے **فرمایا** ایک روز سواری جہاپان نہایت حشم و خدم کے ساتھ کہین تشریف لے جا رہے تھے - بندہ کے چچا بھی گمنامون اور دُنیا دارون کی جماعت مین ایک طرف کہڑے ہوئے تھے - پہلے تو شاہ صاحب سے مصافحہ کیا اور دونون ہاتھ اُن کے پکڑکر مزاحاً یہہ فرمایا کہ ہمنے چور پکڑا - اِنھون نے حسب و نسب دریافت کیا - لوگون نے عرض کیا کہ شاہ عبدالرحیم صاحب کے فرزند ہین - فرمایا مجنون جو لیلی کا عاشق تھا - نہایت عمدہ اشعار کہتا تہا - جب نماز پڑہتا تو یہہ کہا کرتا تہا کہ چونکہ مجکو نماز مین لیلیٰ کا خیال آجاتا ہے تو یاد نہین رہتا کہ کس قدر رکعتین پڑہی ہین **فرمایا** - مجنون اور لیلیٰ دونون مسلمان تھے اِنھون نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو بھی دیکھا ہے بنی عامرہ کے قبیلہ مین سے تھے اور روایتین جو اِنکی مشہور ہین وہ غلط ہین شعرا اوسکے عاشقانہ پردرد ہوتے تھے - بعض کہتے ہین شیعہ تہا - جب اشعار اِس قسم کے پڑہتا تھا کہا کرتا تہا کہ آج اِس کو سُنّی کیا ہے **فرمایا** پہلے زمانہ مین یہہ دستور تھا کہ سِکہ پر پادشاہ کی تصویر بھی ہوتی تھی - سب سے اوّل سکہ کا رواج اسلام مین بنی اُمیّہ کے پادشاہون سے ہوا ہے - حساب کرنیکے بعد فرمایا کہ حضرت اُم حبیبہؓ کا مہر دو ہزار دو سو کئی روپیہ تھا اِس سے زیادہ مہر ثابت نہین ہوا اور ہمارے خاندان مین دو ہزار روپیہ کا رواج ہے اور مہر مثل کا بھی دستور ہے - چنانچہ ثابت ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے نکاح مین حضرت نے فرمایا تہا - مثلہا یعنے مہر مثل باندہ لو - **فرمایا** اِس مہینے مین تین عرس بڑے ہوتے ہین اوّل تیسری تاریخ کو حضرت فاطمہؓ کا عُرس ہوتا ہے دوسرے سولہوین کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا

بارہ مین بانجہ آیا ۵ تا انبہ نو بباغ آثار آورد ٭ اسرار قدم جملہ باظہار آورد ٭

تا انبہ نو بباغِ آثار آورد		اسرار قدم جملہ باظہار آورد
اصل و فرعش بجز حقیقت نہ نمود		مولا گل کرد د ابنیار بار آورد

فرمایا- حکمار کہتے ہین کہ دو میوے ایسے ہین- جن سے تینون حسّین لذت پذیر ہوتی ہین- ولایت مین سیب ہین اور ہندوستان مین آم- آنکھ اُن کے رنگ دیکھنے سے دماغ اُنکی خوشبو سے- زبان اُن کے ذایقہ سے متلذذ ہوتی ہے فرمایا ہندوستان مین باعتبار پیشہ تین اصول ہین- باقی فرع ہین- زراعت- صناعت- تجارت فرمایا اِس ملک مین کفو مین فقط نسبت ہی اعتبار کیا جاتا ہے- اور ولایت مین حرفہ اور پیشہ بھی نسب مین داخل اور معتبر ہے فرمایا اگرچہ اہل ولایت باندیون کی اولاد کو اپنے سے بہت کم درجہ سمجھتے ہین مگر اُنکے ساتھہ قرابت کرنے مین چندان عیب و عار نہین کرتے فرمایا نواب سعادت علیخان جو بادشاہ کی لڑائی مین زخمی ہوئے تھے ایک مقدمہ مین طہماش وکیل نے ان کو ایک بے غرتی کی بات کہی- غیرت کو کام فرمایا اور زہر کھا کر مر گئے تھے- یہ صاحب سید تھے- نواب منصور علی خان صاحب کے بھانجے تھے- ولایت مین مغل چاپلوسی کر کے سیدون کی بیٹی لے لیتے ہین- وہ لوگ بھی قوم کو سید کرنیکی وجہ سے بیٹی دیدیتے ہین یہی وجہ ہے کہ ولایت مین کثرت سے لوگ مان کیطرف سے سید ہوتے ہین فرمایا کسی نے کیا خوب کہا ہے

کیمیا خواہی زراعت کن کہ خوش گفت آنکہ گفت		ذرعِ ثلثش ندہست و ثلث دیگر ہم زر است

کیونکہ عربی مین عین زر کو بھی کہتے ہین فرمایا جب نواب فیض محمد خان کی سواری نکلا کرتی تھی تو راستہ مین اُمرا کثرت سے ملاقات کرتے تھے- ایسا اتفاق بھی ہوتا تھا کہ سواری سے اُتر کر مصافحہ کرتے تھے- بعض لوگ مشاعت بھی کرتے تھے- اِس وجہ سے نواب صاحب سوار نہوتے تھے- ایک مرتبہ نواب صاحب نے فرمایا کہ سب مرضون سے بڑھ کر یہ مرض ہے کہ مجکو

پہونچائی۔ ایک ولایتی آدمی بھی وہان رہتا تھا البتہ اُس کو سخت تکلیف دی تہی۔ نواب نجابت علی خان نے انگریزون کے زمانہ مین اُس کو خرید لیا تہا۔ انھون نے عجیب ترکیب کی تہی جب کبھی کسی جن کی شکل نظر آتی فوراً غلامون سے کہتا کہ تلوار ننگی کرو اور اِن کو مارو وہ لوگ ننگی تلوار کرتے اور جن رفو چکر ہوجاتے۔ چند بار اِس طرح کرنے سے بالکل جاتے رہے ایک موقع پر فرمایا کہ کم پانی پینے سے آدمی لسان اور زبان آور ہوجاتا ہے۔ چنانچہ سنائی نے کہا ہے ؎ ذہن ہندی ونطق اعرابے ٭ بود از کم خوری وکم آبے ٭

حضرت مولانا روم علیہ الرحمتہ کا تذکرہ شروع ہوا **فرمایا** کہ شیخ صدیقی تھے اُن کی کتابین دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت بڑے علامہ اور نہایت کامل شخص تھے۔ فرمایا ہر قوم کو کسی نہ کسی فن کی ساتھ مناسبت ذہنی ہوتی ہے۔ چنانچہ ہندون کو حساب کے ساتھ نہایت مناسبت ہے۔ اُن کے چھوٹے چھوٹے بچے دمڑی اور کوڑیون تک کا حساب بہت جلد اور صحیح لگا لیتے ہین۔ اہل فرنگ کو ہاتھ کی صنعت اور جزوی کاریگریون مین نہایت کمال ہوتا ہے۔ فن ریاضی مین بھی نہایت درجہ دخل ہوتا ہے۔ مگر علم منطق اور الٰہیات و طبیعات کی باریکیان بالکل نہین سمجھتے ہین۔ یہ اہل اِسلام کا حصتہ ہے۔ ایک سایل کے جواب مین **فرمایا** کہ یہودی اصفہان اور مشہد مین کثرت سے رہتے ہین۔ کسیقدر عرب مین بھی پائے جاتے ہین فرمایا ارسطو صاحب الٰہولوجیا اور افلاطون دونون اپنے فن مین نہایت دانشمند اور ماہر تھے۔ پھر جالینوس کا ذکر شروع ہوا **فرمایا** محض طبیب تھا اُس کو عقل سے کیا واسطہ۔ ایک یہودی نے ہمارے پیغمبر اور اپنے پیغمبر کے حق مین جو ایک مثل بیان کے ہے وہ ناقصون کے واسطے ہے کاملون کے واسطے نہین **فرمایا** افغانی لہجہ نہایت خراب ہے ورنہ اُن کی زبان ہندی اور فارسی سے عُمدہ ہے۔ پروانہ کو پتنگ۔ چراغ کو دیوا کہتے ہین۔ ڈوڈی خوری وغیرہ بولتے ہین چونکہ اُن کا مُلک ہندون کے قریب واقع ہے۔ لہذا کچھ خلط ہوگیا ہے۔ بطور تذکرہ کے فرمایا کہ مرزا بیدل کو نہایت عُمدہ مضمون آم کی تعریف کے

در ته آتش صفا رنگ او	کور داند این شب است آمد درو
موج بلند او رساند تا بماه	چون بیارد بر سرش ابر سیاه
سیل وے آہنگ بہ کہسار کرد	کوہ ہم تر دامنی اقرار کرد

حضرت کہین سے تشریف لائے تھے اور استراحت فرما رہے تھے کہ شاہزادہ مرزا محمد جان تشریف لیے آئے اور چارپائی کے نیچے بیٹھ گئے **فرمایا** کہ بندہ اسوقت معذور ہے معاف فرمائے گا اور خدمتگار بھی مالش اعضا کے واسطے چارپائی کے اوپر بیٹھے گا ناگوار خاطر نہو. شاہزادہ نے یہہ بات سُنکر اپنے ہاتھ سے بدن مُبارک کی مالش شروع کی۔ جب حضرت نے نہایت درجہ منع فرمایا تب باز رہے اِسی اثنا مین ایک حافظ صاحب تشریف لائے. حضرت نے اُن کی خیریت دریافت کی اور فرمایا کہ مینے سُنا ہے کہ تم خوش آوازی سے کچھ پڑھا کرتے ہو۔ مین بھی مشتاق ہون اگر سناؤ تو بہت اچھا ہے۔ لیکن یہہ عرض کیے دیتا ہون اگر بندہ کے مزاج اور طریقہ کے موافق نہو گا۔ فوراً منع کردون گا۔ بددل نہو جیگا اور گستاخی معاف کیجئے گا۔ ایکبار ایک مُرید سے ارشاد **فرمایا** کہ کلمات الصادقین مین صلحاء دہلی کا خوب حال لکھا ہے اسمین کچھ اشعار دہلی کی تعریف مین بھی ہین اگر یاد ہون پڑہو۔ مُرید نے وہی شعار جو قریب ذکر ہو چکے ہین حضرت کو سُنائے۔ حضرت نہایت بشاش ہوئے۔ حافظ سے فرمایا کہ اب تم شروع کرو۔ عرض کیا کہ مجھے معاف رکھین۔ رُعب مجمع کا غالب ہوگا۔ مجھسے اچھی طرح پڑہا نجائیگا **فرمایا** تمنے پہلے بھی تو اشعار پڑہے ہین رُعب کس بات کا ہے۔ شروع کرو۔ چنانچہ حافظ نے دو تین غزلین پڑہین۔ نہایت درجہ کیفیت حاصل ہوئی **فرمایا** جو عورت زیارت کرنے کو آئے اوسکے لئے تحفہ یہہ ہے کہ اوسکے سر کے بالون مین تیل ڈالا جاوے اور اگر مرد کسی سے ملنے کو آوے تو اُس کو عود یا اور کسی قسم کی خوشبو سُنگھانا چاہیے۔ ایک مُرید نے سوال کیا کہ ابن جوزی محدث باوجودیکہ نہایت متقی اور کثیر العلوم شخص تھے۔ مگر حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے یون انکار

اس مین سخت تکلیف ہوتی ہی - ایک موقع پر یہ شعر ارشاد فرمایا ؎

ما و مجنون ہم سبق بودیم در دیوان عشق	او بصحرا رفت من در کوچہا رسوا شدیم

پھر کچھ اشعار امیر خسرو کی تصنیف کیے ہوئے جو شہر دہلی کی تعریف مین لکھے تھے فرمائے ؎

چون طمع خواہد ز من سلطان دین — خاک بر فرق قناعت بعد ازین
شہر دہلی کہف دین و داد — جنت عدن است کہ آباد باد
ہست چون ذات ارم اندر صفات — صانہ اللہ من جمیع السیئات
گر شنود قصۂ این بوستان — مکہ گوید طایف ہندوستان
قبۂ اسلام شد اندر جہان — لبنۂ او قبۂ ہفت آسمان
ساکنانش تابع دین متین — گوشہ بگوشہ اند ہم ارکان دین
مسجد او جامع فیض آلہ — زمزمہ سنج است ز روی تا بماہ
عرش شد از خطبہ اش بیت آلہ — بر سر ہر تخت او بنشستہ شاہ
ورنہ سقفش از سما تا زمین — ہست قایم بر ہمہ ارکان دین
ہست آن شکل منارہ رشک ماہ — ہم فلک گشتہ ز سقفش شیشہ گاہ
آن چنان او ساختہ سنگین ستون — کہ سمار از سقف او گشتہ نگون
تاج او از اوج بر گردون شتافت — گنبد سنگ فلک بس سنگ یافت
سنگ وے از بس کہ از خورشید شود — آفتاب از طلعتش روئے نمود
ماہ خسپد ہم بشب تا ختم سحر — وز سر صحنش ندارد ہم خبر
زان خلہ ہر بار کہ دارائے داد — آن زجاج برق او اینجا فتاد
از پئے بر رفتن ہفت آسمان — شد زمین بر کرہ خود نردبان
مسجد جامع درونش چون بہشت — حوض از بیرون شدہ کوثر سرشت
در کمر سنگ سیاہش چون دو کوہ — آب گوہر صفوت و دریا شکوہ

نذر محمد صاحب محتسب امر بالمعروف مین نہایت سرگرم تھے- ایک بار ایک راجہ کا حقہ پہکوادیا تہا- اکثر لوگ جو آنٹے سے ہاتھ دہویا کرتے ہین اِسکے بارہ مین **فرمایا** کہ احتساب اور قضا اور شے ہے مگر دیانت اور چیز ہے احتیاط چاہیئے کہ رزق ہی- ہمارے بھائی نے احتساباً فرمایا تہا- اسی وجہ سے اُن کے کلام مین تشدد تھا- عرض کیا کہ لوگ مشائخ پر سماع وغیرہ مین طعن کرتے ہین- **فرمایا** طعن نکرنا چاہیئے- اُن صاحبون سے کسی وجہ سے خطا واقع ہوئی ہوگی- طعن ولعن کرنا تو کسی طرح بھی اچھا نہین ہے **فرمایا**- شاہ عبد الطیف گجراتی کو پادشاہ عالمگیر ملفوظات مین بہ لفظ پیر لکھتے ہین- یعنی پیر من و مرشد من- صاحبان نقشبندیہ بھی اُس خاندان مین اپنا بعیت ہونیکا دعوی کرتے ہین اور حضرت شاہ معصوم کے حلقہ مین شریک ہوتے ہین- مگر بعیت ثابت نہین ہی- جب پادشاہ عبد اللطیف صاحب دکہن سے تشریف لائے- پادشاہ نے لکھا کہ قدم بوسی کا بدرجہ غایت شوق ہے- اگر فرمائے- حاضر ہون- جواب مین لکھا کہ تمھارے آنے مین قباحت ہے- پہلے بزرگون مین اس قدر قوت مکاشفہ ہوتی تہی- عرض کیا کہ معراج کے بارہ مین سُلّم و بُراق سدرہ وغیرہ کے کیا معنے سمجھنے چاہئین- آیا دابۃ وغیرہ ظاہری معنی پر اعتقاد کرلیوین یا اور کوئی معنی مُراد ہین **فرمایا** جسقدر امور ظاہری ثابت ہین اُن کو بلا تاویل راست اور حق سمجہنا چاہئین- مگر اُن کے اسرار اور نکات پر بھی خوب طرح غور کرنا لازم ہے- یعنے مثلاً تشریف لیجانیکی کیفیت مین فکر کیا جائے- یا بُراق آپکے لئے کیون آیا تہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بدن مُبارک اُس وقت کیسا ہوگیا تہا وغیرہ وغیرہ- فرمایا بعض مطالب جو اس مقام سے مین سمجھے ہوئے ہون بیان کرنا- مگر عام لوگ اہل نہین ہین- اونین بیان کرنے سے شک اور شُبہے واقع ہوجاتے ہین- سرمد نے کیا خوب کہا ہے ؎

ہر کو کہ سر حقیقتش باور شد		او پہن تر از سپہر پہناور شد

الغرض ملائے ظاہر کچھ کہتے ہین اور ملائے باطن کچھ- اس معنی کی تفصیل اگر بیان کیجاوے

واحتراز رکھتے تھے فرمایا محدثین کے اعمال کے بارہ مین بہت ہی حدیثین ضعیف ہین
اور تحقیق کے بعد بے اصل ثابت ہوئی ہین۔ خلقت نے اپنی طرف سے اختراع کرلیا ہے
محدثین بیچارے بدنام ہوتے ہین۔ حضرت کی نماز جنازہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے ہی
پڑہائی تہے اور اگرکسی امر خفی مین بغض بھی ہوگا تو وہ بغض للہ ہوتا ہے۔ اُس صورت مین
دونون جانب صواب پر ہوتے ہین۔ تذکرہ کے طور پر فرمایا کہ جب مین پُرانے شہر مین تھا
رافضی اور بدکار لوگ جو برادری کے بھائی ہوتے تھے اور مجھ سے ایک قسم کا حسد رکھتے تھے
مجکو نہایت درجہ ستاتے تھے اور بہت تکلیف دیتے تھے۔ چنانچہ بعض لوگ میرے مکان کے
قریب تعزیہ کھڑا کرتے تھے اور تمام شب ناجایز امور مین مشغول رہتے تھے۔ مین مکان
چھوڑ دیا کرتا تہا۔ ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ ایک فاجرہ و بدکار عورت شراب پیے ہوئے
میرے سامنے آکھڑی ہوئی۔ مین تراویح پڑہ رہا تھا قریب آکر باواز بلند یہ شعر پڑہنے لگی ؎

در کوئے نیک نامی مارا گذر ندادند ٭ ور تو نمی پسندی تغیّر کُن قضا را

اور بھی ایسے ایسے امور کرتے تھے جس سے مجھ پر قرأت مشتبہ ہوجاتی تہی۔ ایک روز مولوی
نذر محمد صاحب جو خدائی شہر کے محتسب یعنی کوتوال تھے۔ پانسو مغل ہمراہ لیکر ہمارے یہان
آئے۔ میرے دادا کے نہایت درجہ معتقد تھے۔ دادا صاحب نے فرمایا کہ تمام جہان کی تم نے
سیر کرڈالی ہے ذرا النفس کی بھی سیر کرلو۔ اور دیکھو کہ کیا حالت ہے۔ اُس روز سے یہ بات ہوئی
کہ کوتوال صاحب ہر چند باہر تشریف لیجانے کا قصد کرتے تھے۔ مگر کوئی نکوئی ایسا مانع
پیش آجاتا تھا کہ نہین جاسکتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت قبلہ گاہی صاحب کے سانوین محرم کو رافضیونکا
ہمپر نہایت تشدد دیکھکر کوتوال صاحب نے فرمایا کہ ہم بھی شریک ہوتے ہین۔ اِن سب رافضیونکو
قتل کرڈالنا چاہئے۔ میرے والد صاحب نے فرمایا کہ آیندہ سال مین یہ خود قتل ہوجائینگے۔
اور ہمارے شہر سے نکالدئے جاوینگے۔ آپ کیون تکلیف اُٹھاتے ہین۔ چنانچہ ایسا ہی
ہوا کہ سال آیندہ رانی نے اُن کو قتل کرایا اور بعض کو شہر سے نکلوادیا فرمایا مولوی

ایک نگاہ جو حافظ کیطرف کی۔ چیخ مار کر زمین پر گر پڑے۔ مگر چونکہ والد ماجد صاحب کی قوت چچا صاحب کی قوت سے زبردست تھی۔ لہذا والد ماجد صاحب نے تصرف کیا۔ اور تسکین دی۔ پھر کہا کہ اسقدر بے ادبی نکرنا چاہئے۔ اسی اثنا مین ایک حکیم صاحب تشریف لائے۔ عرض کیا کہ آج عجیب واقعہ گذرا ہے۔ نواب نوازش علیخان کا چپراسی اپنی والدہ کی بیماری کی خبر سنکر رخصت حاصل کرکے آیا تہا۔ یہان آکر باپ کو مردہ پایا جب اوسکی ارتھی بنا کر لیگئے اور آگ دینے لگے خود بخود اٹھ کھڑا ہوا اور کہا مجکو پائے برہنہ کانٹون راستہ سے چند لوگ نہایت تکلیف سے اوپر کیطرف لے گئے وہان نقیبون نے دیکھکر یہہ کہا کہ لیجاؤ یہہ شخص نہین ہے ہم نے اور شخص کو بلایا ہے۔ اوس نے وہین سے چہوڑ دیا فرمایا۔ یہہ روح قبض کرنیوالون کی غلطی ہے۔ حکیم نے عرض کیا کہ ایسا بھی ہوتا ہے فرمایا ہم نے بہت سنا ہے۔ فرمایا میرے والد ماجد کے مریدون مین سے ایک عورت لاڈلی خانم نام تھی ہم بچے تھے تو ہم سب سے نہایت درجہ اوس کو انس تھا کبھی کبھی ہم جا کر اوس سے قصہ گوئی کی فرمایش بھی کیا کرتے تھے چنانچہ فارسی گوئی در اصل ہمنے اوسی مغلانی سے سیکھی ہے ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ وہ بھی حضرت قطب صاحب مین زیارت کے لئے گئی۔ اوس کو وہان سکتہ ہو گیا اور بالکل موت کے آثار اوسکی صورت و جسم پر نمایان ہو گئے میت سمجھ کر غسل دیا گیا اور تکفین کی گئی اوس نے جہٹ پٹ آنکہین کھول دین اور اوسکے اندر رنج آگئی مگر ضعف بہت ہو گیا تہا اوس کو دہلی لائے اور ایک روز کے بعد اوس سے کیفیت مرض دریافت کی اوسنے کہا کہ اول مجکو یہہ معلوم ہوا کہ ایک سرسری میرے انگوٹھے سے چلنا شروع ہوئی۔ بس اوسی وقت بیہوش ہو گئی چند لوگ مجکو ایک جگہ لے گئے۔ وہان ایک بزرگ تھے لے جانیوالون سے اونھون نے کہا کہ ہم نے لاڈلی خانم بنت فلان کی نسبت کہا تھا تم کس کو لے آئے۔ انہون نے فوراً مجکو چھوڑ دیا تحقیق جو کیا گیا تو اوسی وقت وہ دوسری عورت مری تہی۔ مگر یہ خانم اگرچہ اس قصہ کے بعد دو برس تک زندہ رہی۔ مگر درحقیقت

تو بہت کچھ ہے۔ ایک سایل کے جواب مین فرمایا کہ کوئی شخص اظہار اسلام یا طلب علم دین کے لئے ماں باپ کو ناراض کر کے ہجرت کرلے تو جایز ہے چنانچہ اہل مکہ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ ایک جگہ عرس تھا۔ چند آدمیون نے بیان کیا کہ فلان شخص خوب وجد کرتا ہے اور نہایت عمدہ حال آتی ہے فرمایا بھائی لکھنو مین ایک شخص ایک روپیہ پر حال کیا کرتا تھا۔ نعوذ باللہ۔ یہ بہت بُری بات ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ فلان بزرگ کو بھی حال آتا ہے فرمایا جو لوگ درویشی کی مشق کرتے ہین اون سب پر ایک قسم کی کیفیت طاری ہوتی ہے فرمایا۔ ایک شخص حافظ نور اللہ نام تھے۔ میرے والد ماجد کے متوسلین مین اور خاندان نقشبندیہ سے تھے۔ سماع کا نہایت درجہ انکار کیا کرتے تھے۔ ہمین تو کلام نہین کہ سماع امر خلاف شریعت محمدی ہے۔ مگر جیدرجہ حافظ صاحب گستاخی اور سوء ادب کیا کرتے تھے وہ بھی حد سے فزون تھا جب کسی کو حال کی حالت مین دیکھتے تھے تو کہا کرتے تھے کہ دیکھو شیطان نے انکی پاخانہ کے مقام مین اونگلی کی ہے اور نچاتا ہے۔ میرے والد ماجد بھی اتباع حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے سماع کو خلاف طریقہ سمجھتے تھے مگر میرے چچا مولوی فخر الدین صاحب جو مشہور ہین جب کبھی یہان آکر فروکش ہوا کرتے تھے تو چونکہ اُن سے نسبی اور خاندانی علاقہ تھا۔ لہذا وہ مدرسہ عربی کے قریب ہی پہلے صحن مسجد مین بیٹھکر سماع سُنا کرتے تھے۔ مگر وہ سماع مزامیر کے ساتھ نہ ہوتا تھا۔ بلکہ تمام آلات محرمہ سے پاک تھا وجد و شورش بھی بہت کچھ ہوتی تھی۔ اوسکے بعد صحن مسجد مین بھی بیٹھنا چھوڑ دیا۔ میرے ماموں کا ایک مکان قریب ہے واقع تھا وہ خالی پڑا ہوا تھا جب ضرورت سمجھتے تھے اوسکو صاف کراکر فرش وغیرہ بچھوا لیتے تھے۔ ایک مرتبہ چچا صاحب نے حافظ صاحب کی زبانی وہی گستاخانہ الفاظ سُنے۔ چچا صاحب مین قوت توجہ نہایت بڑھی ہوئی تھی۔ اوسی وقت مجلس آراستہ کرائی۔ قوالون سے کہا یہ شعر پڑھو

زاہد خلوت نشین دوش بہ میخانہ شد	از سر پیمان گذشت بر سر پیمانہ شد

کرتے تھے۔ مین اُن کی خدمت مین نہایت بے تکلف اور گستاخ تھا۔ ایک روز مین نے دریافت کیا کہ یہہ کیا بات ہے۔ مولوی صاحب نے یہہ فرمایا کہ بعض امور مین کہ جنمین مین انکی موافقت کرتا ہون سُنیون کے یہان بھی اُن کا ثواب ہے۔ بعض جہلا اپنی جہالت سے گو انکو نکرین۔ جیسے حضرت امام حسین علیہ السلام کی فاتحہ اور محرم کے روز غم ورنج وغیرہ کا اظہار شہدا کربلا کا ذکر خیر۔ وغیرہ وغیرہ بیعت اِس مصلحت سے کرلیتا ہون کہ میرے مُرید ہونیکے بعد وہ لوگ صحابہ کو لعن طعن کرنے سے باز رہتے ہین۔ ایک یہی بہت بڑا فائدہ ہے آیندہ جو منظور خدا ہو بہتر و اولے ہے۔ ایک مُرید نے عرض کیا کہ رنڈیون کو مُرید کرنا اس حالتمین کہ اپنے پیشہ پر قایم ہون کیسا ہے اور مولوی فخرالدین صاحب جو ایسا کیا کرتے تھے اُس مین کیا مصلحت تھی۔ فرمایا کہ ایسی بدکار عورتون کو جبتک کہ توبہ نصوح نکرین ہرگز مُرید کرنا جایز نہین ہے۔ خود مُریدی کی حقیقت توبہ ہے۔ اور مولوی صاحب کا یہہ دستور تھا کہ توبہ کرا کر رنڈیون کو مُرید کیا کرتے تھے۔ اوّل تو کشف سے دریافت کرلیتے تھے کہ یہہ توبہ پر قایم رہیگی یا نہین۔ اور اگر بعد مُرید ہونیکے سُنا گیا کہ افعال بد کرتی ہے تو مردود بارگاہ فرمادیتے تھے۔ فرمایا ہجو وغیرہ طوایف نے اونہین کے دست مُبارک پر توبہ کی تھی۔ سُنا ہی گیا ہے کہ بعد توبہ کے کسب نہین کیا۔ فی الواقع توبہ استحکام کے ساتھ ہونا چاہیے ورنہ اِس توبہ سے کیا نفع ہے ؎

معصیت را خندہ می آید بر استغفار ما	سبحہ در کف توبہ برلب دل پُر از شوق گناہ

فرمایا کہ جو قوال پیرون کے ساتھ رابطہ محبت بھی رکھتے ہین جیسا کہ بعض حضرت سلطان المشایخ رحمتہ اللہ سے معتقد ہین۔ اُن کو بھی ایک خاص اثر محسوس ہوتا ہے۔ بلکہ مدح پڑھنے کے وقت چشم پُر آب ہوجاتے ہین اور ایک قسم کا تغیر اون کے چہرے پر دریافت ہونے لگتا ہے فرمایا مولوی فخرالدین صاحب کو صرف اِس قدر کیفیت طاری ہوتے دیکھی ہے کہ چہرہ متغیر ہوجاتا تھا۔ آنکھون مین آنسو بھر آتے تھے۔ بدن پر قشعریرہ یعنی پھُریری ہوجاتی تھی

مرہی گئی تہی اسلئے کہ قوت حواس بالکل منتفی ہوگئی تہین۔ کہانیکا مزہ پہلون وغیرہ کا
مزہ زبان پر مطلقاً معلوم نہوتا تہا۔ ترش چیزین نہایت مرغوب تہین حرکات سکنات
ذکاوت۔ فطانت وغیرہ مین فطور آگیا تہا۔ اِسی قبیل سے ایک اور قصہ بھی نقل فرمایا
ایک مُرید نے عرض کیا کہ شریعت محمدی کو اکمل الشرایع کیون کہا گیا ہے فرمایا
یہہ وجہ ہے کہ اور شریعتون مین خصوصیات اور استعداد اور مصلحت وقت وغیرہ کی
رعایت اور لحاظ ہے اور اِس شریعت مین صرف نوع انسان کی مصلحت کا لحاظ کیا گیا ہے
کسی خاص وقت اور خاص استعداد اُمت کی رعایت نہین بلکہ ہر اُمت کے لئے فرض
اور نوافل وسنت تشدد اور سہولت کے ساتھ موجود ہین۔ پس ثابت ہوا کہ تمام شریعتون
مین نہایت معتدل شریعت ہے۔ ایک شخص کے جواب مین فرمایا مُسلمان شخص کو اگر کوئی
خرید لے یا ہبہ کر لے جایز نہین ہے۔ البتہ کافر حربی کو جیسے بہاڑی اور سکہ وغیرہ کو بشرطیکہ
ملک ہون ہبہ کرنا و بیع کرنا جایز ہے۔ بعضون کے نزدیک ذمی کی بیع بھی جایز ہے
اور خانہ زادگی بھی اور باندی یا غلام جس وقت کہ اُن کا نکاح ہو جاوے اور اولاد
ہوئے وہ اولاد اپنی ماں کے تابع ہونگی۔ اونکا مال بالکل آزاد نکیا جاویگا۔ البتہ نفقہ
اونکی مقدار کی بموجب واجب ہوگا۔ ایک مُرید کے جواب مین ارشاد فرمایا کہ حدیث شریف
مین آیا ہے۔ لاشفاء فی الحرام۔ یعنے حرام شے مین شفا نہین ہے فرمایا شاید مُراد حرام سے
شراب اور خنزیر وغیرہ ہوگا۔ کیونکہ حضرت نے اونٹ کے پیشاب کے استعمال کے واسطے ایک
صاحب کو فرمایا تہا۔ علما یہہ تجویز فرماتے ہین کہ جب طبیب حاذق دیندار تمام ادویہ سے عاجز
ہو جاوے اور اپنے ظن غالب مین مریض کی شفا اسی چیز مین سمجھے۔ تب کچھ مضایقہ نہین۔
ایک مُرید نے عرض کیا کہ جناب مولوی فخر الدین صاحب کی نسبت شیعہ لوگ کہتے ہین
کہ شیعہ تھے اور سُنی۔ سُنی کہتے ہین یہہ کیا بات ہے سُنا ہے شیعون کو مُرید بھی کیا کرتے تھے
فرمایا۔ ہان بیشک شیعون کے موافق کبھی کوئی بات بھی کہدیتے تھے اور مُرید بھی کر لیا

اشریک پہلو مین ہون - اللہ کا ایسا فضل ہوا کہ مولوی صاحب کے مکان تک نوبت نہ پہونچی تھی کہ قتل بند ہوگیا اور صورت امن نمودار ہوگئی - ایک مُرید نے عرض کیا کہ فی الواقع قصبات اور دیہات مین لوگ نہایت وفادار ہوتے ہین - اور ایک قصہ شیخ مبارک اللہ کا بیان کیا اور اُن کی وفاشعاری ثابت کی کہ باوجودیکہ ممانعت سخت کی بھی انہون نے مجھسے ملنا نچھوڑا - حضرت نے بھی اُن کے حق مین دعاءخیر کی اور ملاقات کے مشتاق ہوئے صدقہ کے معنے مین ارشاد فرمایا کہ جو شے نقد یا کھانیکے جنس سے محض تقرب الی اللہ کیواسطے مساکین کو دیجاوے وہ صدقہ کہلاتی ہے - حضرت سرور عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ نہ کھاتے تھے اور جو کچھ تقرب الی اللہ کی غرض سے دِن یا شخص کی تخصیص کرکے دیاجاوے وہ ہدیہ کہلاتا ہے - حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرمایا کرتے تھے - پس ثابت ہوا کہ صدقہ عام خیرات کا نام ہے جو ذوی الحقوق مساکین کو دیا جا ہے اور ہدیہ خاص طور کی بخشش ہوتی ہے جو احباء و اعزہ وغیرہ کو محض اُن کی خوشی کی غرض سے دیجاتی ہے جیسے ولیمہ وغیرہ - فرمایا بسم اللہ سمیری سامری سمردنا اندونا اِس کا تعویذ بنا کر فلان شخص کو بواسیر کے خون بند ہونیکے لئے دیدو - کہدو کہ ناف کے نیچے پشت کیطرف باندھے اور اواوا اتانہا ما اسمت سمیری سوا ہا بواہا سامری سمردنا اندونا اِس کا تعویذ کرکے اُسی کو ڈھیلے پر ملکر مستہ کے مقام پر ملین - ایک مُرید نے عرض کیا کہ تپ لرزہ کے لئے کچھ تحریر فرمادیجئے فرمایا - لِکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم - قُلنا یا نار کونی برداً وسلاماً علی ابراہیم - بسم اللہ الرحمن الرحیم یرید اللہ ان یخفف عنکم یا غفور الرحیم - بسم اللہ الرحمن الرحیم ذالک تخفیف من ربکم ورحمتہ یا غفور یا غفور یا غفور - بسم اللہ الرحمن الرحیم آلان خفف اللہ عنکم یا غفور فرمایا شعریات کا قصہ جس کو فارسی مین رشتہ خطائی اور ہندی مین سوئی کہتے ہین - ناہچہ بھی فارسی مین اُسکے لئے فصیح لفظ ہے - آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کیطرف جو اوسکی نسبت کرتے ہین یہ صحیح

مگر اُن کے حواری لوگ البتہ بہت کودتے اوچھلتے تھے۔ بلکہ یہانتک ہوتا تہا کہ حال ہی کی حالت مین ایک دوسرے کو کہینچنا شروع کر دیتا تھا اور حضرت کے قدم مبارک پر لا کر ڈالتا تہا۔ اِسلئے اُن کو مقید کر دیتے تہے حضرت اون کو اپنی آغوش مین لیتے تھے۔ تراویح وغیرہ مین بھی ایسا ہی ہوتا تہا کہ مُریدین کو مقید کر کے پڑہتے تھے۔ ایک شخص کو جو نہایت قبول صورت اور خوش آواز تھا امام مقرر کیا تھا۔ ایک سایل کے جواب مین **فرمایا** کہ دار الحرب کی باندی بے نکاح جایز ہے۔ **فرمایا** رام پور اور لکھنؤ وغیرہ دار الحرب نہین ہے۔ کلکتہ سے لاہور تک البتہ دار الحرب ہے۔ ایک سایل کے جواب مین **فرمایا** کہ مُردہ کو زمین مین سپرد کرنے کے کچھ معنے نہین۔ خدا تعالےٰ کے سپرد کرنا چاہئے۔ ایک شخص سے فرمایا کہ یہہ دعا پڑہا کرو۔ اللہ تعالےٰ تم کو تقویٰ و پرہیزگاری عنایت فرمائے گا۔ اللھم یا مصرف القلوب ثبت قلبی علی دینک وطاعتک اللھم آت نفسی تقواہا وزکہا اللھم انت خیر من زکہا۔ سات بار صبح و شام پڑہ لیا کرو۔ اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑہا کرو۔ ایک مُرید نے عرض کیا کہ وفاداری اور آدمیت بھی اِنسان مین عجیب شے رکھی گئی ہے۔ یہہ نہایت خلاف امر ہی کہ اپنے اُستاد یا پیر یا دوست و عزیز سے آدمی وفاداری نہ کرے اور مُصیبت مین اُنکا ساتھہ چھوڑ دے **فرمایا**۔ انسان مین ہمدردی ہونا چاہئے۔ خاصکر قریب کے تعلقات مین تو وفاداری کا برتاؤ ضروری بات ہے۔ **فرمایا** قصبات مین یہ امور بیشک ہوتے ہین۔ وفاداری۔ ہمدردی۔ اخلاق وغیرہ اُن لوگون کا حصہ ہی۔ چنانچہ ایک شخص کا ذکر ہے کہ ایک شخص قصبہ کا رہنے والا وحید الدین نام تھا مولوی ثنا ر اللہ صاحب سے اور اُس سے بہت کچھ محبت تہی۔ جب نادر شاہ کے زمانہ مین قتل عام شروع ہوا اُس نے سُنا کہ مولوی ثنا ر اللہ صاحب کے مکان کے قرب و جوار تک نوبت پہونچ گئی ہے۔ وہ اُسی وقت اپنے مکان سے ایک تنچہ ہاتھہ مین لیکر مولوی صاحب کے مکان کیطرف کو چلا اور یہہ کہا کہ اول مین ہی قتل ہو گیا تو خیر ورنہ جو کچھ مولوی صاحب کے ساتھہ ہوگا اُس کا

ارشاد ہوا کہ ہاتھ سے مالش کرو آرام ہو جائیگا۔ چنانچہ آرام ہو گیا۔ پھر بہت روز کے بعد درد ہوا۔ تب بھی بے علاج آرام ہو گیا۔ تیسری بار پھر درد کی نوبت آئی۔ حکم باری ہوا کہ دو ایک بار ہمنے اپنی قدرت ظاہر کرنیکے واسطے خلاف عادت کیا۔ طبابت کا کارخانہ دنیا میں عبث نہیں پیدا کیا گیا ہے۔ طبیب کے پاس جاؤ اور علاج کراؤ۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ ڈوم اور رنڈی کے گھر کا کھانا حرمت میں برابر ہیں یا کچھ فرق ہے **فرمایا** پیسے دونوں کے حرام ہیں۔ اس پیشے کی آمدنی بھی ناجایز ہے۔ لیکن اگر کسیکے پاک مال سے قرض لیکر کھانا پکاوے تو حلال ہوگا۔ گو وہ قرض بعد میں ایسے مال حرام سے ادا کیا جاوے اگر حرام مال میں سے ہی قرض دیتا ہے اور اوکے نہ لینے میں اوسکی دل شکنی ہے تو اوس سے لیکر چوپائے وغیرہ کو کھلا دیوے۔ ایک شخص نے پوچھا کہ فرض میں امام کو لقمہ دینا درست ہے یا نہیں **فرمایا** اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ زیادہ ترصحیح یہہ ہے کہ اگر امام ایسی غلطی کرے جس سے معنے آیت کے بدل جاویں تو لقمہ دینا چاہیئے اور یہہ لقمہ دینا فرض ہے اور معنی نہ بدلنے کی صورت میں مستحب۔ **فرمایا** نون کا ملانا ادہر سے پہلے بہتر نہیں ہے۔ اگرچہ اس سے نماز نہیں جاتی ہے **فرمایا** سیف الدین نام ایک شخص تھے۔ تمام رات جاگتے تھے اور صبح کو خسرو کے اشعار اس کیفیت سے پڑھتے تھے کہ پڑوسی بھی جاگ اوٹھتے تھے ؎

ہمہ شب زود رہ راہ برہ صبا نشستہ	ہمہ کس بخواب راحت من مبتلا نشستہ
غرض ورار امکان چہ خیال فاسدت این	ہوس جمال سلطان بدل گدا نشستہ

بعد اصلاح کے فرمایا ؎

سنہ تراشے بتراشید سدم	ہیچ از قاعدہ بید او نہ کرد
پوست برکند بر سر ان ظالم	این قدر بود پر گاہ نہ کرد

بطور تذکرہ کے **فرمایا** کہ ایک قوال نے کسی بزرگ کے سامنے یہہ پڑہا ؎

من در شیر خود نہان خواہیم شد	تا بوسہ زنم بر لبت انگہ کہ بخوانی

نہین ہے فرمایا بواسیر کے واسطے یہ عمدہ عمل ہے۔ خون فوراً بند ہوجاتا ہے لاتعویذ ولا تعوذ
اوپر نیچے دو سطرین سپید کاغذ پر لکھے بیچمین صوامنہ الحصر لکھے چارپائی کے نیچے زمین پر
کاغذ رکھکر چاقو کی نوک اس طرح زمین مین گاڑ دیوے کہ کاغذ مین کو پار ہوجاوے اُسکے
اوپر ایک سرپوش مٹی کا ڈہانک دیوے اور چارپائی پر بیٹھے یا سوئے۔ غرض اوس کو
اپنے استعمال مین رکھے۔ اگر چاقو کا دستہ بھی آہنی کا ہو تو بہت ہی عمدہ ہے ورنہ لکڑی کا
بہتر ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ خون بند ہوجائے گا۔ ایک مُرید نے عرض کیا کہ بندہ جب
کوئی تعویذ یا عمل کراتا ہے۔ فائدہ نہین پاتا۔ لہذا اب بالکل چھوڑ دیا اور بالکل جی نہین چاہتا ہے
فرمایا عمل اور تعویذ کا قصہ دوا کیسا ہے۔ کبھی فائدہ ہوجاتا ہے کبھی نہین بھی ہوتا ہے
دعا کا بھی ایسا ہی حال ہے۔ خداوند تعالیٰ کے اختیار مین ہے۔ خواہ قبول کرے یا نکرے
دوسری حکمت بھی ہوتی ہے۔ مثلاً ایک شخص نے بارش ہونیکی دعا مانگی دوسرے نے بند
ہونیکی۔ اب یہ دونون دعائین آپس مین ضد ہین۔ بطور تذکرہ کے فرمایا کہ ایک عورت
مسجد نبوی مین۔ جھاڑو دیا کرتی تھی جب مرگئی اور رات کو اُسکو دفن کیا صبح کو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ عرض کیا کہ وہ عورت مرگئی ہے۔ آپ اُسکی قبر پر تشریف لیگئے
اور نماز جنازہ پڑہی اور نہایت نور اور روشنی اوسکی قبر پر پائی۔ عرض کیا گیا یہ
خیر و برکت کس عمل کی وجہ سے تھی۔ فرمایا۔ جھاڑو دینے سے۔ اللہ کو اُس کا یہ عمل پسند
آگیا۔ ایک مُرید نے عرض کیا کہ فی الواقع ہر چیز مین تاثیر غیبی یکسان ہے۔ مگر یہ بات ہے
کہ جو چیزین محسوسات ہین۔ اونکو کم عقل لوگ جلد پہچان لیتے ہین۔ لیکن جو چیزین معقولات سے
ہین اور عمیق کہلاتی ہین اُن کی عقل مین نہ آنیکے سبب سے منکر ہوجاتے ہین۔ خلاصہ یہ ہے کہ
بجالانے مین حکم دعا اور دوا کا یکسان ہے۔ اپنی طرف سے کوشش ضرور چاہیے۔ کام کا پورا
کرنا اوسکے قبضہ قدرت مین ہے فرمایا۔ بیشک تم سچ کہتے ہو۔ مگر بعض امر بعض جماعتون کے
ساتھ متعلق ہوتے ہین۔ موسیٰ علیہ السلام کے ایک بار درد اُٹھا۔ جناب باری مین رجوع کیا

چاہیئے۔ جو معتبر کتابون مین لکھے ہین۔ خلاف کتاب اعتقاد مین افراط و تفریط کو گنجایش
نہ ہووے۔ کراہتین و خرق عادات اولیاء اللہ کے حق ہین۔ کسی مریض کی پاس اگر انکی
تصرف سے جاتی رہے یہ بھی اُن کا کمال ہے۔ بہت سے آدمیون کی پاس ایک مرتبہ ایک ولی کے
تصرف سے جاتی رہی تھی فرمایا۔ انبیاء معصوم ہوتے ہین اور اولیاء محفوظ ہوتے ہین۔ یہی
فرق ولی اور نبی مین ہے۔ معصوم وہ ہے کہ گُناہ کا صادر ہونا اوسکی ذات سے محال ہو۔ باوجودیکہ
استعداد گُناہ کی اوسکے اندر موجود ہے۔ محفوظ وہ ہے کہ گُناہ کا صادر ہونا اوس سے ممکن ہو
گو یہ ممکن تمام عُمر مین کبھی بھی واقع نہو۔ پس دونون مین یہ فرق ہوا کہ اوّل محال کو مستلزم ہے
اور دوسرا ممکن غیر واقع ہے فرمایا حضرت غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ کے روضہ شریف
جس کو کافی کہتے ہین۔ یہ ہوتا ہے کہ گیارہوین تاریخ کو بادشاہ یا حاکم شہر تمام بزرگ لوگ
مزار پر حاضر ہوتے ہین اور نماز عصر کے بعد کلام اللہ شریف و قصاید جو حضرت کی تعریف
مین ہوتے ہین مغرب تک پڑہتے ہین۔ کچھ اشعار حضرت کے مصنفہ بھی پڑہے جاتے ہین۔ مزامیر
وغیرہ کچھ نہین ہوتا ہے۔ پھر سجادہ درگاہ شریف اور داخل سلسلہ لوگ گرداگرد بیٹھکر کچھہ دیر
ذکر جہر کرتے ہین۔ اوسکے بعد طعام یا شیرینی تقسیم کرکے اور فاتحہ سے فراغت پاکر نماز عشاء سے
پیشتر چلے جاتے ہین فرمایا شعبان کی پندرہوین رات کو مغرب کے وقت سے صبح صادق تک
آسمان دُنیا پر اللہ تعالے کی رحمت کا نزول اور تجلیات الہی کا ورود ہوتا رہتا ہے۔
اگر آدمی سے ہوسکے تو تمام رات ورنہ نصف رات تک ضرور جاگے اور اللہ سبحانہ کی عبادت
کرے۔ مشایخ فرماتے ہین کہ اِس رات کو سو رکعتین اِس طرح پڑہنا چاہئین کہ اوّل رکعت
مین قل ہو اللہ احد دوسری مین قل اعوذ برب الفلق پڑہے اور دو رکعت کے بعد سلام پھیرتا
رہے فرمایا۔ حدیث مین آیا ہے۔ اگرچہ ضعیف حدیث ہے کیونکہ سند صحیح نہین ہے کہ اوّل رکعت مین
چودہ بار سورہ الحمد و سورہ اخلاص و سورہ فلق و سورہ والناس پڑہے۔ دوسری مین ایکبار
آیت الکرسی ایک بار آیت حریص علیکم آخر تک پڑہے اور بعدہٗ دعا اپنے لئے اور اپنے

بزرگؒ سنکر خوش ہوئے اور شاعر کے مکان پر تشریف لیگئے۔ شاعر نے کہا کہ حضرت کی میرے حق مین دعا فرمائے **فرمایا** عجب حال ہے کہ یہ گروہ باوجود بزرگون کی صحبت اور پُر درد اشعار پڑہنے کے بھی بالکل معرّا اور بے کیفیت ہوتے ہین۔ پھر یہ اشعار پڑھے

عید گاہِ ما غریبان کوئے تو	انبساطِ عید دیدن روئے تو
صد ہزاران ماہِ قربانت کنم	اے ہلالِ عید بر ابروئے تو

پھر ارشاد **فرمایا** کہ لیس العید لمن لبس الجدید بل العید لمن امن من الوعید لیس العید لمن رکب المطایا بل العید لمن غفرلہ الخطایا۔ **فرمایا** صدقہ فطر اگر اولاد کے غلام کیطرف سے بھی ادا کر دیا جاوے تو بہتر ہے۔ اگر متکفل قوت والدین کا ہے اور نقد بھی دیا جاوے تو مضائقہ نہین۔ عند اللہ ذکرہ فرمایا ؎

تاج برسر دار این نکتہ خوش سر اید	کز شافعی میر سید اقبال این روایت

ایک شخص نے آکر عرض کیا کہ پہلے جو آدمی اولیاء کی خدمت مین حاضر ہوا کرتے تھے تو اپنے مطلب پر کامیاب ہوتے تھے۔ اب یہ کیفیت ہے کہ بےنیل مرام واپس آتے ہین اور پھر غیر معتقد ہو جاتے ہین **فرمایا** اگر بزرگ کے پاس یہ نیت کر کے جاتے ہو کہ ہماری تقدیر کے بھی خلاف کر سکتا ہے تو اوّل ہی غیر معتقد ہو جانا چاہئے۔ اسواسطے کہ بزرگ یا فقیر کے قدرت مین تقدیر کا بدلنا نہین ہے۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کا قصہ بیان فرمایا کہ وہ کب چاہتے تھے کہ ایسا ہوئے۔ جو اللہ کو منظور تھا سو ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار دعا فرمائی کہ حضرت علیؓ خلیفہ اوّل مقرر فرمائے جاوین۔ مگر حضرت ابوبکر صدیقؓ ہی خلیفہ اوّل مقرر ہوئے۔ پھر ایک بار دعا فرمائی کہ میری اُمت مین میرے بعد جدال و قتال نکرے۔ ارشاد باری ہوا کہ ضرور کرے گی اور دعا مقبول نہوئی۔ الغرض اللہ کی شان بے نیازی ہے اُسکے حکم مین نہ کسی فقیر کو دخل ہے نہ امیر کو نہ ولی و نبی کو ؎

دست سلطان ہرچہ خواہد آن کند۔ **فرمایا** اولیاء اللہ کی نسبت وہی اعتقاد رکہنا

اور عمدہ خرید کر لائے - چونکہ دادا صاحب کو کچھ اوسمین بھی بصیرت تھی - لہٰذا ایسلئے جو لائے
دادا صاحب نے دیکھکر فرمایا کہ اسمین بہت بڑا ایک عیب ہے دیکھ لینا یہہ تین روز سے زیادہ نہین
جیویگا - وہ نہایت لجاجت فرمانے لگے کہ حضرت ایسا نفرمائے اور نہایت رنجیدہ ہوئے
آپنے اونکا رفع غم فرمایا - مگر وہ گھوڑا تین روز کے اندر مرگیا - فرمایا - آپ صاحبونکو معلوم
ہے کہ تمام انبیاء علیہ السلام مین سے حضرت داؤد علیہ السلام ہی کیون حضرت آدم علیہ السلام
کو زیادہ پسند آئے تھے - اوسمین یہہ سر ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام سے بھی ایک خطا
واقع ہوئی تھی اور پشیمان ہوئے تھے - یہہ وجہ مناسبت طبعی کی تھی - اللہ تعالی کے کارخانے
عجیب و غریب ہین - علماء ظاہر و باطن کوئی بھی اونکا ادراک پورا پورا نہین کر سکتے - ہر شخص کے
ساتھ ایک جداگانہ معاملہ ہوتا ہے - فرمایا اللہ کے فضل سے سب ہی بخشے جاتے ہین
مگر سات آدمی ایسے ہین جن پر باریتعالے کا نہایت غصہ ہوتا ہے اور تا وقتیکہ دنیا مین
توبہ نکرین بخشے نہین جاتے - اوّل مشرک - دوسرے کینہ دار - تیسرے رنڈی - وزانی عورتین
چوتھے والدین کی نافرمانی والے - پانچوین قاطع رحم - چھٹے قتل کرنیوالے - ساتوین تکبّر
کرنیوالے -

فزود حسن رخ بازار بریدن ز زلف | زرشب ہر آنکہ بکاہد بروز افزاید

کسینے ارسطو سے پوچھا کہ فلاطون کیسا شخص تھا - کہا بے مبالغہ الناس انسان قالہ
کے بموجب تھا فرمایا مصر کے پڑہنے کا یہہ قاعدہ ہے کہ آخر سے پڑہے - کسی نے کیا خوب
سچ کہا ہے ع پس از فاروق و عثمان جانشین آمد محمد را فرمایا

شہر دہلی ہست کہف دین و داد | جنت عدن است کہ آباد باد

فرمایا کہ جس زمانہ مین امیر خسرو نے یہہ اشعار لکھے ہین واقعاً دہلی کی یہی کیفیت تھی
سلطان المشایخ جیسے اولیاء اوس زمانہ مین موجود تھے - اوس زمانہ کے لوگ بیان کرتے
ہین کہ جب آدمی غیاث پور مین داخل ہوتا تھا اوس کا حال ہی دگرگون ہوجاتا تھا

تمام دوستون اور عزیزون کے لئے مانگے اور یہ بھی فرمایا کہ سورہ یٰسین شریف ایک بار پڑہ کر دعا مانگے انشاء اللہ تعالےٰ قبول ہوگی۔ فرمایا چار دن دفع جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے تقدیر مبرم اُن مین زیادہ تر ہے معلق کو کم دخل ہے۔ پہر ایک قصہ ارشاد فرمایا کہ روزینہ ایک شخص کا تقدیر مین جسقدر لکھا ہوا تہا ایک بار ملگیا۔ سب خرچ کردیا اوسکے بعد اور ملا فرمایا زکی وہ ہے کہ کہتے کے ساتہہ ہی نبیون اعتبارون کو سمجہہ لے۔ بندہ کی تقریر کی حاجت ہنو۔ فرمایا خوب کہا ہے المعاصرۃ اصل المنافرۃ فرمایا کہ مولوی رفیع الدین صاحب کا فن ریاضی مین ہند اور ولایت مین مثل موجود نہ تھا۔ اہل قصبات کو ان فنون سے کم مناسبت ہوتی ہے۔ مگر مولوی عبد العلی صاحب کو نہایت ملکہ تھا۔ ایک مُرید نے عرض کیا کہ ایک ہی پیر سے دوبارہ بعیت کرنا چاہئے ہے فرمایا نعوذ باللہ اگر کوئی کام خلاف شریعت وطریقت سرزد ہو گیا ہو واجب ہے کہ پیر سے اور اگر پیر موجود ہنو تو خلیفہ یا مُرید سے تجدید بعیت کرلے ورنہ مستحب ہے۔ فرمایا ایک بزرگ تھے وہ ٹوپی اور کپڑون وغیرہ سے ہر روز بعیت کیا کرتے تہے پہر فرمایا کہ آداب المریدین ایک کتاب ہے اوسمین تمام امور لکھے ہین۔ مگر یہ فن اور علم اصل مین اور شے ہے ۵

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ		این سعادت بزور بازو نیست

ایک سایل کے جواب مین فرمایا کہ روزہ رمضان شریف اور روزہ نفل اور روزہ نذر غیر معین کی نیت اگر نو بجے دن تک ہے کرلیوے تو درست ہے مگر قضا روزہ اور نذر معین کے روزہ کی نیت رات سے ہی کرنا چاہئے فرمایا کہ میرے دادا ماجد کا قصہ مشہور ہے بیس آدمیون سے تو مین نے سنا ہے ہرچند کہ اب اُن باتون کا ذکر کرنا محض اُستخوان فروشی ہے۔ مگر آپ صاحبون کے سامنے کہ اِس خاندان کے مُرید ہین بیان کرتا ہون مولوی صدر الدین صاحب اُس وقت موجود تھے فرمایا کہ خواجہ سلطان جو مُلک بنگالہ کے اعلیٰ عاقل اور خزانہ دار تھے دادا صاحب کے مُرید تھے۔ ایک روز ایک گھوڑا نہایت نایاب

بزرگ نے کہ اِن دونون مین زیادہ مشکل کونسا ہے فرمایا نفسانی بہت مشکل ہے کیونکہ الحاح
کرتا ہے۔ جیسے انگریز اور مرہٹون کی لڑائی۔ فرمایا۔ خطرہ نفسانی بہت مشکل سے دفع
ہوتا ہے۔ کیونکہ لڑائی باقاعدہ کرتا ہے۔ جیسے عورت بال بچے اسباب وغیرہ پھر فرمایا
کہ شیطان تھوڑی لڑائی مین دفع ہوجاتا ہے اور نفس نہایت دقت سے دفع ہوتا ہے۔ پھر
فرمایا حب الدنیا راس کل خطیئۃ یعنی دنیا کی محبت ہر خطا و گناہ کا منبع اور چشمہ
ہے فرمایا ایک روز شیطان حضرت یحییٰ پیغمبر علیہ السلام کے پاس جنھون کبھی گناہ کرنیکا
قصد بھی نہ کیا تھا آیا۔ حضرت نے اوسکی تاریکی اور کدورت معلوم کرکے پوچھا کون ہو
کہا۔ شیطان۔ فرمایا کیون آئے ہو۔ کہا کہ ایک مشکل مین گرفتار ہون وہ یہہ ہے کہ بعض
آدمیون کو تو مین گائے اور بیل کی طرح جس طرف چاہتا کھینچ لیتا ہون۔ مگر بعضے جو آپ جیسے
اللہ کے خاص بندہ ہین اُن پر مجکو دخل نہین ہے۔ اگر ہزار حیلہ و بہانہ سے دو چار گھڑی لہو ولعب
مین مشغول بھی کیا تو اچانک خوف الٰہی اون پر ایسا غالب آجاتا ہے اور زار زار روتے ہین
جس سے اون کی اور بھی اللہ کے نزدیک مرتبہ افزائی ہوجاتی ہے۔ فرمایا شیطان کا کام
آسان ہے۔ مگر نفس کا کام دشوار ہے۔ شیطان کا علاج اللہ کی یاد کرنا اور قرآن کی تلاوت
کرنا ہے۔ دُنیا کا علاج زہد اختیار کرنا۔ ہجوم خلق کا علاج گوشہ نشینی ہے۔ مگر نفس کا علاج
بہت دشوار ہے۔ حدیث مین آیا ہے کہ سب دشمنون مین بڑا دشمن تمھارا نفس ہے جو تمہارے
دونون پہلوؤن کے بیچ مین ہے۔ کبھی اُس کا کہنا نہ ماننا۔ ورنہ ہلاک ہوجاؤ گے فرمایا
عُجب اور حسد و تکبر وغیرہ سب قوائے شیطانی ہین۔ یہہ اولیا کو بھی اُن کے مرتبون سے
گرا دیتے ہین۔ کیونکہ خود بینی وغیرہ عبادت سے تعلق رکھتی ہین۔ ایک قوال نے آکر کہا
کہ بچہ پیدا ہوا ہے کوئی نام فرما دیجیے۔ حضرت نے اسلام اللہ یا سلامت اللہ فرمایا اوسکے
بعد ایک قوال سے فرمایا کہ آج کچھ سناؤ۔ اُس نے کچھ مدرسہ مین بیٹھکر گایا پھر اور کوئی غزل
شروع کی فرمایا وہی شعر پڑھو جو سب سے پہلے پڑھے تھے۔ قوال نے دیر تک وہ شعر پڑھے

حسب تذکرہ **فرمایا** کہ سید حسن رسول نما دادا صاحب کے ہمعصر تھے اور نہایت دوست بھی تھے۔ آپمین مزاح بھی فرماتے تھے۔ ایک روز دادا صاحب اُن کی مُلاقات کو گئے تھے وہ چارپائی پر بیٹھے تھے۔ دادا صاحب سے کہا کہ آپنے سمجہا مین کیون چارپائی پر بیٹھا رہا اِس وجہ سے بیٹھا رہا کہ آپکے مُرید مجھ سے ناخوش ہون اور کہین کہ ہمارے پیر کی تعظیم نہین کی۔ دادا صاحب نے فرمایا کہ مُرید ناخوش نہین ہونگے۔ کُتے اور بلی کا دستور یہی ہوتا ہے کہ ہمیشہ اٹاری پر بیٹھکر شور کیا کرتے ہین۔ یہہ جواب سُنکر بہت خوش ہوئے۔ الغرض نہایت خوش طبع آدمی تھے اور بے باک بھی تھے۔ کسی وقت فحش بھی زبان پر لے آتے تھے کئی قصے اسی قسم کے بیان فرمائے۔ ایک قصہ کُتے اور شاہزادی کے حمل کا بیان فرمایا اور یہہ فرمایا کہ کبھی بچون مین کہیلا کرتے تھے۔ پھر قصہ عالمگیر کا ارشاد فرمایا ؏

یا رسول اللہ نمی گویم کہ مہمان تو ام	یا فقیرے طعمہ خوار ریزہ خوان تو ام
بر لبے افتادہ زبان گر کہین سگے	تشنہ جان آرزو مندی نمی از بحر احسان تو ام

ایک بزرگ نے سوال کیا کہ سفلی عمل تاثیر مین قوی ہوتے ہین اور علوی عمل ظاہر اضعیف الاثر ہین اِس کا کیا سبب ہے۔ **فرمایا** شرع شریف مین سفلی عمل کرنا اِسلئے منع ہے کہ اس مین دین کا نقصان لازم آتا ہے۔ تاثیر کا انکار نہین ہی کیونکہ تاثیر انکی ایسی ظاہر ہے جیسے زہر کی۔ اور جلد اثر کرنیکی یہہ وجہ ہے کہ آپ جانتے ہین کہ جسقدر حقیقت چور کی پاسبان جانتا ہے پادشاہ اور وزیر نہین سمجھ سکتے۔ عدالت سے تدبیر دیر مین ظاہر ہوتی ہے اور پاسبانون سے بہت جلد۔ ایسے ہی یہان بھی سمجھ لینا چاہیے۔ **فرمایا** کہ خطرہ نفسانی اور خطرہ شیطانی مین ایسا فرق سمجھنا چاہیے۔ کہ شیطانی وہ ہے کہ اگر کوئی چیز کسی کو دیوے۔ نیت خالص کیساتھ خرچ کرے۔ اور اگر لوگون کے سُنانے اور دِکھانے کو دیتا ہی یا نیت خالص خرچ کی کرتا ہے تو گویا کہ نہین دیتا۔ اور نفسانی وہ ہے کہ بطور خود تو عبادت بہت کرتا ہے ورنہ کچھ نہین۔ الغرض نفسانی وہ ہے کہ الحاح کرتا ہے اور شیطانی وہ ہے کہ الحاح نہین کرتا۔ ایک

عرس تھا۔ شاہ غلام سادات جو سجادہ دہلی تھے معہ اپنے مریدون اور فرزندون کے تشریف لائے تھے۔ قوالون کو حکم دیا کہ شروع کرو۔ اُنھون نے یہہ قطعہ شروع کیا۔

ہوشم نہ مصاحبان نہ خویشان بُردند	این کج کلھان موئے پریشان بردند
گویند چرا تو دل بجو بان دادے	واللہ کہ من ندادم ایشان بُردند

اون کے دو بیٹون کو جو کج کلاہ اور زلف آویز تھے اور نہایت وجیہہ معلوم ہوتے تھے ایسی حالت طاری ہوئی کہ ایک دوسرے کے پیرون پر گرتے تھے اور آپسمین بغلگیر ہوتے تھے۔ شہر کے اور بھی سجادہ نشین موجود تھے۔ وجد و شورش خوب تھا۔ مولوی فخرالدین صاحب پر سوائے نمی چشم و تغیر چہرہ کے اور زیادہ کچہہ اثر ظاہر ہوتا تھا اور یہہ بھی بعض اور خاص مجلسون مین شاہ عبدالعزیز شکربار رحمتہ اللہ علیہ کے بڑے خلفا یہہ لوگ تھے۔ شیخ عمر وٹھی شیخ الہ بخش گنج بخش گڑہ مکتیشری۔ شیخ عبدالرزاق جھنجھانوی۔ شیخ پیر محمد میرٹھی شیخ امان پانی پتی جو سوانح کے شارح ہین پھر یہہ اشعار کسی موقع پر ارشاد فرمائے۔ ؎

اے تیر غمت را دل عشاق نشانہ	خلق بتو مشغول تو غایب ز میانہ
گہہ معتکف دیدی و گہہ ساکن مسجد	یعنی کہ ترا مے طلبم خانہ بخانہ
حاجی برہ کعبہ و من طالب دید	او خانہ ہمی جوید و من صاحب خانہ
مقصود من از خانہ و بتخانہ تو بودے	مقصود تو ئی خانہ و بت خانہ بہانہ
تقصیر خیالی بامید کرم تست	یعنی کہ گنہ را بہ ازین نیست بہانہ

فرمایا صوفیہ کہتے ہین۔ ؎

در کنز و ہدایہ نتوان یافت خدا را	دِل نسخہ عشق ست کتابی بہ ازین نیست

یہہ سچ ہے مگر اس مقولہ سے شریعت کا استحقار لازم آتا ہے اور شریعت کشتی حقیقت و طریقت ہے۔ فرمایا صوفیہ کہتے ہین ؎

جنون نے جلد جب صدرہ کی پہاڑی	تو نسخہ چیر ڈالے بیبندی کے

پھراور شروع کی فرمایا وہی بہت اچھی اشعار ہین جو تم سب سے پہلے ہم کو سنا چکے ہو ان
شعرون مین جو مجاز نہایت غالب ہے قوال نے عرض کیا کہ آواز مین اب تغیر بہت
ہو گیا ہے اور ہوتا جاتا ہے۔ شاید میری آواز پر کسی نے جادو کرا دیا ہے فرمایا کچھ ہرج
نہین تدبیر کر دیجا ویگی۔ قوال نے عرض کیا۔ اپنے تصنیف کئے ہوئے عربی اشعار کچھ مرحمت
فرما دیجئے کسی وقت گایا کرون۔ فرمایا ان امور کیلئے ہندی زبان سے بہت عمدہ
ہے۔ عربی مناسب نہین۔ جب قوال نے بہت ہی اسرار کیا فرمایا کچھ مضایقہ نہین لکھونگا
پھر ایک دو گھڑی کے بعد کسی مُرید کیطرف خطاب کر کے فرمایا کہ پہلے میرے سر مین درد
تھا۔ خوش آوازی سے دل کو فرحت پہونچی۔ لھذا جاتا رہا۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ ایک
شخص کو مرے ہوئے پچیس روز کا عرصہ ہوا ہے۔ اوسکی قبر منہدم ہو گئی ہے درست
کرون یا نکرون فرمایا کچھ مضایقہ نہین درست کر دو۔ اگر مردہ نظر بھی آجائے تب
بھی کچھ ہرج نہین۔ لیکن پردہ کرا دینا چاہئے۔ اوسکو دیکھی نہین فرمایا لڑکے رخصت کیوقت
آدمیون کو مصافحہ کرتے ہوئے اور اون کی قدم بوسی حاصل کرتے ہوئے دیکھتے ہین لھذا
خود بھی ایسا ہی اختیار کرتے ہین۔ بس مقلد اور محقق مین بھی فرق ہے کہ محقق جو کچھ کرتا ہے
وہ دیکھکر اور سمجھکر کرتا ہے اور مقلد اُن محقق کو محقق سمجھکر اور اون کے اقوال کی صداقت
ور اخیت دیکھکر اون کی تقلید کرتا ہے پھر فرمایا کہ تقلید خوب چیز ہے بسا اوقات خوب کام
آتی ہے۔ اسی پر ایک قصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بحوالہ کتب تصوف بیان فرمایا۔ ایک
مُرید نے سوال کیا کہ مرنے کے بعد بدن سے کچھ علاقہ مُردہ کو رہتا ہے یا نہین (عامی ہو یا ولی)
فرمایا اگرچہ خاک ہو گیا ہو مگر جہان اوسکے بدن کے اجزار مدفون ہین۔ ضرور علاقہ اُسی جگہہ
اجزار کیوجہ سے رہتا ہے چنانچہ بعضون نے لکھا ہے کہ تیس برس تک تعلق رہتا ہے اور
بعضے کچھ کم فرماتے ہین۔ مگر اولیاء اللہ جن کو خداوند تعالےٰ کا فیضان معرفت حاصل
ہے اس سے زیادہ مدت بھی علاقہ رہتا ہے فرمایا ایک روز شاہ عبد العزیز شکر بار کا

کم نہ کی۔ تمام آدمی تر ہو گئے **فرمایا**۔ ایسے وقت مین چاہیے کہ امام قرأت کم کرے اور سورہ
انا اعطیناک الکوثر کی مقدار پر اکتفا کر کے نماز پوری کر لیوے **فرمایا** رسول اللہ نے
رجب کو ماہ خدا اور شعبان کو ماہ خود اور رمضان شریف کو ماہ خدا قرار دیا ہے۔ ایک
مرید نے عرض کیا سلوک کے طے کرنیکا فائدہ مجددیون کے طریقہ کے بموجب اور اُنکی اصطلاح
کیموافق کیا ہے۔ **فرمایا** کہ حضرات مجددیہ یہہ کہتے ہین کہ یہہ طریقہ خاص ہمکوہی عنایت
ہوا ہے۔ دوسری لوگ کہتے ہین کہ ہمکو بھی یہہ امور اور مقامات پیش آتے ہین خیر اس سے
کچھ بحث نہین ہی۔ چار فائدے اُن کے طریقہ مین خوب ہین۔ ایک یہہ ہے کہ انسان الحاد
محفوظ رہتا ہے۔ اسواسطے کہ جب فنا سے پہلے توحید منکشف ہوتی ہی تو انسان الحاد کے
طرف رجوع کرتا ہے۔ اس جگہہ ایسا ہوتا ہی نہین اور اگر ہوتا ہے تو توحید شہودی پر عمل کیا
جاتا ہے۔ دوسرا فائدہ یہہ ہے کہ اس طریقہ مین آدمی متشرع رہتا ہے **فرمایا** دو ایک قباحتین
بھی اسمین ہین۔ چنانچہ سب سے بڑی قباحت تو یہی ہی کہ طالب اوسی پر اکتفا کرتا ہے اور ایک شے
قلیل کو بہت کچھ سمجھہ جاتا ہے اور عجب اور نخوت ہو جاتی ہے۔ لیکن یہہ قباحت اشخاص کے اعتبار سے
ہے طریقہ کے اعتبار سے نہین۔ دُنیا مین دیکھا گیا ہے کہ کامل لوگ ہر فن کے خواہ ظاہر ہو
یا باطن بہت کم پائے جاتے ہین۔ علم باطن کے تحصیل کو بھی علم ظاہر کے تحصیل پر قیاس کر لینا
چاہیے **فرمایا** جو کچھہ بھی ہے غنیمت سمجھنا چاہیے۔ آیندہ ان سے بھی کم ہونگی **فرمایا**۔ بعض
بزرگ ملامتی بھی ہوتے ہین۔ یعنی خلقت کی ملامت کو اپنے اوپر فخر سمجھتے ہین۔ چنانچہ ایک
بزرگ تھے جب خلقت نے اُن کو بہت گھیرا تو اُنھون نے رمضان شریف کے تیسری روزہ کو دن مین
نان بائی کی دوکان پر جاکر کھانا کھالیا اور روزہ توڑ ڈالا۔ خلقت تو اُن سے بد اعتقاد ہوگئی
مگر بعد کو معلوم ہوا کہ وہ مضطر تھے۔ فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فلا اثم علیہ۔ خود کلام اللہ
مین اللہ تعالے نے فرمایا ہے۔ **فرمایا** حضرت مولوی روم اور حضرت شمس تبریز کا قصہ
کہ مولوی صاحب سواری مین بیٹھے ہوئے کہین کوجارہے تھے اور حضرت شمس تبریز صاحب

ایک سایل کے جواب مین ارشاد فرمایا کہ راستہ مین درود شریف پڑہنے کی ممانعت ہرچند کہ میری نظر سے نہین گذری ہی۔ مگر ناپاک جگون مین جیسے تنگ گلیان ہوتی ہین نہ پڑہنا چاہیے۔ اور قرآن شریف کا پڑہنا راستہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے ایک بزرگ مدرسہ مین تشریف لائے۔ اون کو فتق کا ورد تہا آہ آہ کرتے تھے فرمایا کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ آپکے زمانہ مین ایک بیمار آہ آہ یعنی آمین کہ رہا تھا لوگون نے منع کیا حضرت نے فرمایا چہوڑو اُس کو آمین کہنے دو۔ اسواسطے کہ یہ بھی اللہ کے ناموںمین سے ایک نام ہے۔ اسکی وجہ سے بیمار تسکین پاتا ہے ؏

چون آن جان جہانی این گلشان شد ازچمن بیرون	روان شد جان مرغان چمن گوئی زتن بیرون

ایک سایل کے جواب مین فرمایا کہ جماعت ہرچند کہ ایک مسجد مین کئی جگہہ درست ہے۔ مگر پڑہنا نچا ہیے۔ سب کو یہی لایق ہے کہ فرض ایک جگہہ پڑہ کر تراویح خواہ مختلف جماعتون سے پڑہ لیوین۔ ایک شخص نے عرض کیا فلان اپنا مرض تازہ کرتا ہے۔ فرمایا کہ امرا کی شان ایسی ہی ہوا کرتی ہی۔ کہ تہوڑے مرض مین تمام طبیبون کو جمع کر لیتے ہین۔ طرح طرح کی دوائین استعمال کرتے ہین۔ ایک گروہ فقیرون اور غریبون کا ہے۔ اُنکی یہ شان ہے کہ زیادہ جستجو نہین کرتے ہین۔ دو چار روز گذرنے کے بعد اگر کوئی طبیب یا معمولی آدمی دوا دیوے یا بتلاوے بیچارے استعمال کر لیتے ہین۔ چنانچہ بندہ کو بھی ایسا ہی اتفاق ہوتا ہے۔ اُس شخص نے عرض کیا کہ خدا کے فضل سے حضور کے لئے تو تمام طبیب اور قسم قسم کی دوائین دستبستہ حاضر ہین۔ مگر آپ تو اپنے اوپر بزور خود تکلیف اُٹھاتے ہین فرمایا خیر رنج تو کوئی بھی اپنے اوپر اختیار نہین کرتا ہے۔ یہ صرف کہنے کی بات ہے۔ مگر اتنی بات ضرور ہے کہ دو رنجون مین سے زیادہ آسان کو اختیار کیا جاتا ہے۔ چنانچہ دوا کی تلاش طبیب کا نذرانہ وغیرہ وغیرہ مصائب کے مقابلہ مین کسیقدر تکلیف جسمی ہے برداشت کر لی جاتی ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ تراویح ہو رہی تہین کہ بارش آگئی۔ امام نے قرأت

وہ کشمیر مین حقیقتاً بسلامتی پہونچگیا۔ وہان سے دہلی آیا۔ سخت بیمار تھا۔ طبیبون اور بزرگون سے
رجوع کیا۔ مگر فائدہ نہوا۔ آپکے چچا ابو رضا محمد صاحب تشریف لائے۔ اونھون نے ہاتھ پر
تُف کرکے پڑہنا شروع کیا۔ اُس سے اوس کو تسکین معلوم ہوتی تھی۔ ایک سایل کے جواب
مین فرمایا کہ مردہ کے ترکہ مین سے دین ادا کرنے کے بعد جو حق العبد ہے۔ یہہ امر
بہی ضرور ہے کہ اگر معلوم نہو تو ہر نماز فوت شدہ کے عوض مین دو سیر گیہون جو معہ وتر کے
شرعی حساب سے بارہ سیر ہوتے ہین ورثہ اللہ کے نام پر دیوین اور رمضان کے روزہ کی
عوض مین ساٹھ سیر شرعی گیہون دینا چاہئین۔ ایسا ہی زکواۃ اور حج کے بارہ مین ہے
ایسا ہی بدل حدیثون مین ارشاد فرمایا ہے جو ورثہ کہ مال متروکہ کے مالک ہوتے ہین تو
پہر یہہ حق بہی میت کا بطور قرض کے ہوتا ہے **فرمایا** اگر کوئی شخص حالت اضطرار مین ہو
یا ضرورت شدید لاحق ہو۔ جیسے فاقہ یا ننگے بدن ہونا یا خانہ ویرانی یا کہیتی اجڑ جانیکی
حالت مین دینا اوسکو ثواب ہے۔ **فرمایا** دراز آستین ہرچند کہ گناہ نہین ہے مگر جسکو عربی
مین اسبال کہتے ہین۔ یعنی آستین کا اونگلیون سے بہی تجاوز کر جانا یا پائجامہ کا ٹخنے سے
گذر جانا بے شک گناہ ہے **فرمایا** میرے زمانہ مین دو واقعہ عجیب پیش آئے ہین۔ ایک
یہہ ہے کہ قصبہ سونی کے قاضی رمضان مین دن کو حقہ پیا کرتے تھے۔ جب اُن سے لوگون نے
کہا تو یہہ جواب دیا کہ ہدایہ کی ایک روایت کیموافق جایز ہے۔ دیکھو ایک مقام پر ہدایہ مین
لکہا ہے کہ اگر خاک و غبار کی گرد حلق مین داخل ہو جاوے تو روزہ نہین جاتا ہے۔ اُن کے
اِس کہنے پر ایک خلقت اُن کی اتباع مین سرگرم ہوگئی۔ جب مین نے سُنا تو اُن کو بُلا کر بہت
کُچہہ سمجہایا اور کہا کہ غور کرو کہ داخل ہونے اور داخل کرنے مین بہت بڑا فرق ہے اور حُقہ کا دہوان
اور مٹی و غبار کی گرد مین بہی بہت فرق ہے۔ ہان اگر پیٹ مین درد نہایت شدید پیدا ہو جاوے
جس سے اُس کو زندگی سے مایوسی ہو تو البتہ فتویٰ دینا چاہیئے کہ روزہ مین حُقہ پیلیوے
اور دو سیر گیہون فدیہ کے دیوے **فرمایا** ایک بار افغانون نے بہی روزہ مین مغز روشن کے

غریبانہ کھڑے ہوئے ایک مسئلہ دریافت فرما رہے تھے مولوی صاحب سے بھی پوچھا۔ غالباً توحید کا مسئلہ تھا۔ مولوی صاحب نے جانا کہ یہہ آدمی بہت اچھے ہین۔ حضرت شمش تبریز صاحب کو بھی سوار کر لیا اور گھر لیجا کر مہمان رکھا پھر سلوک مراتب بہت سے مولوی صاحب نے ان سے طی فرمائے اور جابجا اپنے کلام مین اونکی تعریف بھی کی ہے چنانچہ اشعار

چون خدستِ روی شمش الدین رسید	رسید شمسِ چہارم آسمان سر در کشید
واجب آمد چون که آمد نامِ او	شرحِ رمز کردن زر انعامِ او

یہہ شمس تبریز اوحد الدین کرمانی ہین اور مولوی صاحب اپنے باپ سے خاندان کبرویہ مین بیعت ہیے۔ صرف حضرت شمس تبریز صاحب سے معتقد تھے۔ ایک سوال کے جواب مین فرمایا کہ ان کا نواسہ مشہور ہونا اور خاک منصور سے پیدا ہونا غلط مشہور ہے اور دیوان شمس تبریز انہین کا تصنیف کیا ہوا ہے۔ بعض لوگ جو کہتے ہین کہ مولانا روم صاحب کے تصنیف ہے یہہ امر غلط ہے۔ مولوی صاحب کا کلام بھی خوب ہے اور شمس تبریز اپنی کتاب کے مقدمہ مین جو لکھتے ہین کہ گو خدا کے ساتھ دیوانہ رہے مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوشیار ہی رہنا چاہئے مجھکو یہہ جملہ اونکا بہت پسند ہے خوب ہی کہا ہے فرمایا کہ قصہ عجیب و غریب ہے میرے والد ماجد کے سامنے نہایت سخت قسم کھا کر ایک شخص نے بیان کیا تھا کہ ایک کشمیری دکن کی طرف گیا تھا وہان جا کر راجہ کے سامنے پیش ہوا اور باورچیون کے زمرہ مین نوکر ہو گیا اتفاق سے وہ تہہ خانہ مین جا کر سو گیا خواب مین کیا دیکھتا ہے کہ دو فرشتہ منکر اور نکیر کی صورت مہیب شکل پر جیسے کہ حدیث مین آیا ہے۔ اوسکے سامنے آئے وہ اونکے خوف سے ایک کونے مین کو ہو گیا اور نہ معلوم فرشتون سے اور اُس سے کیا کیا سوال جواب ہوا۔ آخر اوس شخص کو فرشتون نے اتنا مارا کہ اوسکے اعضا ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ وہ کہتا ہے کہ خواب مین مین گویا بیہوش ہو گیا۔ مین گویا کلمہ پڑہ رہا تھا اور فرشتے میری طرف دیکھ رہے تھے۔ فرشتون نے اوس سے کہا تو یہان کیون آیا تھا اور پھر گویا اوسکو کشمیر مین پہونچا دیا

فرمایا تعزیت کے واسطے جانا بہت ثواب ہے حضرت تشریف لیجایا کرتے تھے۔ ایک بچے کا لال مرگیا تہا حضرت نے اوسکی بھی تعزیت فرمائی تہی۔ فرمایا عورتون کو لکہنا ہرگز نہ سکھلانا چاہیے۔ بلکہ بجائے لکھنے کے کاتنا سکھلایا جائے تو عمدہ بات ہے۔ عقلار کا مقولہ ہے کہ سب سے بہتر عورت وہ ہے جو کاتنا جانتی ہو اور سب سے عمدہ مرد وہ ہے جو تیر چلانا جانتا ہے۔ ایک پٹھان کے سوال کے جواب مین فرمایا عرب مین دستور تھا کہ بچون کا نام دادا اور چچا وغیرہ کے نام پر رکھا کرتے تھے۔ چنانچہ مغیرہ بنی مخزوم کے قوم مین رئیس تھے حضرت ام سلمہ کے چچا تھے ان کے دو بیٹے عبداللہ اور خالد مسلمان ہوئے جب عبداللہ کے لڑکا ہوا تو اسکا نام چچا کے نام پر خالد رکھا یہی خالد حضرت عثمانؓ کے زمانہ مین ہند کیطرف آئے ہین اور کابل افغانون سے فتح کیا۔ بعض افغان اونکی اولاد سے ہین۔ فرمایا۔ ملک چین مین بلی کم ہوتی ہین اور چوہے زیادہ ہوتے ہین اور نہایت قوی الجسم اور دلیر ہوتے ہین میرے والد ماجد سے ایک شخص نقل کرتا تہا کہ میرے پاس ایک بلی تہی۔ مین ملک چین مین اُس کو لیکر گیا دیکھا کہ ایک جماعت راجہ صاحب کے کہانا کہانے کے وقت چوہون کی رفع کرنے کے واسطے کہڑی ہے مین نے کہا کہ ہند مین ایک جانور پانسو روپیہ کو آتا ہے اُسکی یہ صفت ہے کہ چوہے اُس کو دیکھکر بہاگ جاتے ہین۔ اُنہون نے نہایت اشتیاق ظاہر کیا مین نے پانسو کی عوض مین بلی اُنکے ہاتہہ بیچڈالی۔ چوہے اوسکی آواز سنتے ہی بہاگ گئے۔ ایک شخص مجلس مین بیٹھا ہوا تھا اُس نے اعتراض کیا کہ جب چوہون نے بلی کو کبھی دیکہا ہی نہ تھا نہ اوسکی فعل سے واقف تھے پھر کیون بہاگ گئے فرمایا۔ مخالف اور دشمن کا طبیعت مین خود بخود اثر واقع ہوتا ہے۔ دیکھو بکرے یا گھوڑے نے ہرچند کہ شیر کو کبھی نہ دیکھا ہو مگر اول بار ہی دیکھکر بہاگتے ہین فرمایا شنبہ کے روز حضرت امام کرخی رحمتہ اللہ علیہ کی مزار پر نہایت اجتماع ہوتا ہے۔ بہت سے بیمار شفا پاتے ہین۔ تذکرہ کے طور پر فرمایا کہ نفل روزہ اگر توڑ دیا جائے تو امام شافعی کے نزدیک گناہ نہین ہے مگر امام اعظم کے نزدیک گناہ ہے۔ اوسکی قضا بھی واجب نہین ہے۔ ایک

جواز پر فتویٰ دیدیا تھا شدہ شدہ مجھ تک بھی نوبت پہونچی واقعاً روایت دیکھکر اشتباہ ہوتا تھا لیکن ثابت ہوا کہ غلط فتویٰ دیا ہے مغز روشن کا سونگھنا جایز نہین ہے۔ ایک شخص کے جواب مین فرمایا کہ سورہ انعام اور سورہ عنکبوت اور سورہ روم رمضان شریف کی تیئیسوین شب کو پڑہنا جنت مین داخل ہونیکے واسطے عمدہ عمل ہے۔ اگرچہ حدیث شریف مین کہین واقع نہین ہوا ہے مگر مشایخ کا معمول ہے۔ ایک موقعپر ارشاد فرمایا کہ انسان کو نسبت اور کیفیت کی تحصیل مین کوشان رہنا چاہیے۔ باقی اپنی استعداد کی موافق جو کچھ اللہ کے یہان مقدر ہے وہ ملجائیگا ؎

حدیث مطرب و می گو و راز از دہر کمتر جو		کہ کس نکشود و نکشاید بحکمت این معمّا را

فرمایا۔ میرے دادا صاحب بزرگوار قوت نسبت اور قوت کشف کی جامع تھے۔ جامع آدمی کم ہوتے ہین۔ کسیکو قوت کشف زیادہ ہوتی ہے کسی کو قوت نسبت۔ چنانچہ پہلے بزرگون مین سے چند صاحبون کے نام لیئے۔ ایک مُرید نے اِس بارہ مین کچھ عرض کیا۔ اُس کے جواب مین فرمایا کہ بے شک تمنے خوب سمجہا ہے۔ دلکو رنگین کرنا چاہیے۔ یہی موت کے وقت کام آتا ہے باقی کشف گوئی تو دُنیا کے حاصل ہونیکے واسطے ہے فرمایا۔ کشف قبور اور کشف قلب وغیرہ تو اِنھین قوتِ نسبت وکیفیت سے حاصل ہوجاتا ہے مگر کشف حقایق اور القائی نسبت اتحاد حصول کا دوسرا طریقہ ہے۔ لیکن اب مفقود ہے۔ ایسے لوگ نظر نہین آتے۔ ایک مُرید نے شاہ روشن علی دہنگوری کا حال بیان کیا کہ تاثیر صحبت اور کشف گوئی اور خرق عادات اُن کے خوب تھے۔ فرمایا۔ غنیمت سمجہنا چاہیے۔ ایک مُرید کو فرمایا کہ چارپائی کے نیچے مت بیٹھو۔ جب وہ بیٹھ ہی گئے تو فرمایا کہ ع صدر ہرجا کہ نشیند صدر است ٭ فرمایا ایک غزل کسی مقام پر کوئی شخص پڑہ رہا تھا۔ نہایت عمدہ غزل تھی۔ اُسکا ایک شعر یاد ہے معلوم ہوتا ہے کہ جامی کا شعر ہے ؎

ہر جا کہ کُنم خانہ ہم خانہ تُرا یابم		آنجانہ روم ہرگز کانجا نہ ترا یابم

فرمایا تعزیت کے واسطے جانا بہت ثواب ہے حضرت تشریف لیجایا کرتے تھے۔ ایک بچے کا لال مرگیا تھا حضرت نے اوسکی بھی تعزیت فرمائی تھی۔ فرمایا عورتون کو لکھنا ہرگز نہ سکھلانا چاہیے۔ بلکہ بجائے لکھنے کے کاتنا سکھلایا جائے تو عمدہ بات ہے عقلار کا مقولہ ہے کہ سب سے بہتر عورت وہ ہے جو کاتنا جانتی ہو اور سب سے عمدہ مرد وہ ہے جو تیر چلانا جانتا ہے۔ ایک پٹھان کے سوال کے جواب مین فرمایا عرب مین دستور تھا کہ بچون کا نام دادا اور چچا وغیرہ کے نام پر رکھا کرتے تھے۔ چنانچہ مغیرہ بنی مخزوم کے قوم مین رئیس تھے حضرت ام سلمہؓ کے چچا تھے اِن کے دو بیٹے عبد اللہ اور خالد مسلمان ہوئے جب عبد اللہ کے لڑکا ہوا تو اسکا نام چچا کے نام پر خالد رکھا یہی خالد حضرت عثمانؓ کے زمانہ مین ہندکیطرف آئے ہین اور کابل افغانون سے فتح کیا۔ بعض افغان اونکی اولاد سے ہین۔ فرمایا۔ ملک چین مین بلی کم ہوتی ہین اور چوہے زیادہ ہوتے ہین اور نہایت قوی الجسم اور دلیر ہوتے ہین۔ میری والد ماجد سے ایک شخص نقل کرتا تھا کہ میرے پاس ایک بلی تھی۔ مین ملک چین مین اُس کو لیکر گیا دیکھا کہ ایک جماعت راجہ صاحب کے کہانا کہانے کے وقت چوہون کی رفع کرنے کے واسطے کہڑی ہے مین نے کہا کہ ہند مین ایک جانور پانسو روپیہ کو آتا ہے اُسکی یہ صفت ہے کہ چوہے اُس کو دیکھکر بہاگ جاتے ہین۔ اُنہون نے نہایت اشتیاق ظاہر کیا مین نے پانسو کی عوض مین بلی اُنکے ہاتہہ بیچڈالی۔ چوہے اوسکی آواز سنتے ہی بہاگ گئے۔ ایک شخص مجلس مین بیٹھا ہوا تھا اُس نے اعتراض کیا کہ جب چوہون نے بلی کو کبھی دیکھا ہی نہ تھا نہ اوسکی فعل سے واقف تھے پھر کیون بہاگ گئے فرمایا۔ مخالف اور دشمن کا طبیعت مین خود بخود اثر واقع ہوتا ہے۔ دیکھو بکرے یا گھوڑے نے ہرچند کہ شیر کو کبھی نہ دیکھا ہو مگر اول بار ہی دیکھکر بہاگتے ہین فرمایا شنبہ کے روز حضرت امام کرخی رحمتہ اللہ علیہ کی مزار پر نہایت اجتماع ہوتا ہے۔ بہت سے بیمار شفا پاتے ہین۔ تذکرہ کے طور پر فرمایا کہ نفل روزہ اگر توڑدیا جائے تو امام شافعی کے نزدیک گناہ نہین ہے مگر امام اعظم کے نزدیک گناہ ہے۔ اوسکی قضا بھی واجب نہین ہے۔ ایک

جواز پر فتویٰ دیدیا تھا شدہ شدہ مجھ تک بھی نوبت پہونچی واقعاً روایت دیکھکر اشتباہ ہوتا تھا لیکن ثابت ہوا کہ غلط فتویٰ دیا ہے مغز روشن کا سونگھنا جایز نہین ہے۔ ایک شخص کے جواب مین **فرمایا** کہ سورہ انعام اور سورہ عنکبوت اور سورہ روم رمضان شریف کی تئیسوین شب کو پڑھنا جنت مین داخل ہونیکے واسطے عمدہ عمل ہے۔ اگرچہ حدیث شریف مین کہین واقع نہین ہوا ہے مگر مشایخ کا معمول ہے۔ ایک موقعپر ارشاد **فرمایا** کہ انسان کو نسبت اور کیفیت کی تحصیل مین کوشان رہنا چاہیے۔ باقی اپنی استعداد کی موافق جو کچھ اللہ کے یہان مقدر ہے وہ ملجائیگا ؎

کہ کس نکشود و نکشاید بحکمت این معما را		حدیث مطرب و می گو و راز دہر کمتر جو

فرمایا۔ میرے دادا صاحب بزرگوار قوت نسبت اور قوت کشف کی جامع تھے جامع آدمی کم ہوتے ہین کسیکو قوت کشف زیادہ ہوتی ہے کسی کو قوت نسبت۔ چنانچہ پہلے بزرگون مین سے چند صاحبون کے نام لیے۔ ایک مُرید نے اِس بارہ مین کچھ عرض کیا۔ اُس کے جواب مین **فرمایا** کہ بے شک تمنے خوب سمجھا ہے۔ دلکو نگین کرنا چاہیے۔ یہی موت کے وقت کام آتا ہے باقی کشف گوئی تو دُنیا کے حاصل ہونیکے واسطے ہے **فرمایا**۔ کشف قبور اور کشف قلب وغیرہ تو اِنھین قوت نسبت وکیفیت سے حاصل ہوجاتا ہے مگر کشف حقایق اور القائی نسبت اتحاد حصول کا دوسرا طریقہ ہے۔ لیکن اب مفقود ہے۔ ایسے لوگ نظر نہین آتے۔ ایک مُرید نے شاہ روشن علی دہنگوری کا حال بیان کیا کہ تاثیر صحبت اور کشف گوئی اور خرق عادات اُن کے خوب تھے۔ **فرمایا**۔ غنیمت سمجھنا چاہیے۔ ایک مُرید کو **فرمایا** کہ چارپائی کے نیچے مت بیٹھو جب وہ بیٹھ ہی گئے تو فرمایا کہ ع صد ہر جا کہ نشیند صدر است ٭ **فرمایا** ایک غزل کسی مقام پر کوئی شخص پڑھ رہا تھا۔ نہایت عمدہ غزل تھی۔ اُسکا ایک شعر یاد ہے معلوم ہوتا ہے کہ جامی کا شعر ہے ؎

انجا نہ روم ہرگز کانجا نہ ترا یابم		ہر جا کہ کنم خانہ ہم خانہ ترا یابم

کچھ کہانا کہالو۔ بلکہ مُراد اور مقصد یہہ ہے کہ کہانیکی وجہ سے تمکو آرام بدن اور آرام روح
حاصل ہو۔ اور ظاہر ہے کہ یہہ امر جب ہی حاصل ہوگا کہ کہانا اعتدال کے ساتہہ کہایا جاوے
اور تمام تکلیفات خارجی سے معرا ہو مُرید بیان کرتے ہین کہ یہہ تقریر کچھ ایسے پراثر لفظونمین
حضرت نے بیان فرمائے کہ اُس روز سے مین نے عہد کرلیا کہ بزرگون کی ارشاد پر ضرور عمل
کرنا چاہئے اور جلد قبول کرلینا چاہیے۔ گو اُس حکم کی حقیقت ابھی تک دل نشین نہوئی ہو
فرمایا آدمی جو کام کرے نیت درست رکھے تاکہ ثواب بھی ہوجاوے اور اپنا کام بھی پورا ہو
مثلاً سحر کے وقت ضرور اوٹھے اگر کچھ بھی نہ ملے تو ایک خُرمہ اور ایک پیالہ پانی ہی پیلیوے
کہ سُنّت بھی ادا ہوجائیگی اور کچھ پیٹ مین بھی پڑجائیگا **فرمایا** حدیث مین آیا ہے۔ کہ
کہ تحفۃ الصایم الطیب و المجمر۔ **فرمایا** خراز وفار کو کہتے ہین جو سر مین پڑجاتی ہے۔ پہر
قتل نادر شاہی کا تذکرہ اور پُرانے دہلی کے شرفا کا کچھ حال بیان فرماتے رہے۔ اور
امام علیہ السلام کا قصہ۔ اور مولوی علیم الدین بنگالی کا تمام فضلا پر سبقت لیجانا اور شاہ
حکیم علوی خان کی تعریف کہ واقعاً اوسکی مثل اب طبیب پیدا نہوگا وغیرہ وغیرہ تذکرے
فرمائے **فرمایا** شہنشاہ کے سامنے کسی نے یہہ شعر پڑہا تہا۔ نہایت مسرور اور لُطف پذیر
ہوئے تھے۔ ؎

شمع میگوید باہل بزم با سوز و گداز	سر بریدن پیش اہل سنگین دلان گلچیدنیست

فرمایا ایک روز منور خان پسر روشن الدولہ کے مکان مین کوئی قوال گاتا تہا سواری
شاہ بہیک صاحب کی آگئی۔ تمام آدمی چہپ گئے۔ اصرار سے سب کو بلایا۔ اور کہا کہ ہمارے
ساتہہ بھی بیٹھکر سماع سنو۔ قوال نے یہہ بیت شروع کی۔ ؎

من خود چندان کہ بینامیم ہستیم	تو ہم چندان کہ بینامی ہستے

شاہ بہیک صاحب پر اور اون کے مُریدون پر ایسا وجد طاری ہوا کہ سب بیہوش ہوگئے
فرمایا کشمیر اور روم مین آدمی نہایت خوش لحن ہوتے ہین چنانچہ میرے لڑکپن کے

بزرگ نے ارشاد فرمایا کہ صبح وشام ساٹھ بار مع اوّل وآخر درود شریف گیارہ بار یاحمید پڑہا کرو فرمایا ملک عرب مین لفظ گاڈی کا مفہوم نہین جانتے ہین۔ اگرچہ عجلہ کہتے ہین۔ ایک مُرید کے جواب مین فرمایا کہ صحابہ رضی اللہ عنہما کو نہایت شوق وذوق تہا مگر پردہ شریعت مین پوشیدہ تہا فرمایا کل طویل احمق جو حدیث مشہور ہے یہہ صحیح نہین ہے آپس مین لوگ بلاتحقیق ہی کہنے لگے ہین۔ موسیٰ علیہ السلام حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ وحضرت عباسؓ نہایت طویل القامت تھے۔ اور باوجود اسکے بدرجہا زیرک وعقلمند تھے فرمایا ایک بار حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر وفاروق رضی اللہ عنہ وحضرت علی مرتضیٰؓ تینون صاحب جمع ہوکر کہین تشریف لیجارہے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیچ مین تھے دونون صاحبون نے مزاحاً حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ انت بیننا کالنون فی لنا یعنی آپ ہمارے درمیان اِس وقت ایسے چھوٹے اور پست معلوم ہوتے ہین۔ جیسے لفظ لنا مین نون درمیان مین بہت چھوٹی شکل کا واقع ہے۔ آپنے کیا عُمدہ جواب ارشاد فرمایا کہ لولاہ فیکما لصارلا یعنے سمجھو اگر مین جس کو تم لنا کے نون سے مشابہت دیتے ہین آپکے درمیان نہوتا تو آپ محض لا ہوتے۔ جسکے معنی عربی مین نہین ہین۔ مطلب یہہ ہے کہ کُچھہ بھی نہوتے۔ نہایت ذکاوت اور ذہانت کا جواب دیا اور نیز خوش طبعی پر محمول تہا۔ ایک مُرید نے عرض کیا کہ آج مولوی صاحب درس مین پہلے یہہ فرمارہے تھے کہ تسحروا کا حکم تاکیداً اِس امر کے لیئے ہے کہ عرب کے لوگ کم کہایا کرتے تھے اور روزہ کم کہانیکی بنا پر ہے فرمایا بہائی آج ضُعف بہت ہے مختصر بات کہو اگر سحر کہانے والے رنج اور تکلیف کا اقرار کرین تو مولوی صاحب کی بات حق ہے فرمایا سحر کہانے مین ایک یہہ بھی فائدہ ہے کہ رات کو جب جاگیگا تو اُسکی زبان سے کُچھ اللہ کا ذکر ہی ہوگا دوسرے ضُعف کم ہوگا تو عبادت پورے طور سے ادا ہوگی۔ البتہ کم کہانا چاہئے یہہ نہو کہ تُرش ڈکارون پر نوبت پہونچ جاوے۔ پس معلوم ہوا کہ شارع علیہ السلام کو سحر کھلانے سے یہی مقصود نہین ہی کہ تم لوگ

عدہ - جمالی ہوگیا فرمایا جو شخص دادا ماجد صاحب کی قبر پر مراقب ہوتا ہے
اوسکو نسبت ابو العلائی دریافت ہوتی ہے - کیونکہ خلیفہ ابو القاسم سے اُن کو صحبت اور فائدے
بہت حاصل ہوئے تھے فرمایا رمضان شریف مین افطار کے وقت کثرت سے پانی پینے
اور عرق بادیان وغیرہ نہ پینے کی سبب سے دادا صاحب کے چہرہ شریف اور آنکھون پر ورم
آجاتا تہا - بعض حکماء آکر مزاج پرسی کیا کرتے تھے - آپ جواب مین فرمایا کرتے تہے - صورت
ببین حالش مپرس - بھائی ظاہر تو یہہ ہے کہ تم دیکھ رہے ہو باطن اس سے بھی خراب ہے -
مین نے ایک نقل میان محمد اسحاق صاحب کی زبانی جو حضرت کے نواسہ و مُرید و خلیفہ تھے
سُنی تھے - اِس بات کا مشتاق تھا کہ حضرت سے اوسکی تصحیح کرون چنانچہ رمضان المبارک
کی پانچوین تاریخ کو ایک شخص حضرت کے رشتہ دارون مین سے حضرت کے پاس آیا - عرض کیا کہ
فلان عورت پر کہ پہلے بھی جن اوس پر آیا کرتا تہا - رات سے جن چمٹا ہوا ہے - عورت قریب
مرگ ہوگئی ہے - بہت سے فلیتہ وغیرہ سنگھائے گئے - کوئی کارگر نہین ہوتا ہے فرمایا مین اپنے
رومال پر کچھ دم کئے دیتا ہون یہہ لیجاؤ اوسکے گلے پر ڈالدینا - عمل وغیرہ تو مین جانتا نہین
ہون اور جو کچھ مجھے معلوم بھی ہے وہ مولوی رفیع الدین صاحب نے وہان کیا ہی ہوگا -
وہ خود وہان تشریف رکھتے ہین - اب یہی خیال ہے کہ شاید وہ اس رومال کے ہی شرم
کرلے اور چلا جاوے - پہر فرمایا کہ یہہ بھی دریافت کر لیجو کہ بچہ ہونے کے وقت ایک مرض
ہوجاتا ہے جسکو رکدک کہتے ہین وہ تو نہین ہے - خدا محفوظ رکھے - اوسکی علامت خون نفاس کا
بند ہوجانا ہے - اُس شخص نے عرض کیا کہ مرض کا حال تو معلوم نہین ہے نہ مرض کی کوئی
علامت ظاہر ہے - ابتدا اسکی یہہ ہے کہ رات کیوقت کچھ آثار معلوم ہوئے تھے - مین نے سورہ جن
اور مختلف آیتین پڑھ کر دم کیا صحت ہوگئی - اور نیند کا ایسا غلبہ ہوا کہ خوب سوئی - تہوڑی
دیر کے بعد پہر اوسی حالت نے عود کیا - پہر مینے تلاوت شروع کی افاقہ ہوگیا - ایک شخص سے
فلیتہ لایا جب اُس کو سنگھانے لگا تو کہا کہ مجکو اِس فلیتہ سے ڈراتا ہے - مین ایک شخص کو پہنے

زمانہ مین روم سے خطیب آئے تھے۔ اونکے خطبہ پڑہنے مین یہ تاثیر تھی کہ آدمی سُن سُنکر بیہوش ہوتے تھے۔ دل اُن کا قابُو سے نکلا جاتا تہا۔ جو لوگ نہایت سخت دل تھے وہ بھی یہ کہتے تھے کہ اِن کی آواز تیر کی طرح ہماری دل پر چُبھتی ہے فرمایا کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ آخر زمانہ مین ایک قوم پیدا ہوگی کہ قرآن شریف کے پڑہنے کو گانے کے ساتھ بدلدیوےگی۔ اوس قوم سے دور رہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ قران کو عرب کے لہجہ مین پڑہا کرو۔ عرب کے لہجہ مین اگرچہ پستی اور بلندی ضرور واقع ہوتی ہے مگر الفاظ مین تغیر نہین ہوتا اور فرمایا یہود کے لہجہ پر قران مت پڑہو۔ اور رنگنی کے ساتہہ گاکر پڑہنے کی بھی ممانعت فرمائی۔ فرمایا۔ ایک جگہ لکہا ہوا دیکھا ہے (دروغ بر گردن راوی) کہ ایک روز دارا شکوہ نے شہر لاہور کے تمام حافظون کو جمع کیا تھا۔ صرف ایک محلہ سے پچیس ہزار حافظ نکلے تھے فرمایا۔ دہلی مین بہت شاعر ہین اور پہلے بھی بہت تھے۔ یہان کے آدمیون کو شعر اور تواریخ کے ساتہہ بہت مناسبت طبعی ہے۔ بلکہ اسی کو علم سمجھتے ہین۔ تذکرہ کے طور پر فرمایا کہ تحفہ اثنا عشریہ کے اوپر کسی نے لکھدیا تھا کہ یہ ایسی کتاب ہے کہ اگر سونا ہموزن کرکے بھی اسکی برابر لیا جاوے۔ تب بھی اِس کا دینے والا ٹوٹے ہی مین ہے فرمایا کہ حضرت والد ماجد کو حج کے سفر مین راجپوتانے کے مُلک مین یہ بات ثابت ہوئی کہ ایک قسم کا کھٹمل وہان ہوتا ہے جو کھوی کی برابر ہے۔ زہر اوس مین اِس قدر ہے کہ تمام رنگ اُس کا سبز ہوتا ہے جس کسی کو کاٹتا ہے زندہ نہین رہتا فرمایا۔ ملا جمالی سلطان سکندر اور بابر شاہ کے ہمعصر تھے۔ جب حضرت قطب الدین صاحب کے مزار پر تشریف لیجایا کرتے تھے۔ نہایت استغراق کے ساتھ سر جھکالیا کرتے تھے اور سر و پا برہنہ ہوکر تشریف لیجایا کرتے تھے اور مولوی جامی کے ساتھ کہ باوجود کمال برکت اور ظاہرداری کے سہروردی تھے معاخوب کہا کرتے تھے۔ کسی نے اِن سے کہا کہ اپنے نام کا بھی معما کہا ہے۔ کہا کہ خدا نے خود فرمادیا ہے جمع مالاً وعددہ۔ جمعہ اور مال اور

جاتے رہتے ہین - مگر درد مفاصل اور جنون بواسیر استسقا وغیرہ توجہ سے نہین جاتے تعویذ بھی
درد مین جلد نفع کرتا ہے - روزی کے بارہ مین کم اور حب وغیرہ مین بہت دیر مین اور کم
اثر کرتا ہے - ایک موقعپر ایک شخص کو فرمایا کہ والد صاحب کا وصیت نامہ نقل کر لیجے نہایت
نافع ہوگا - کسی شخص کے جواب مین فرمایا کہ بزرگون کی توجہ اس زمانہ مین نہایت
ضعیف ہوگئی ہی - کسی سے مرض کی تدبیر کراؤ اور کاملین کی ارواح کے توسل سے
جناب باری مین دعا مانگو اللہ تعالے شافی ہے شفا دیویگا فرمایا - چار بزرگون کو شوق
اس امر کا ہے کہ تھوڑی خصوصیت اور محبت ہی مین دعا و اعانت فرماتے ہین
اول حضرت سرور کائنات صلعم کا نام شریف لیا پھر حضرت علی رض پھر حضرت غوث الاعظم
کی نسبت فرمایا چوتھے بزرگ کا نام نہین - فرمایا - مگر تقریر سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ شاید
والد ماجد سے یا دادا صاحب یا حضرت نجم الدین کبری ہونگے - فرمایا مولوی روم ع
حضرت نجم الدین کبری رحمتہ اللہ علیہ سے بیعت تھے - ایک مرید نے عرض کیا کہ اس زمانہ
مین فنا اور بقا کا مرتبہ کیون نہین حاصل ہوتا ہے - فرمایا مین نے بارہا کہا ہے
کہ اس زمانہ کی ولایت بھی اس زمانہ کی سلطنت کے مشابہ ہی - ایک مرید نے عرض کیا
کہ بعض اوقات ایسا خیال مین آتا ہے کہ سلطنت کے واقع ہین اور فنا ایک چیز ہے
خواہ اب ہو یا پہلے - فرمایا ایک راز ہے - اب اکثر فنائے خیالی واقع ہوتی ہے جیسے
خواب مین کوئی دیکھے کہ بادشاہت کر رہا ہون - لیکن پہلے بہت بے ثبات ہے اور دوسری وقت
رکھتی ہی فرمایا کہ توحید کا الفاظ سنکر جو مفہوم توحید کا حاصل ہوتا ہے - یہ بھی منجملہ خیال کے
ہے - الغرض اس زمانہ مین جو کچھ بھی حاصل ہو غنیمت سمجھنا چاہیے اور یہ اشعار پڑھے

گر در دل تو گل گذرد گل باشی	در طبل مقدار بلبل باشی
تو جزوی وحق کل است گر روزی چند	اندیشہ کل پیشہ کنی کل باشی

پھر فرمایا قاعدہ مقرر ہے کہ وبا کی نوبت بھنگیون تک پہونچ جاتی ہی تو وبا دفع ہو جاتی

ہمراہ لاؤن گا کہ فلیتہ اور تعویذ تیرا مجھ پر کچھ بھی اثر نکریگا چنانچہ اُس وقت سے یہی کیفیت ہے کہ نہ فلیتہ کا اثر ہے نہ تعویذ کا۔ اگر حضرت خود تکلیف فرماوین تو کامل اُمید شفا ہی حضرت نے ایک مُرید سے فرمایا کہ فلان فلان آدمیون کو اجنہ تکلیف دیتے تہے۔ مین اتفاق سے مقابلہ پڑ گیا فوراً چھوڑ دیا۔ تھوڑے روز کے بعد پھر ایسا اتفاق ہوا کہ خانقاہ شریف مین وہ شخص موجود تھے اجنہ نے آکر ستانا شروع کیا۔ مین سو رہا تھا لوگون نے آکر جگایا۔ میرے پہونچے ہی کافور ہو گئے۔ مینے کچھ دیر تک اون کا معاقد بھی کیا۔ مگر قابو مین نہ آئے۔ الغرض اون آدمیون کے پاس پھر نہین آئے۔ ایک شخص کے جن مسخر تھا اوس نے میری نسبت جن سے کہا کہ تو اُس کا مقابلہ بھی کرسکتا ہے۔ جن نے جواب دیا کہ وہ شخص ستولہ جنونکا مقرب ہے مجکو اوسکے مقابلہ کی طاقت نہین ہی۔ پھر فرمایا کہ یہہ اللہ تعالےٰ شانہ کی محض فضل و کرم ہین۔ اپنے جس بندہ کو چاہے سرفراز کر دیوے۔ تھوڑے عرصہ کے بعد اُس شخص نے آکر خبر دی کہ جن اتر گیا۔ آپنے فرمایا کہ عمل وغیرہ کی یہ تاثیر نہین ہی بلکہ شاہ جن کے خوف سے وہ جن چلا گیا ہے۔ جانتا تہا کہ اگر نجاؤن گا تو میری شکایت تکلیف دہی اور ایذا رسانی کی سبکے پادشاہ کو ضرور پہونچے گی۔ تھوڑے دنون کے بعد پھر جن اوس عورت پر مسلط ہوا اُس شخص نے آکر خبر دی حضرت خود تشریف لے چلے۔ مکان تک پہونچنے نہ پائے تھے کہ حضرت کا تشریف لیجانا سنکر فوراً بھاگ گیا۔ اُس عورت نے کہا کہ ایک عورت نے تو میرا گلا پکڑ رکھا تھا اور جن مجھ پر مسلط تھا۔ ایک سایل کے جواب مین حضرت نے فرمایا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی زوجہ مطہرہ کے ساتھ شاید حضرت عائشہ ؓ ہی ہون۔ ایک طباق مین بیٹھکر کھانا تناول فرمایا ہے پھر فرمایا ادب دوسری شے ہے اور جواز کا مرتبہ دوسرا ہے اسی واسطے بعض اصحاب ادباً استاد و پیر و باپ کے ساتھ ایک برتن مین کھانا کھانے کو منع کرتے ہین فرمایا حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا کا نکاح پانچوین رجب کو ہوا ہے عمر شریف آپ کی اُس وقت پچیس سال کی تہی۔ فرمایا بخار جاڑا خفقان درد وغیرہ کو جو

فرمایا۔ بیرنگی اُس حالت کی معتبر ہے کہ کوئی رنگ معلوم نہو گویا اُس کا صاحب کسی رنگ
ظاہر مین نہین ہے۔ ایک مُرید نے عرض کیا کہ فلان شخص بیرنگی کرتا تہا جب مین نے دریافت
کیا تو مجکو بھی وہ حالت حاصل ہوئی چونکہ مین جانتا نہ تھا۔ لہذا مشغول نہوا۔ دوائر فوقانی
اور انوار مصطلحہ کے طریقے بھی مجکو حاصل ہوتے ہین گو کہ مین تفصیل کے ساتھ اُن کے نام
نہین جانتا ہون فرمایا۔ بھائی مین نے تو تم سے بارہا کہا ہے کہ سب حالات سب
لوگون کو پیش آتے ہین۔ اگرچہ وہ اون کی تفصیل نجانتے ہون یا جانتے ہون چنانچہ
مین نے تینون خاندانون کے سلوک طے کئے ہین۔ نام وغیرہ جانتا ہون تفصیل پیچھے
بعد و بیگرے معلوم نہین ہے۔ مقصود یہہ ہے کہ جو کچھ حاصل ہو۔ عمل مین لے آنا چاہئے تفصیل
سے کیا بحث ہے۔ نقشبند فخر کرتے ہین کہ ہم ہی لطایف کو جانتے ہین۔ حالانکہ قادریہ کا
کام بھی لطایف کا ہے۔ جس مقام پر کہ وہ چار ضربی یا سہ ضربی کرتے ہین۔ وہان بھی راز ہے
ایسے ہی چشتیہ کی تحتانی اور فوقانی کی بابت خلاصہ لطیفہ نفس و روح وسرے
فرمایا۔ سوائے اُن تینون خاندانون کے۔ اگرچہ سلوک مین نے طے نہین کیا ہے مگر
البتہ پہچانتا ضرور ہون۔ اور کلام اللہ سے اپنے فہم ناقص کے موافق سب احوال
سمجھہ لیتا ہون چنانچہ پہلے بھی مین نے اِس کا ذکر کیا ہے ۵

الٰہی عاشقان را رہبری کُن		خدائی کردہ پیغمبری کُن

اِس شعر کے مطلب مین فرمایا کہ اللہ تعالےٰ بہت جگہ خود ہی خدائی اور خود ہی پیغمبری
اور مرشدی کرتے ہین۔ چنانچہ اصحاب کہف کا قصہ ملاحظہ فرمائیے۔ اُن کے قصے مین تعجب
کی بات ہی نہین ہے کہ وہ سو گئے ہین۔ جیسا کہ عوام سمجھتے ہین۔ بلکہ بھی امور ہین جو بیان
ہوئے۔ چنانچہ اِسی قصہ مین اللہ فرماتا ہے کہ جس کسیکو چاہتا ہون مین ہدایت کرتا
ہون اور جس کسیکو چاہتا ہون گمراہ کرتا ہون۔ اگر مین کسیکی ہدایت اور گمراہی نچاہون
تو کوئی ولی یا نبی یا مُرشد اپنے ارادہ و قدرت سے کچھہ نہین کرسکتا ہے۔ اِسی طرح کی اور

اور جب وبا آتی ہی تو گلہری وغیرہ جانور شہر سے باہر چلے جاتے ہین۔ شیخ لطف علے سے جنکو لوگ بڑے میان کہا کرتے تھے فرمایا کہ ایسی منشی گری کہ آپ کرتے ہین جایز وحلال ہے حقہ برداری مکروہ ہی۔ دار الحرب مین سود لینا یا دینا جایز ہے اور غیبت اگر اس ضرورت سے کرے کہ مسلمان بھائی کا مال اور جان اُس سے بچتا ہو تو جایز ہے اور خوش آمد جسکو آجکل چاپلوسی کہتے ہین اگر جھوٹ کے ساتھ نہو اور فقط کسی شخص کا دل خوش کرنا ہی اس سے مقصود ہو تو جایز ہے۔ ایک موقع پر فرمایا تعزیہ مین اور ناچ مین ہرگز نجانا چاہیے سخت گناہ ہے۔ فرمایا عید کا کہانا مستحب ہے۔ اور شبرات کا کہانا بشرطیکہ حوادث خارجی سے خالی ہو جایز ہے۔ البتہ طعام مصیبت کے بارہ مین بھی واقع ہوئی ہی۔ مگر منشا نہی کا جنکو معلوم نہین ہی فرمایا اہل وعیال کو بے روزی چھوڑ دینا عرفی خدا طلبی کے واسطے ناجایز ہے اور اگر حقیقی خدا طلبی ہی۔ یعنی اُسکی رضاجوئی مطلوب ہے تو یہ مانع فکر معاش کو نہین ہی۔ ایک مرید نے عرض کیا کہ فلان مسافر مرگیا ہے جس چارپائی پر وہ لیٹا ہوا تھا وہ تو نجاست مین آلودہ ہے اور تمام آلایش سے بھری ہوئی ہی۔ اب کیا کیا جاوے۔ فرمایا مُردہ کو نجاست سے محترز رکھنا چاہیے۔ مناسب ہے کہ اُس چارپائی کو پانی سے خوب دہو جب پاک ہو جاوے۔ تب اُس پر لیجانا کسی موقع پر حکیم اسد علی صاحب سے فرمایا کہ فلان فلان تعویذ وبا کی حفاظت کے واسطے دروازہ پر چسپان کر دو۔ اور کہانا کہانیکے وقت بسم اللہ پڑہ کر کہانے پر دم لیا کرو۔ پھر حکیم اسد علی صاحب سے فرمایا کہ تمہارے قلب کا حال مین خود بیان کردون یا تم ہی کہوگے۔ فرمایا پہلے نسبت نقشبندیہ قادریہ کے غلبہ کیساتھ چشتیہ کے امتزاج کے سبب سے بہت لطیف تہی۔ لہذا اُسکی ادراک مین نہایت حظ حاصل ہوتا تھا اب محض نقشبندیہ ہے۔ لہذا کم لذت حاصل ہوتی ہے۔ ایک مرید نے عرض کیا کہ اور آدمی تو اسکے بالعکس کہتے ہین کہ نسبت چشتیہ کثیف ہی۔ اسلیے پر کیفیت ہے فرمایا جو شے زیادہ لطیف ہوگی وہی زیادہ لذیذ ہوگی۔ پھر حکیم صاحب نے پوچھا کہ یہ رنگی کے کیا معنے ہین

فرمایا ایک شخص نے جو نہ میرا مرید تہا نہ آشنا۔ مجھ سے آکر بیان کیا کہ مینے خواب مین دیکھا
ہے کہ ایک بزرگ جبہ اور دستار اور نعلین کے ساتھ چوبی عصا ہاتھ مین لئے ہوئے۔ شہر
مین داخل ہوا ہے **فرمایا** شہر مین وبا داخل ہوئی ہے۔ اوسکی تدبیر یہ ہے کہ مولوی عبدالعزیز
صاحب سے کہو کہ فلان تعویذ لکھکر شہر کے ہر دروازہ پر چسپان کردو۔ ایسا ہی کیا گیا۔ وبا دفع
ہوگئی۔ ایک مرید سے پوچھا کہ بادشاہ صاحب سے اُس روز ملاقات آپکی ہوگئی تہی عرض کیا
کہ شاہ غلام علی صاحب قبلہ ہمراہ تھے۔ بادشاہ سواری کے تماشے مین مشغول تھے۔ ہر چند
چاہا۔ مگر اُن تک نہ پہونچ سکا **فرمایا** کہ مین مسجد جامع کی سیڑھیون پر کہ بادشاہ پہونچے
سلام ومصافحہ ہوا مجھ سے کہنے لگے کہ آپکا بہت حرج ہوا مین نے کہا کہ خلقت کا نفع اور
جناب کی خاطر منظور تہی کچھ مضایقہ نہین۔ پھر مجھ سے کہا کہ مولوی رفیع الدین صاحب کو
حکم دیجئے کہ جماعت کرائین۔ مین نے عرض کیا کہ جامع مسجد کے تمام امام آپکے حکم مین ہین
جن کو حکم دیجئے گا۔ بجا لائینگے۔ پھر کسی امام کو بلایا گیا۔ مینے ایک کونہ مین دوگانہ ادا
کین۔ جب نماز پڑھ چکا مجکو اپنے پاس بلایا مینے چاہا کہ تواضعاً علیحدہ ہوکر بیٹھون۔ مگر
اپنے قریب ہی بٹھلالیا تاہم ایک بالشت دور بیٹھا۔ اول توبہ و کلمہ وغیرہ کی تلقین فرمائی
پھر شاہ غلام علی صاحب کی خوبیئن اور اوصاف بیان ہوتے رہے۔ یہانتک کہ اُن کو
بھی بلایا گیا۔ پھر سب نے ملکر دعا مانگی اس کے بعد کچھ انگریزون کا ذکر شروع ہوا۔ بادشاہ کے
ہمراہ بھی کچھ انگریز تھے **فرمایا** ایک روز زینت المساجد مین فلان شخص نماز پڑھ رہا تھا
جب دعا کے واسطے ہاتھ اوٹھائے تو چند انگریز اُس جگہ تھے دیکھکر آہستہ آہستہ آپس
مین کہنے لگے کہ یہ کس سے مانگتے ہین اور کیا کرتے ہین۔ یہان بھی اُنھون نے ایسا ہی کیا تھا
مولوی صاحب نے فرمایا کہ خدا کا حکم ہے کہ ہم سے مانگو وہ چونکہ ہر جگہ موجود ہے اور ہمارے پکارنیکو
سنتا ہے۔ اِس لئے اُس ہی سے اپنی حاجت مانگتے ہین۔ قبول کرنا یا نکرنا یہ اوسکے اختیار مین ہے
تم کیون استہزا کرتے ہو **فرمایا** انگریزون کے شروع زمانہ مین ایک بار امساک باران ہوا تھا

بہت سی باتین فرمائین جواب مجکو یاد نہین، **فرمایا** فلان شخص شغل نیرنگی کرتا ہے تاکہ فنا حاصل ہوئے۔ مگر فنا حاصل نہین ہوتی۔ ایک مُرید نے عرض کیا کہ مولوی رفیع الدین صاحب فرماتے تھے کہ حضرت خواجہ صاحب نے لکھا ہے کہ جو شخص توحید وجودی کا معتقد نہین ہے اُس کو ہرگز فنا کا مرتبہ حاصل نہین ہوتا ہے یہی روشنی ہے جو نظر آتی ہے تجلی کا مرتبہ اُس کو حاصل نہین۔ تجلی وہ ہے کہ ذات کیطرف منسوب ہوئے۔ ورنہ نور ہے۔ بس یہی نور اُن کا حصہ ہوتا ہے **فرمایا**۔ مولوی صاحب صحیح فرماتے تھے۔ یہی باتین ہو رہی تھین کہ پادشاہ کیطرف سے چوبدار آیا۔ عرض کیا کہ پادشاہ فرماتے ہین کہ وبا شہر مین بکثرت ہو گئی ہی۔ کل چار گھڑی دن چڑھے جامع مسجد مین حضرت بھی تشریف لائین مین بھی حاضر ہونگا اور مخلوق الٰہی ہوگی سب ملکر خداوند تعالیٰ کی خدمت مین دعا کرین۔ کہ وہ اپنے فضل وکرم سے رفع کرے۔ **فرمایا**۔ بہتر ہے۔ ایک شخص نے پوچھا کہ وبا کی وجہ سی شہر چھوڑ دینا جایز ہے یا نہین **فرمایا**۔ جایز نہین ہی۔ شریعت نے ایسی ایسی مصلحت سے منع فرمایا ہے کہ مریض بے تیماردار رہجائین گے اور شکستہ دل ہونگے۔ ایک شخص نے پوچھا کہ ایک شخص قرضدار تہا مگر بے وصیت مرگیا **فرمایا** اگر اوسکی نیت ہے تو ادا ہی ہوجائے گا۔ اُس کے ورثہ کو چاہیے کہ مال متروکہ سے ادا کرین۔ **فرمایا**۔ بیع ذمی اور احرار اسلم فی المخمصہ کے باب مین ملا ہدی شارح ہدایہ نے جو لکھا ہے اور قصبات کے علما اُسی پر فتویٰ بھی دیدیتے ہین چنانچہ مولوی نظام الدین کے دستخط شدہ ایک فتویٰ مین نے بھی دیکھا ہے۔ مین اور میرے آبا وغیرہ اسکے خلاف فتویٰ دیتے ہین اور اوسکو صحیح نہین سمجھتے **فرمایا**۔ جہانگیر پادشاہ کے عہد مین ایک شخص سونے کا عاشق تہا یعنی کثرت سے سویا کرتا تہا۔ چونکہ پادشاہ بھی عاشق مزاج تھے اور نور جہان بیگم پر عاشق تھے۔ لہذا ہم صفت ہونیکے سبب سے عشاق کو نہایت دوست اور محبوب رکھتے تھے۔ ایک پادشاہ اوس کو دیکھنے کے لئے گئے وہ سو رہا تھا۔ جاکر جگایا۔ اُس نے پوچھا تم کون ہو۔ کہا مین جہانگیر پادشاہ ہون۔ اوس نے کہا جاؤ سو رہو

عرض تہا نہ مانا۔ حضرت نے باواز بلند فرمایا کہ تمھارے کہنے سے مین اُس کو باہر نہین کرسکتا۔
اگر تو خود آتا تجکو بھی مین جگہ دیتا۔ اب مُناسب ہے کہ راضی کرکے لیجاؤ یا بزور حاکم مین منع نہین
کرتا ہون۔ ایک بار حضرت نے حکیم غلام حسن صاحب وغیرہ اعزہ کو بُلاکر مشورہ کیا کہ اپنے بھتیجون مین سے
کس کو دستار خلافت باندہون۔ یہ بھی جانتے تھے کہ ایک کے سر پر دستار بندہنے سے باقی
سب ناخوش ہونگے۔ ایک مُرید نے عرض کیا کہ جیسا حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کے
کے انتقال کے بعد چارون فرزندون کو بدستار خلافت مزین کیا گیا تہا۔ ایسا ہی حضرت بھی
کیجئے۔ تو شکایت کا دروازہ ہی بند ہوجائیگا۔ خاموش ہوئے۔ اوسکے بعد مولوی عبدالحی صاحب سے
مشورہ کیا اُنہون نے کچھ اور صلاح دی۔ دوسرے روز حضرت پگڑیان اپنے ہمراہ لے ہی آئے
مگر شاہ غلام علی صاحب و نواب پیر محمد خان صاحب وغیرہ کی صلاح پر موقوف رکہا۔ تیسرے
روز یہی قرار پایا کہ پگڑیان باندہ دینا چاہئین۔ مجلس آراستہ ہوئی۔ ہجوم کی وہ کثرت تہی
کہ حساب سے باہر ہے۔ اکیاسی کلام اللہ ختم ہوئے اور کلمہ کا تو کچھ شمار ہی نہین۔ اُس مجمع مین
ایک شخص نے مجدد صاحب کی اولاد مین سے کہا کہ یہ عمل بدعت ہے۔ ایک شخص نے جواب دیا کہ
یہ عمل چونکہ حضرت مولانا صاحب سے لاکہا آدمیون نے اب دیکھ لیا ہے لہذا تمہارا کہنا اب کوئی
نہین مانیگا۔ بس خاموش ہی ہو رہے۔ فرمایا مین نے سُنا ہے کہ پادشاہ کو ایصال ثواب سے
بوجہ کسر شان کچھہ انکار ہے۔ مگر شاہ زادہ سلیم و بابر و جوان بخت تیمور نے ایصال ثواب کیا ہے
شاید اپنی طرف سے نائب بناکر بہیجدیا ہوگا۔ فرمایا غور کرنے سے کتابون مین یون معلوم
ہوتا ہے کہ بعد مرنے کے عام مُسلمان کو ایک سال تک احباء و اقربا کے گھر سے تعلق باقی
رہتا ہے۔ مگر اہل تجربہ نے یہ کہا ہے کہ تیس سال تک رہتا ہے۔ جیسے کوئی وطن سے دوسری
جگہ چلا جاوے فرمایا یہ بات بھی ہوتی ہے کہ دُنیا مین احبار اور اقربا کے غم و رنج دیکھکر مردہ
کی روح کو بھی صدمہ ہوتا ہے اگرچہ وہ کسی قسم کی مدد و اعانت نہین کرسکتا۔ پہر
کسی حکیم کا قصہ بیان فرمایا۔ چنانچہ اُن کی جاگیر کا ضبط ہوجانا اور سو روپیہ کا کسی مقام طالچہ

اور پادشاہ پیادہ عیدگاہ تک گئے اور نماز استسقا پڑہی۔ تمام خلقت تہی۔ کسیقدر ابر جو قبل نماز
پڑہنے کے تہا وہ بہی نرہا۔ ایک نواب صاحب نے سلام کرنیکے بعد مجہ سے کہا کہ حضرت طلب
بارش کے لئے آئے تہے یا بارش بند کرنے کے لئے۔ مین نے اُن کو جواب دیا کہ خراب
بادل تہا کہ اگر برستا تو نفع حاصل نہوتا۔ اسلئے اُس کو اللہ تعالے نے ہم بندون کی دعا
کی وجہ سے لوٹا لیا ہے۔ عمدہ بادل آئیگا۔ انہون نے کہا کہ حضرت بہلا آپ سے تقریر مین کون
غالب آسکتا ہے۔ یہ کہکر خاموش ہوگئے۔ ہم لوگ سب چلے آئے۔ دوسرے روز پہر گئے بارش
نہوئی۔ تیسرے روز پہر گئے اِس قدر بارش ہوئی کہ راستہ مین تر بتر ہوگئے۔ اُس وقت نواب
صاحب کو نہایت شرم دامنگیر ہوئی مینے کہا کہ حضرت کہئے کہ ناقص بادل گیا اور اور عمدہ
بادل برسا۔ نواب صاحب عذر کرنے لگے اور نہایت پشیمان تہے۔ ایک مُرید سے نواب
عبد الصمد خانصاحب نے اپنے مُرید کو خط لکہوایا۔ کاغذ چونکہ خراب تہا فرمایا ؎

شیشہ صاف از نباشد گو سفال کہنہ باش	رند درد آشام را با این تکلفہا چہ کار

فرمایا نزع کے بعد اقربا اور احبا کی روحین خواہ کسیقدر دور مدفون ہون اُسمین ملاقی ہوتی
ہین۔ مگر بشرطیکہ عذاب سے خلاص پائی ہون فرمایا میرے بہائیون کے انتقال مین ترتیب
منعکسہ واقع ہوئی۔ یعنی اول سب سے چہوٹے بہائی مولوی عبد الغنی کا انتقال ہوا۔ اُن کے
بعد مولوی عبد القادر کا جو اُن سے بڑے تہے۔ پہر مولوی رفیع الدین صاحب کا جو اُن سے
بہی بڑے تہے انتقال ہوا۔ سب سے بڑا مین ہون۔ اب میری باری ہے۔ فرمایا نزع کی حالتمین
بہی اقربا و احبا کی روحین مردہ کو لینے آتی ہین۔ موت کی حالت کو سفر پر قیاس
کرنا چاہیے۔ کہ اول سب بلکہ گہر سے رخصت کرتے ہین اور جہان پہونچنا ہوتا ہے وہان
موقع مناسب پر اعزہ لینے کے لئے حاضر رہتے ہین۔ ایک بادشاہی چوبدار حضرت کا معتقد تہا
اُسکی عورت لڑکر حضرت کے مکان مین چلی آئی اوس مرد کی یہ مرضی تہی کہ حضرت اوس عورت کو
[illegible] مین حضرت نے بطور ملامت کے کئی بار اوس مرد کو سمجہایا کہ اسمین آشتی کرلو مگر اُل

تاکہ وہ آزاد ہو فرمایا اوّل رکعت مین نہایت دراز صورت دوسری مین نہایت قصیر پڑھنا مکروہ ہے۔ بلکہ مناسبت کے ساتھ پڑھے۔ یعنی اوّل مین کسیقدر طویل دوسری مین کسیقدر قصیر پڑھے فرمایا نجیب اللہ خان کی عیادت کے لئے گیا تہا۔ وہان بہروپیہ بہروپ بدلے کھڑا تہا۔ اتفاقاً میری نظر بھی اُس پر پڑگئی۔ فرمایا۔ نجیب الدولہ شاہ کے پاس نوسو عالِم رہتے تھے۔ تنخواہین پانسو روپیہ تک تہین۔ چار قاضیون کو دربار مین رکھتا تہا۔ جو مختلف مذاہب تھے۔ ایک حنبلی ایک شافعی ایک مالکی ایک حنفی۔ حاجی قاضی غلام مصطفیٰ صاحب حضرت غوث الاعظم صاحب کا بدرجہ غایت اتباع کرتے تہے اور میان حیات علی خوشنویس بہی حنبلی تھے فرمایا کہ مولوی فضل صاحب ہند مین اِس ارادہ سے آئے تھے کہ ہند مین ملک العلماء ہونے کا خطاب مجکو دیا جاوے۔ شاہجہان اُس وقت پادشاہ تھے۔ اُن کی خدمت مین درخواست کی پادشاہ نے فرمایا کہ اِس مرتبہ پر ہمارے یہان عبد الحکیم سالکوٹی سرفراز کئے گئے ہین۔ اگر آپ اُن سے مباحثہ کرنا چاہین تو اُن کو بُلایا جاوے۔ بعد مباحثہ غالب اور مغلوب ہونے پر حکم مناسب دیا جاوے گا۔ چونکہ مولوی فضل پہلے ہی کلمہ نخوت کہہ چکے تہے وہ فوراً لوٹ گئے اور کہا کہ میرے شاگرد سے البتہ وہ مناظرہ کر سکتے ہین۔ یہان سے ہرات مین پہونچے۔ میر زاہد کو جو اپنے باپ سے صرف پڑھ چکا تھا۔ نہایت زکی اور ذہین تہا پڑہانے کے لئے پسند کیا اور تہوڑے زمانہ مین نہایت شوق سے اُس کو پڑہا کر بے نظیر کیا۔ اور ہند مین اپنے ہمراہ لائے۔ پادشاہ سے آکر عرض کیا کہ شاگرد حاضر ہے۔ مُلّا عبد الحکیم صاحب کو بُلایا گیا۔ انہون نے کہا کہ اِس لڑکے سے کہ ابھی بچہ ہے بجز صرف کے صیغون کے اور کیا پوچھون۔ حملطسہ وشم جو شافیہ کی عبارت کے کلمے ہین پوچھا کیا معنی رکھتے ہین میر زاہد چونکہ مستحضر نہ تھے کتاب طلب کی۔ مُلّا عبد الحکیم صاحب نے فرمایا کہ صاحبزادے ابھی تک صرف مین کتاب کے محتاج ہو۔ مُلّا فضل۔ مُلّا کوسنج کے شاگرد تھے۔ انہون نے بے نیل مرام پھر ولایت کا قصد کیا۔ ایک زمانہ گذرنے کے بعد سلطان عالمگیر نے میر زاہد کی تشریح اور کثرت علم کا

وغیرہ مین نشان بتلانا اور خواجہ معین الدین کو بیرملی بھیجنا وغیرہ بیان کیا۔ اسی ضمن مین
ایک مرید نے عرض کیا کہ بدکار لوگ جو مرجاتے ہین کچھ اعانت وغیرہ کرسکتے ہین یا نہین۔
فرمایا شہدا وغیرہ کی تو اعانت ثابت ہے۔ چنانچہ میرے ماموں نے اپنے بیٹے کو ایک
لڑائی کے بارہ مین مدد دی تھی اور کہا تھا کہ دیکھین مخالف کس طرح تم سے مکان لیوینگا
پھر فرمایا۔ ایک عورت میرا انا مرگئی تھی۔ مجھے خواب مین کہا۔ تمھارے گھر شادی تھی
مجکو نہین بُلایا۔ مین نے کہا کہ تجکو کیسے بُلایا جائے تو تو مرگئی تھی۔ کہا میری بہن کو بُلا لو
مین نے اُس سے پوچھا کہ تو نے یہ شادی کا حال کس سے سُنا ہے۔ کہا ہدایت علی سے۔ جب مین
جاگا اور تحقیق کیا تو واقعی ہدایت علی مرچکے تھے۔ مینے گھر مین کہدیا کہ اُس میرا انا کی بہن کو
شادی مین ضرور بُلانا۔ فرمایا کہ مُردہ کو دفن کرنیکے بعد پھر بلاضرورت نکالنا منع ہے۔ اگر رو
وغیرہ آوے تو تین روز سے پہلے پہلے نکالکر دوسری جگہ دفن کردیوے۔ جبکہ خوف تمام
قبر کے پھٹنے کا ہو۔ آدمی فصلون اور مزاجون کے اختلاف کے اعتبار سے قبر مین پہونچتے پھٹتے ہین
پھر شاہزادیکا کوٹھے پر بچھڑہ لیجانیکا قصہ بیان فرمایا۔ فرمایا اذا دخل الشمس فے المیزان
برد الماء فی الکیزان فرمایا کہ فواد الفواید نہایت معتبر کتاب ہے۔ پہلے یہ لوگون کی دستور العمل
تھی البتہ اور ملفوظات مشتبہ ہین۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ حضرت کوئی ایسا عمل ارشاد فرمائے
جس سے دُنیا مین رسول صلی اللہ وسلم کی زیارت حاصل ہو۔ فرمایا کہ درود شریف کثرت سے
پڑہا کرو۔ خواہ کوئی درود ہو۔ اگر مقدر ہے تو زیارت سے مشرف ہو جاؤ گے فرمایا کثرت سے
تو یہ ہوا ہے کہ جو شخص اِس امر مین کوشش کرتا ہے دیر مین فیضیاب ہوتا ہے ورنہ سہل
طور پر جس کسی کے لئے مقدر ہی حاصل ہو جاتی ہے۔ ایک سایل کے جواب مین ارشاد فرمایا
کہ باندی کی اولاد کے مال کے مالک وہ ہین جو باندی کے مالک ہین۔ ایسا سمجہنا چاہئے
کہ اگر کسی کی بکری یا کوئی جانور پلا ہوا ہو تو اوسکی سب چیزون کا یہان تک کہ بچون کا مالک
وہی ہوگا جو اُن جانورون کا مالک ہے۔ مگر جبکہ شرط کیا ہو یا قیمت دیدیوے خواہ جان

توحضرت امام حسین علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ چادر مبارک اپنی والد ماجد کے سر پر ڈالی
اور ایک قلم عنایت فرمایا اور کہا کہ یہ قلم میرے نانا کا ہی۔ اور یہ فرمایا کہ ذرا ٹہیر جاؤ میرے
بہائی امام حسین علیہ السلام بھی آتے ہین۔ جسوقت سے تراشیدہ قلم والد ماجد صاحب کو ملا تہا
اُس وقت سے نسبت اور علم کا حال دگرگون ہو گیا تہا۔ جو لوگ پہلے مستفیض ہو چکے تھے
وہ ہرگز نسبت سابق کا احساس نہین کر سکتے تھے۔ قبر شریف مین بھی اِن نسبتون مین سے
ایک قسم کی ہی نسبت محسوس ہوتی تھی۔ ہرچند کہ والد صاحب ہر سلسلہ کی تعلیم کی قدرت
جُدا جُدا رکھتے تھے۔ مگر غالب اور اکثر نسبت سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی۔ ایک مُرید نے
التماس کیا کہ سابق زمانہ مین بھی ایسا ہی ہوا ہی۔ چنانچہ حضرت سُلطان المشایخ رحمتہ اللہ علیہ
کی ملفوظات مین فقرا کا قصہ لکھا ہے کہ شیخ فرید الدین سے اُس فقیر کو حصّہ ملا۔ پھر حضرت
حسین فرید عطار و جلال تبریز سے حصّہ لیا۔ اور بہار الدین ذکریا نے کہا کہ شیخ الشیوخ سے
کیون حصّہ نہین لیا۔ پھر اُن کا عذر کہ اُن کی شغولی دوسری کامون مین مشغول نہین ہونے
دیتی۔ وغیرہ وغیرہ عرض کیا فرمایا یہ بھی ہے کہ جس کو جس کسی سے مقدر ہوتا ہے
پہونچتا ہے اور یہ بھی ہی کہ اُن کی طلب کامل درجہ کی ہوتی ہو ایک مُرید نے عرض کیا
کہ ہندہ کے جانے کی تاریخ ارشاد فرمائے۔ فرمایا بعد جمعہ بحکم آیت فانتشروا فی الارض
روانہ ہو جاؤ۔ اگرچہ تمھارا جانا ناگوار تو بہت ہے۔ ہر دم اور ہر وقت یاد آؤ گے۔ حضرت کی یہ
باتین سُنکر اُس مُرید نے فسخ عزم کرنا چاہا آپنے فرمایا کہ جانا تو ضروری ہی اور یہ جُدائی
ایک روز ہونا ہے۔ لاچاری ہے۔ ارادہ ملتوی مت کرو۔ جب آپ کے چھوٹے بھائی تمام فضلا،
زمانہ کے فخر مولوی رفیع الدین صاحب کو استفراغ اور دست وغیرہ جاری ہوئے اور طاعون
کی بیماری لاحق ہوئی حضرت ایک دن مین دوبار مضطربانہ اُن کے دیکھنے کو تشریف لگئے ایک
مُرید نے عرض کیا کہ مولوی رفیع الدین صاحب اپنے خاندان اور شہر دہلی کیلئے ہی فخر نہین
ہین۔ بلکہ ملک ہند کے لئے فخر ہین۔ خدا اُن کو جلد صحت عطا فرما دے اور تندرست رکھے

شہرہ سُنا اور ہرات سے بُلا کر اکبر آباد کا محتسب کیا۔ تہوڑے دنون کے بعد اکبر آباد کی اِنتقامت مین شرح مواقف وغیرہ کے حواشے لکھے اور کچھ شاگرد بھی تیار کیے۔ چنانچہ دادا صاحب نے کہ اخوند کہا کرتے تھے تمام تحصیل میرزاہد سے کی ہے۔ حواشی کے مسودہ مین بھی شریک رہے ہین۔ میرزاہد کو فقہ مین کم دخل تھا۔ ایک امیر شرح وقایہ پڑہا کرتے تھے۔ یے موجود ہوے دادا بزرگوار کے نہ پڑہانے تھے۔ مگر دادا صاحب فرماتے تھے کہ مرزا کی تقریر میری جانکی جان ہے اور اخوند کی تقریر بھی ایسی ہی۔ فرمایا۔ تحریر چار قسم کی ہین۔ ایک مردود جیسے شیخ بوعلی سینا کی تقریر۔ دوسرے مطرب۔ تیسرے مرقص جیسے صدرا و شمس بازغہ کہ جا بجا مرقص ہے فرمایا والد ماجد صاحب کی تقریر درس مین اکثر مرقص ہوا کرتی تہی۔ ایک مولوی صاحب بیٹھے ہوئے تھے انہون نے کہا کہ حضرت کی تقریر بھی مرقص ہی کہ تمام لوگ عوام وخواص وجد کرتے ہین فرمایا ناپائدار و فانی ہے ایسی چیز تعریف کی قابل نہین ہوتی۔ کاتب الحروف نے عرض کیا کہ نسبت مع اللہ پائدار اور باقی شے ہے فرمایا علم تفسیر و احادیث ہی باقی رہنے والے علوم ہین۔ کسینے کہا تحفہ مین حضرت کی تقاریر عجیب و غریب ہین۔ ایک تقریب مین فرمایا کہ دادا صاحب کی رحلت کے وقت والد ماجد صاحب یہ دوہرہ ہندی بار بار فرماتے تھے - دوہرہ

ابکے بچھڑے نا ملین دور پڑینگے جا ئی		بات جہرتی یون کہے کاری بن کی رائی

ایک مُرید نے عرض کیا کہ شاہ عبدالرحیم صاحب نے کہ خلیفہ ابوالقاسم صاحب سے استفادہ طریقہ کا فرمایا تہا چشتیہ یا قادریہ یا نقشبندیہ خاندان مین کہ سید ابوالعلی کے خلاف تہا مُرید کر سکتے تھے۔ فرمایا بیشک کر سکتے تھے۔ اِن خاندانون کی اجازت اُنھون نے اپنے دادا صاحب سے لی تہی۔ اور نسبت چشتی و نقشبندی غالب تھے۔ چنانچہ ابتدا مین والد ماجد کو بھی یہی نسبت غالب تہی۔ ایک مُرید نے عرض کیا کہ ابو العلائی نسبت آپکی قبر شریف سے ابھی تک دریافت ہوتی ہے فرمایا۔ ہان۔ پھر ارشاد فرمایا کہ جب والد ماجد صاحب مکہ معظمہ مین پہونچے

لے جائین۔ بعض آدمیون کو رخصت بھی کیا۔ مقبرہ پر جنازہ لے گئے۔ لحد تیار ہو رہی تھی
اپنے والد ماجد صاحب کی قبر شریف پر مراقب ہو کر بیٹھ گئے۔ دفن کے بعد لوگون کو علیحدہ
کر کے اپنے ہاتھ سے پہلے مٹی دی۔ نواب نوازش علی خان نے عرض کیا کہ مین نے ایک
رسالہ مین لکھا ہوا دیکھا ہے کہ حنفیہ کے یہان بھی تلقین جائز ہے۔ فرمایا زندگی مین دو کلمو کا
کہلانا محضور کے لئے البتہ آیا ہے اور موت کیوقت تلقین وغیرہ مشائخ کا عمل ہے۔ بعض
مشائخ کا یہ بھی عمل ہے کہ بعد دفن کرنے کے قبر پر اذان کہتے ہین۔ پھر قبر برابر کرنے کے
بعد شستی اور چہل قدمی کے فاتحہ پڑہی اور سلام و علیک کر کے رخصت ہوئے۔ چونکہ
غمگین تھے۔ پہلے زنانہ مین تشریف لیگئے۔ پھر مدرسہ مین آکر لوگون کو وداع کیا اور تسکین دیتے
رہے۔ فرمایا کہ میرے چار رشتے باقی تھے۔ ایک برادر حقیقی۔ دوسرے قبلہ گاہی۔ تیسرے
شیر دایہ جسنے مجکو دودہ پلایا تھا۔ چوتھے شاگرد۔ لوگون نے عرض کیا کہ حضرت مظہر علم
و فضل آپ ہی ہوئے۔ فرمایا۔ کیا کہون۔ طاقت گویائی بھی نہین۔ حاضرین نے جنازہ کی
کیفیت بیان کرنا شروع کی۔ منع فرمادیا کہ بس انا للہ وانا الیہ راجعون پڑہو۔ ایک
مُرید نے عرض کیا کہ اب معلوم ہوتا ہے کہ بزرگون کو کشف و کرامت کم ہوتا ہے۔ کتمان وغیرہ کا
صرف بہانہ کر دیتے ہین فرمایا۔ ہان ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ شدت ظلمت اور کثرت
بدعت و کفر کے سبب سے ایسا ہی ہوگیا ہے۔ یہ بھی وجہ ہے کہ زمانہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم
کو مخلوق سے جسقدر بعد اور دوری ہوتی جائیگی۔ فیضان مین اوسیقدر کمی واقع ہوتی رہیگی
دیکھو اخبار مین یہ بات مشہور تھی کہ فلان شخص کو بہت کشف ہے یہان تک کہ اُس کا مثل
نہین ہے۔ اب کچھ بھی نہین۔ فرمایا خمر شراب کو کہتے ہین اور بادہ تہوڑی شراب کو جو
گرم کیا ہوا ہو اور جس کا جو تہا حصہ آگ پر رکہنے سے جل چکا ہو اُس کا نام مثلث رکہتے ہین
اگر تہائی جل گیا ہے تو مثلث کہتے ہین۔ اگر تہوڑا حصہ بقدر غیر مسکر ہے تو امام صاحب کے
نزدیک جائز ہے کہ اوس مین نشہ جو علت حرمت ہے باقی نہین رہتا ہے اور جمہور کے

فرمایا کہ اگر جاہل بھی ہوتے تو مجکو تو جب بھی آمیزش خون کے تقاضے سے یہی درد ہوتا ۔
اور چونکہ وہ اب عالم ہین اور خلق اللہ کو فیضرسان ۔ اِسلئے تمام خلقت کو اُن کا درد ہے ۔
فرمایا بھائی ہمارا تو زندگی مین بجز نام کے اور کچھ بھی نہین ہے جو کچھ ہے اُن کا ہی ہے
فرمایا ۔ خدا کے نزدیک سب کے رزق اور زندگی عطا فرمانے مین یکسان اور برابر ہین وہ غنی اور
بے پرواہی اُسکے نزدیک کوئی لیاقت کی اعتبار سے الیق نہین ۔ اگر چاہے گا لایق پر اپنی
نعمتین مبذول فرماوے اور لایق کو نہ دیوے ۔ دوسرے روز عیادت کیلیے تشریف لے گئے
ایک مُرید نے کہا کہ حضرت کا درد کچھ کم ہے ۔ شاید صبر عطا ہوا ہے غالب ہے کہ مولوی صاحب کا
انتقال ہوئے ۔ جب مولوی صاحب کے انتقال کا وقت آیا کثرت سے آدمی جمع تھے ۔ حافظ بھی بہت
کثرت سے تھے ۔ سورہ تبارک اور یٰسین شریف پڑھ رہے تھے ۔ علما بخاری شریف کا ختم کر رہے تھے
حضرت دوزانو مراقبہ مین بیٹھے ہوئے تھے ۔ جب سُنا کہ جان جان آفرین کے سپرد کردی
غمناک ہوکر گھر والون کی تسلی فرمانے لگے ۔ اور باہر آکر خادم کو کہا کہ والد ماجد صاحب کی
قبر کی برابر مین جو جگہ ہے وہان قبر کھدواؤ ۔ خادم نے عرض کیا کہ وہان تو حضور نے جگہ اپنے لیے تعین فرمائی ہے
فرمایا مجکو منظور ہے ۔ لیکن شاید بھائیون مین سے کوئی ناراض ہو اگر وہ اجازت دین تو مضایقہ
نہین ۔ اُن سے دریافت کرنے سے ظاہر ہوا کہ اُن کی رضا نہین ہے فرمایا ۔ اُنھین کیواسطے
تیار کرو ۔ معلوم مجکو کہان مرنیکا اتفاق ہوئے ۔ خدا کو علم ہے ۔ ایک مُرید نے عرض کیا ۔ بعد قبر
کھدوانے کے اگر جگہ باقی رہے ۔ تب بھی بہتر ہے ۔ خادم نے آکر جواب دیا کہ جگہ کم تھی ۔ اب
وہان قبر کی جگہ قریب باقی نہین ہے ۔ اوسکے بعد جنازہ باہر لائے ۔ آپکے آنسو ٹپکتے تھے ۔ اور
جنازہ کا پایہ پکڑے ہوئے تھے ۔ لوگون نے عرض کیا کہ حضرت آگے آگے تشریف لے چلیے ۔
فرمایا بھائی جو مقدر ہے وہ ہو رہا ہے ۔ میرے افعال اِس وقت سبب اضطراری ہین ۔ اگر
مین گلیون مین وارستہ پھرنے لگون تب بھی تعجب نہین ۔ مرضی مولی سب سے اولی ہے پھر نماز
جنازہ کی پڑھکر اذن عام دیا کہ جن صاحبون کو اپنے کامون مین جانا مصروف ہونا ہو تشریف

ان احادیث سے وغیرہ ترجیح دیکر معنی واحد متعین کرتے ہین- یہی تاویل ہے فرمایا قرآن سات لُغت مین نازل ہوا ہے- اِسی کو سبع مثانی کہتے ہین- حدیث شریف مین لفظ بطن آیا ہے فرمایا- علما ظاہر و باطن نے دین کی خوب طرح خدمت کی ہے اور علم کی بنیاد کو نہایت مستحکم کر دیا ہے- چنانچہ سید عبد الوہاب بہاری جن کو عوام لوگ سید مجھی روئی کہتے ہین- اِس امر مین نہایت شہرہ رکھتے ہین اور شیخ روزبہان کے اشارات بھی مشہور ہین- تمام قرآن شریف کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت اور تعریف مین ثابت کیا ہے اور قرآن کے ہر ہر جگہ سے حضرت کی ہی تعریف و ثنا نکالی ہے- مین بیچارہ کیا چیز ہون- ایک شخص نے عرض کیا کہ مین مٹھائی کے کھلونے وغیرہ بچون کے واسطے بنالیا کرتا ہون- یا گڑیا وغیرہ بناتا ہون فرمایا گناہ ہے اُس نے عرض کیا کہ ایک طالب علم کہتا تھا کہ اِن تصویرون مین قطر نہین ہے- لہذا تصویر ہی نہین ہوئی- فرمایا غلط ہے مسئلہ یہ ہے کہ اگر سر نہو اور تمام اعضا ہون تو مضایقہ نہین اور اگر سر اور چہرہ ہے اور تمام اعضا نہین ہین- بیشک تصویر مین داخل ہے اور ناجایز ہے- ایک سایل کے جواب مین فرمایا کہ پشک- بلی کو کہتے ہین اور سپید بلی کو طمغون بھی کہتے ہین فرمایا ایک اصطلاح یہ ہے کہ دربار کو برادری خانہ کہتے ہین ؎

گلرخان چہرہ مپوشید چو می نوش کُنید		طیفے گل طیفے نیست کہ سر لوش کُنید

ایک شخص اپنے مکان مین حالت مستی مین کچھ اپنی اصطلاح کے موافق گا رہا تھا آپ نے سُنا فرمایا کہ دہناسری ہے یا ملتانی اور گائیکی بہت سی قسمین بیان فرمائین فرمایا مجکو اِن امور مین پہلے بہت دخل تھا- اِس فن کے بڑے بڑے لوگ شبہہ دریافت کرنے کے لئے آتے تھے اب مین نے موقوف کر دیا ہے- کیونکہ مجکو ضرر کرتا ہے قلب مین جوش مین آتا ہے تو بیمار ہو جاتا ہون ایک سایل کے جواب مین فرمایا کہ تصحیف بمعنی اُس کو کہتے ہین کہ لفظ کو غلط پڑہین- حالانکہ اوسکی صورت خطی درست ہو فرمایا کیا خوب معما کہا گیا ہے ؎

جدا از تو خواہم ضد شرقی		بہ تصحیف و بہ تقلیب و بہ ترد یف

نزدیک ہی حلال ہے فرمایا ایمان و اسلام۔ اِس معنی کے اعتبار سے سنیون کے نزدیک ایک ہے۔ کہ حاصل اور مقصود دونون سے ایک ہوتا ہے ورنہ اسلام کے معنے منقاد اور مطیع ہو جانے کے ہین اور ایمان کے معنے زبان سے اقرار کرنا و دل سے تصدیق ارکان دین کی کرنا۔ جسمین ایمان ہو اور اسلام نہین ہو وہ فاسق ہے اور جسمین ایمان ہی نہین وہ کافر اور اگر دل سے تصدیق نہین مگر ظاہرداری کی وجہ سے دین کی باتین کرتا ہے وہ منافق ہے۔ ایک مُرید نے عرض کیا کہ سائل کی یہ غرض ہو کہ جو کچھ قرآن و حدیث سے سمجھا جاتا ہے مرضی خدا کے مطابق ہو۔ اور موافق ہے یا نہین۔ فرمایا سمجھنے کے لئے علم و عقل کی ضرورت ہے نہایت خبرداری و ہوشیاری سے مسائل کا استمزاج کرنا چاہئے اپنی رائے کو دخل ندیوے کہ بالرائے تفسیر کرنے مین کفر عائد ہوتا ہے۔ تفسیر کے لئے بہت علم کی ضرورت ہے۔ جہان تاویل کی ضرورت سمجھی جاوے کرے۔ اِس عاجز کو کسیقدر تفسیر مین) دخل ہے۔ بعض وعظون مین چند تاویلین مین نے بیان بھی کی ہین۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تبارک تعالےٰ نے قربانی کا حکم فرمایا۔ موسیٰ علیہ السلام نے گائے قربانی کی۔ کہا گیا کہ ہمارے ساتھ تمسخر کرتے ہو۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ توبہ نعوذ باللہ کہ مین مسخرہ ہون۔ پھر گائے کی تحقیق کی گئی اور ذبح ہوئی۔ اِس مقام پر کہا جا سکتا ہے اور تاویل ہو سکتی ہو کہ ذبح گاو سے مراد نفس کا ذبح کرنا تھا۔ مجاہدات اور ریاضات کیسا تھ خاصکر جوانی مین کہ آدمی اُن کے ساتھ رغبت کرین اور دُنیا کی خدمت اور دُنیا کے کام نکمے ہوئے ہون۔ اُسوقت اللہ تعالےٰ کے ساتھ قربت اور وصول میسر آتا ہے فرمایا اور بہت سی باتین ایسی ہین کہ عشاق کے بہت کام آتے ہین۔ چنانچہ کسی نے پدماوت اور لیلی کا قصہ اپنے معشوق پر مطابق کر کے لذت اور سرور حاصل کیا تھا۔ الغرض اسباب مین ہوشیاری اور خبرداری بہت درکار ہے اور سماع کا حال تحقیق پر سے محمول نہین ہوا کرتا ہے فرمایا خدا اور رسول کا فرمان بہت صحیح اور درست ہے۔ علماء اصول نے یہ لکھا ہے کہ جہان پر کلام کثیر المعنی یا محتمل المعنی ہو

حضرت نے دعا فرمائی۔ آفتاب اپنے مقر اصلی پر آگیا اور جب تک آپ باطمینان نماز ادا نہ فرما چکے آفتاب غلامانہ اپنی جگہ پر قایم رہا۔ بعد اوسکے غروب ہوا۔ ایک مُرید نے عرض کیا کہ اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت کا ادب بمقابلہ فرض کے زاید مرتبہ رکھتا ہے فرمایا۔ حضرت علی رض پر یہ بھی فرض ہی تھا۔ دیکھو اِسکے ادا کرنے سے دونون فرض اللہ تعالےٰ نے ادا فرما دئے حضرات حسنین رضی اللہ عنہ سے بارہا ایسے واقعات وقوع مین آئے ہین۔ ان امور کو علمار باطن جو علم ظاہر اور باطن کے جامع ہین۔ خوب سمجھتے ہین۔ صحابہ حضرت فخر دوجہان صلعم کا اِسقدر ادب فرماتے تھے کہ بیان سے باہر ہے۔ ایک روز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت صلعم نے صلح کے واسطے مکہ معظمہ بھیجا۔ یہہ وہ وقت تھا کہ حضرت مدینہ طیبہ سے عمرہ ادا کرنیکیواسطے آنا چاہتے تھے ابوسفیان وغیرہ جو رؤسا مکہ کے تھے اُن سے حضرت نے کہلا بھیجا کہ مین لڑائی کی نیت سے نہین آیا ہون۔ مجکو اجازت دو کہ مین عمرہ ادا کرون۔ قریش نے یہہ جواب دیا کہ سامان جنگ وغیرہ وہین چھوڑ آئے۔ خالی ہاتہہ آکر عمرہ ادا کیجئے۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے یہہ کہا کہ تم تو آہی گئے ہو۔ عمرہ ادا کرتے جاؤ۔ باقی اپنے رسول سے یہہ کہدینا۔ حضرت عثمان رض نے فرمایا کہ ہرگز ایسا نہوگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے مین عمرہ کر کے غیر ہوجاؤن۔ حضرت سرور کائنات کیساتہہ ہی عمرہ کرون گا۔ یہہ بھی کتابون مین دیکھا گیا ہے کہ جس ہاتہہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت صلعم سے بیعت کی تھی کبھی اپنی شرمگاہ کو اُس سے ہاتہہ مساس نہین کیا۔ کہا کرتے تھے کہ یہہ وہ ہاتہہ ہے کہ جو سرور کائنات کے دستِ مبارک مین گیا ہے۔ شرم آتی ہی کہ اِس سے ایسے رکیک افعال کئے جادین۔ اِسی صلح مین جس کا ذکر اوپر ہوا ہے جب صلحنامہ لکھا گیا تو حضرت نے دستخط کی جگہہ پر لفظ محمد الرسول اللہ صلعم لکھا کفار نے یہہ دستخط قبول نکئے اور یہہ کہا اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول سمجھتے تو ایسے معاملات آپکے ساتھ کیون کرتے۔ اِس جگہہ پر محمد بن عبد اللہ لکھدیجئے۔ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ محمد الرسول اللہ کا لفظ مٹا کر محمد بن عبد اللہ ہی لکھدو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے

شرقی کی ضد غربی ہے۔ غربی کی تقلیب ربیع ہوئی اوسکی تردیف بہار پھر اسکی تصحیف نہار
پھر اوسکی تردیف یوم پھر اسکی تقلیب موئے اوسکی تردیف شعر اوسکی تردیف بیت۔
اوسکی تردیف دار اوسکی تقلیب راد اوسکی تصحیف زاد اوسکی تردیف توشہ اوسکی تصحیف نوشہ
یہی مقصد شاعر کا ہے جو آخر مین حاصل ہوا ہے۔ پھر **فرمایا** چشم بکشا زلف بشکن جان من۔
(یعنی عین بفتح لام بکسر) پھر تسکین دل بریان من پہ لفظ علی حاصل ہوگیا **فرمایا**۔ ملا جمالی
معما گوئی مین نہایت دستگاہ رکھتے تھے گویا کہ بے نظیر تھے اپنے نام کا سجع جمع مالا و عددہ سے
نکالا تھا یعنے جیم کو لام کے ساتھ اور عددہ جمالی ہوا۔ ایک مرید نے عرض کیا کہ میان معصوم
اور محفوظ مین کیا فرق ہے **فرمایا** مین پہلے بھی اسکی نسبت بیان کرچکا ہوں۔ معصوم ایسے عصمت مآب
شخص کو کہتے ہین جن سے گناہ کا وقوع محال ہوئے اور محفوظ وہ شخص ہے کہ گناہ اور خطا اس سے
ممکن ہو مگر واقع نہو۔ یون سمجھنا چاہیے کہ معصوم سے گناہ کا واقع ہونا گویا کہ محال کا لازم
آتا ہے۔ آسمان کا ساکن ہونا ہمارے نزدیک ممکن ہے۔ چنانچہ حضرت یوشع رضی اللہ عنہ کیوقت
مین واقع بھی ہوا ہے اور ایسا بھی ہے کہ رات کے بڑے ہونے کے واسطے کہ اس وقت لڑائی
نکر سکین اور دن قریب فتح کا دن تھا۔ اگر شام ہوجاتی یا رات بڑی ہوتی حضرت یوشع کی
فتح نہتی۔ چنانچہ چند ساعت فتح کے وقت تک آفتاب ساکن رہا۔ ایک مرید نے عرض کیا۔
کہ اولیاء کی کرامت آسمان پر بھی اثر کرتی ہے **فرمایا** عام طور سے نہین۔ البتہ بعض اللہ کی
دوست ایسے ہین کہ اُن کی خاطر اللہ تعالے کو منظور ہوتی ہے۔ آسمان مین بھی تصرف ہوتا ہے
چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہ کے واسطے آفتاب اپنے غروب کے وقت تک تابان نہوا۔ یہ کرامت
سکون سے بھی بڑھ گئی۔ کیونکہ اسوقت مین آسمان کی گردش برعکس واقع ہوئی۔ ایسا بھی مشہور
ہے اور صحیح ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز عصر کے بعد وحی کے آثار معلوم ہوئے۔ آپ
حضرت مرتضی رضی اللہ عنہ کے زانون پر ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ گویا کہ منتظر تھے۔ اسوقت مین غشی
کی مشابہ کی حالت ہوگئی اور بیہوشی طاری ہوئی غروب کے بعد افاقہ ہوا۔ چونکہ نماز فوت ہوتی تھی

کہ تعبیر غلطی کے موافق نہین ہوتی - گویا کہ کوئی خبر حاصل ہوکر محفوظ کرتی ہے - مگر واقع ہونے کے
بعد جب مُطابق کیا تو موافق نہین پھر عرض کیا کہ باوجود احتمال غلطی کے بعض لوگ اپنے کشف
مین غلطی روا نہین رکھتے ہین - شاید دادا صاحب نے اپنی کسی حکایت مین لکھا ہے یا شاہ عبدالرزاق
صاحب کسی مقام پر لکھتے ہین - **فرمایا** بیشک - پھر عرض کیا کہ بعض بزرگ ان کشفون مین ہی
غلطی ہی تجویز کرتے ہین - جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خواب - کہ تعبیر مین غلطی ہوئی ہے
فرمایا - نہین یہہ نبی کا خواب ہے - حجت شرعی ہوا کرتا ہے - حضرت نے کسی تقریب مین ایک مُرید سے
پوچھا کہ تمنے اچھی صاحب کو دیکھا ہے - مُرید نے عرض کیا کہ ڈہاکہ سے دہلی تک مشاہیر بزرگونکو
دیکھتا ہوا چلا آیا ہون - اور ارشاد و توجہ بھی حاصل کی ہے - مین نے اُن سب بزرگون کی مراتب
اور درجات کا ایک اندازہ ٹہیرایا ہے - اسی اثنا مین ڈہاکے کے بزرگون کا حال اور شاہ
غلام علی صاحب کے حالات بیان ہونا شروع ہوئے - کہا کہ اچھے صاحب کو باعتبار علم اور عمل اور
اہل دین ہونیکے مین دوسرے درجہ مین سمجھتا ہون اور پھر شاہ نعمت اللہ صاحب ساکن
پھلواری کا مرتبہ ہے - سب بزرگون کی کچھ کچھ نسبت اور کیفیت بھی بیان کی - اسی ضمن مین
راجہ بھوج کا ذکر ہوا **فرمایا** - تاریخ فرشتہ مین لکھا ہوا دیکھا ہے کہ راجہ بھوج اوجین کا راجہ
بکرماجیت کے ذریات سے تہا - سُنا گیا ہے کہ بکرماجیت نے شق قمر کو بچشم خود دیکھا تہا - نجومیون سے
اِسکی وجہ دریافت کی تہی - کسی نے کچھ جواب نہین دیا تہا - اور کہا تہا کہ خسوف اور کسوف ہماری
کتابون مین نہین ہے - راجہ کی اِس جواب سے دلجمعی نہوئی - پھر متواتر بہت لوگون سے سُنا کہ ایک
شخص عرب مین اِس نام کے پیدا ہوئے ہین - اونھون نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا جب قوم نے
اُن سے دلیل طلب کی تو اونہون نے اِس طرح سے قوم کو عاجز کیا کہ ایک اونگلی کے اشارہ سے
چاند کے دو ٹکڑے کر ڈالے - اور اہل نجوم اور ساحرونکے یہان یہہ امر ثابت ہے کہ آسمان پر
سحر اثر نہین کرسکتا ہے - راجہ کو اسلام کے ساتھ اُس وقت سے نہایت محبت پیدا ہوئی - تین
آدمیون کو اپنے معتمدون مین سے - ایک باہارتن دوسرے باورچی کو معہ پائجامہ اور رومال

عرض کیا کہ مجھسے تو یہہ کبھی نہوسکیگا کہ رسول اللہ کا لفظ جسپر میرا ایمان ہے مین اپنے ہاتھ سے
مٹاؤن - ہرچند فرمایا مگر قبول نکیا - بالآخر حضرت صلعم نے اپنے دست مبارک سے ہی محو فرمایا
اِس قصّے کے سُننے سے حاضرین کو ایک کیفیت وجد طاری ہوئی - خود حضرت کو بہی بیان
کرنے مین ایک لُطف حاصل ہوا - ایک مُرید نے عرض کیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ وحی کے وقت حضرت
بیہوش ہوجایا کرتے تھے فرمایا - وحی کے اوائل زمانہ مین کہ کلام الٰہی کی عظمت وجلال وہیبت
لاتعد تہی بیہوش ہوجاتے تھے - مگر عام طور سے یہہ کیفیت ہوتی تہی کہ وحی کے وقت حضرت پر
پسینا آجاتا تہا - وحی کئی قسم کی ہوتی ہے - ایک یہہ کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لاتے تھے
دوسری خواب مین بھی تعلیم ہوتی تہی - اِسیواسطے نبی کا خواب دلیل شرعی ہے اور جب جبرئیلؑ
تشریف لاتے تھے تو کبھی صدائے جرس کی مشابہ آواز محسوس ہوا کرتی تہی - حضرت جبرئیلؑ
اکثر وحیہ کی شکل مین آیا کرتے تھے - جو کچھ کہنے کی لایق تھا وہ کہدیتے تھے - حضرت صلعم صحابہ کو سمجھا
دیا کرتے تھے - کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دِل مین القا ہوجاتا ہے - یہہ بھی حجت شرعی ہے - مگر نبی کا
القا ہے حجت شرعی ہے ولی کا القا، گاہ گاہ حجت شرعی ہوجاتا ہے وہ بھی کسی قوی وجہ سے
ایک مُرید نے عرض کیا کہ یہہ کشف تمام اولیاء کو ہوتا ہے اور کس طرح ہوتا ہے فرمایا حسب
مراتب کشف ہوتا ہے - لوگون نے کشف کی قسمین بھی ضبط کی ہین - کبھی باواز بلند ہوتا ہے
جِس کو الہام کہتے ہین - اِسمین گوینده مجہول بھی ہوتا ہے اور معلوم بھی - مگر اکثر مجہول ہوتا ہے
خواب مین ہو یا بیداری مین - کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دلمین خود بخود آتا ہے کہ یہہ امر صحیح ہے اور دِل
اُس کو قبول کرتا ہے - کبھی اُس شے کیطرف شوق دامنگیر ہوتا ہے - جیسے دل گواہی دیتا ہے -
کہ حضرت صلعم اللہ کے رسول ہین - یہہ بھی القا ہے فرمایا - کبھی اشیاء کی حقیقت بھی معلوم
ہوا کرتی ہین اور حالانکہ مراقبہ اور توجہ کچھ بھی نہین ہوتا ہے - مگر اوسکے دیکھنے کے لئے نظر
ظاہر نہین ہے - بلکہ دل کی آنکھ نظر آتی ہے - پھر ایک مُرید نے عرض کیا کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ قبر سے
کوئی شے منکشف ہوتی ہے مگر مجملاً حاصل ہوتی ہے صاف نہین ہوتی - اور کبھی غلط بھی ہوتی ہے - ہرچند

دعوت کہائی ہی مطلب یہ ہے کہ پیشہ کی وجہ سے ذلیل نہ سمجھے۔ البتہ اگر احتیاط نجاست اور وقوع کراہیت کے سبب سے کہ بعض آدمی مختلط بالنجاستہ ہوتے ہین دعوت نہ قبول کیجاوے کچھ مضایقہ نہین۔ اگر ہاتھ پیر دہو کر بکمال احتیاط کہانا طیار کرنے کا وعدہ کرے دعوت کرلیوے **فرمایا** اُن لوگون کے یہان کی دعوت جن کا کسب حرام ہی جیسے کنچنی وغیرہا قبول کرنا جایز نہین **فرمایا** حدیث شریف مین طعام ولیمہ بہت ثواب ہے۔ بہشت کے پانی سے ایک قطرہ اُسمین ملا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ بھی فرمایا ہے کہ ولیمہ کا کہانا اِس وجہ سے کہ اغنیاء کو کھلایا جاتا ہے فقرا وغیرہ کو نہین دیا جاتا ہے بدترین طعام ہو جاتا ہے ایک مُرید نے عرض کیا کہ بعض لوگ آٹے سے ہاتھ دہوتے ہین اِس کا کیا حُکم ہے **فرمایا** فقہاء منع فرماتے ہین چنانچہ مولوی نظر محمد صاحب کہ بہت بڑی عالم تھے نہایت زجر فرمایا کرتے تھے۔ اور جو لوگ جایز سمجھتے ہین وہ ایک حدیث سے استدلال کرتے ہین اور وہ صرف اُن کا قیاس ہی۔ کہ حضرت صلعم نے ایک بار جامہ خون حیض آلودہ کو نمک سے دہونے کا حُکم فرمایا تہا پس جبکہ نمک بھی ایک شے محترم ہے اور اُس سے ازالہ نجاست کی گئی تو اُسی پر قیاس گندم کو بھی کرلینا چاہیئے ۵

لاولا لالب ولالاشش مہہ است		لل کسط کسط لل مشہور وکوتہ است

فرمایا بڑے دن مین دہلی مین چونتیس گھڑی حیدرآباد مین تیس گھڑی بلغار مین پچیس گھڑی دن اختلاف جہات کی وجہ سے ہوتا ہے۔ بعض جگہ بیس ساعت کی رات ہوتی ہی اور نماز عشا فرض ہی نہین ہوتی ہے۔ کیونکہ بارہ گھڑی تو شفق رہتی ہی جو عبارت مغرب کے وقت سے ہی اور بارہ گھڑی صبح صادق رہتی ہی۔ اُس مُلک سے اِس مُلک تک طلوع وغروب مین چار گھڑی کا فرق ہوتا ہے۔ دہلی سے بنگالہ تک ایک گھڑی کا اور سندہ مین ایک گھڑی کا قطبین کے نیچے چھ ماہ مین رات دن ہوتا ہے اور صبح سے طلوع آفتاب تک اندازہ سات روز کا ہے چنانچہ نبی و تبایعین فرنگیون نے کُرہ کے موافق ایک رات دن کا فرق بیان کیا ہے اِسی سے یہ معلوم ہوا کہ مولی

وغیرہ کے بطریق امتحان بہیجا۔ کسیقدر ہندی گفتگو کی بہی آرزو تہی۔ جب یہہ لوگ حاضر ہوکر مشرف ہوئے حضرت نے فرمایا۔ کہیم کسل۔ اوسکے بعد تحفہ طلب کیا اور اسباب پان وغیرہ جو وہ بطور تحفہ کے ہمراہ لائے تہے طلب کیا۔ بابا رتن تو وہین ٹہر گیا۔ مگر اور آدمیون نے مراجعت کی۔ چنانچہ بابا رتن نے آنحضرت کی رحلت کے بعد ہندوستان کے فلان شہر مین آکر استقامت کی۔ چنانچہ مشہور و معروف ہے۔ **فرمایا** ایک اور راجہ نے بھی شق قمر کا مشاہدہ کیا تھا اُس کو بھی سُنکر ایک قسم کی محبت پیدا ہوگئی تہی **فرمایا** مُطلق دعوت بشرطیکہ منکرات سے خالی ہو یعنی کسی طرح کی کوئی بُرائی داخلی یا خارجی موجود ہو سنت ہے۔ دعوت ولیمہ بھی سنت ہے لیکن امام احمدؒ اور بعض علما اس کے قبول کرنیکو واجب لکہتے ہین۔ ابی ہریرہ فرماتے ہین جس نے دعوت ولیمہ قبول نکی گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ ایک مُرید نے عرض کیا کہ اگر مُسافر ہے اور اُسکو کسی دوسری بستی مین جانا منظور ہے اور دعوت کے وقت تک نہین ٹہیر سکتا۔ ایسی حالت مین بھی ولیمہ کی دعوت کا رد کرنا جایز ہے کہ نہین **فرمایا** اگر نجانا منظور ہے اور مسافرت صرف حیلہ ہے تو گنہگار ہوگا۔ اس بات کو عالم الغیب ہی خوب جانتا ہے ورنہ عذر کردیوے کہ سفر مین جاتا ہون یا بیمار ہون۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ اگر ایسا شخص جسکے یہان حرام کا مال آتا ہے یا قوال جو مزامیر پر اُجرت لیتا ہے۔ ولیمہ کی یا اور کسی قسم کی دعوت کرے تو کیا حکم ہے **فرمایا** اگر یہہ بات ثابت ہوجاوے کہ یہہ کہانا اُس مال حرام کی آمدنی مین سے نہین طیار کیا گیا ہے۔ بلکہ کسی کے حلال مال سے قرض لیکر طیار کرایا ہے۔ یا کوئی ایسا کسب بھی کرتا ہے جو شرعاً حلال ہے تو دعوت قبول کرنا جایز ہے ورنہ ناجایز۔

فرمایا جو دعوت واجب امر کی ادا کرنے کے لئے کیجاتی ہے۔ اُس کا قبول کرنا بھی واجب ہے اور جو دعوت ادائے سنت کیلئے اُس کا قبول کرنا سنت ہے۔ اور جو دعوت امر مباح کے لئے ہے اُس کا قبول کرنا مسنون ہی۔ مگر بشرطیکہ منکرات سے تمام دعوتین خالی ہون اگر اپنے کو ذلیل سمجھکر کم درجہ کے آدمی یہان کی دعوت قبول کرے ثواب ہے حضرت نے حجام و جولاہہ پیشہ ورونکی یہان

کر ظلم ہی کرتے ہین اور قرآن مجید بھی پڑھتے ہین اور بعضے عالم بھی ایسے ہین کہ عمل نہین
کرتے ہین اُن کی بھی نخوست آئی ہے۔ کیونکہ علم دین خدا کے قایمقام ہے اور علوم بمنزلہ
مصالح کے ہین **فرمایا** تیس برس سے یہہ کیفیت ہے کہ دین ہی کا شغل رہتا ہے ورنہ پہلے
معقول صبح سے شام تک ہوا کرتا تہا۔ آجکل تو یہہ کیفیت دیکھتا ہون کہ لوگو نمین زیادہ تر معقول ہی کا
شغل رہتا ہے اور اسی کا رواج ہے۔ ایک شخص نے دریافت کیا کہ کیا طاق تاریخون مین
نکاح ناجایز ہوتا ہے **فرمایا** نہین۔ ہمارے یہان تاریخین وغیرہ کوئی چیز نہین ہین۔ البتہ جس
دن دُلھن گھر مین آوے وہ روز مبارک ہونا چاہیے یا جمعرات کا دن یا پیر ہو اگر ایسا ہو
تو زیادہ بہتر ہے ورنہ سب دن خدا کے ہین **فرمایا** جوگنی اور رجال الغیب علمار کے نزدیک
کچھ حقیقت نہین رکھتے ہین۔ البتہ بعض اصحاب تجربہ نے اپنی کتابون مین لکھا ہے۔ ایک
مُرید نے عرض کیا کہ اگر حافظ بعد ختم ایک قرآن کے دوسرا ختم کرے تو سنت ادا ہوجائیگی
یا نہین **فرمایا** ادا ہوجائیگی۔ ایک شخص نے پوچھا کہ ناسخ و منسوخ حدیث مین سے علیحدہ
کیون نہین کردیے گئے **فرمایا** بعضون نے کئے بھی ہین۔ مگر یہہ شبہہ برطرف اور علیحدہ
ہونیوالی نہین ہے۔ کیونکہ اختلاف بکثرت ہے۔ ایک مُرید نے عرض کیا کہ جب حدیث صحیح
دریافت ہوگئی پھر اس شبہہ سے کہ شاید منسوخ یا مئول ہو اُس پر عمل کیون نہین کیا جاتا
فرمایا فقہا کا مذہب یہہ ہے کہ مجتہد کے قول پر عمل کرے اور محدثین کہتے ہین کہ حدیث
شریف پر عمل کرتے ہین۔ مگر یہہ زمانہ نہایت ضُعف کا زمانہ ہے نہ وہ علم کی کثرت ہے نہ ویسے
حافظہ ہین نہ ویسے فرصتین کہ شب و روز تحقیق ہی مین رہے۔ لہذا فقہار کے قول پر عمل کرنا چاہیے
اور شُبہہ کو برطرف کرلے یہہ وہ زمانہ ہے کہ اس زمانہ کے اعلیٰ درجہ کے محدث و فقیہ اُس
زمانہ کے ادنےٰ سے ادنےٰ عالم کے علم کے کسی حصہ کی برابر بھی نہین ہوسکتے **فرمایا**
اسباب مین والد ماجد صاحب کا مسلک خوب ہے ایسی حدیث ہے کہ اُس پر ایک مجتہد نے بھی عمل کیا ہو
حدیث کو ترجیح ہے ورنہ مجتہد کے قول پر عمل کرے جیسا کہ ارشاد ہے۔ فاسئلوا اہل الذکر

درجہ آبادی تہی - اب فرنگیون نے پچیس درجہ آبادی قرار دی ہی بطور تذکرہ کے فرمایا
کہ جو لوگ فقہ کا اتباع کرتے ہین وہ دراصل حدیث شریف ہی کی متبع ہین اِس لئے کہ استخراج
فقہی مسایل کا حدیثون اور آیتون ہی سے ہی - چنانچہ مناظرہ کے وقت ہر ایک اپنی اپنی
دلیل لاتے ہین ارشاد فرمایا کہ جب حدیث حجت کے مرتبہ کو پہونچ جاوے تو اتباع ضروری
ہے اور اگر کسی صحابی کے قول کا اتباع حدیث شریف سے ترک لازم آتا ہو تو ترک کر دینا
چاہئے کیونکہ حدیث شریف کے مقابلہ پر صحابی کا قول متروک ہوگا - لیکن نہایت وسیع النظر
اور عقیل آدمی کا یہہ کام ہے جیسے اکابر صحابہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا
قول عدم جواز تیمم و حجت بیع ام ولد وغیرہ کے بارہ مین حدیث صحیح کے ثابت ہونیکے بعد
متروک ہوا ہے - امام اعظم صاحب کا قول بھی ایسا ہی سمجہنا چاہئے - مگر مرتبہ تحقیق و تبحر علمی کی بہین
ضرورت ہے - رہا یہہ کہ مجتہد سے اگر غلطی واقع ہے اُس مین بھی وہ ماجور ہین - چنانچہ حضرت نے
بنی قریضہ پر لشکر بہیجا تہا یہہ حکم فرمایا کہ نماز ادا نہ کرو - لہذا بعض لوگون نے تو ظاہر پر عمل کیا
یعنی نماز فوت کی اور بعضون نے نماز ادا کی اور حضرت کے ارشاد کو جلدی اور عجلت کے اظہار پر
محمول کیا - الغرض ایسے ہی قصہ استخراج ہے - بس استخراج اُسوقت تک ہے کہ حدیث صحیح
پہونچے - ایک سایل کے جواب مین فرمایا کہ حضرت نے پشتو کبھی نہین بولی - البتہ افغانونکو
دعا دی ہے اور فارسی بھی بجز اوسکے جو وہان معمول تھی نہین بولی - زبان عربی مین فرمایا
کرتے تھے - ہان صاحب فرشتہ نے اپنی تاریخ مین ہندی دعائین اکثر نقلین کین ہین فرمایا
میمان فارسی شیراز کے قصبہ کا رہنے والا تہا - تو ایرانیون کے محاورہ کیموافق بولا کرتا تہا
ایک سایل کے جواب مین فرمایا کہ عالم کو حافظ پر ایسی فضیلت ہے جیسے کہ معانی کو الفاظ پر
لیکن میری رائے یہہ ہے کہ کسی کو کسی پر فضیلت نہ دینا چاہئے کیونکہ درحقیقت خدا ہی بہتر
جانتا ہے کہ کون بزرگ و افضل ہے - ہمارا قیاس ظاہر کے بنا پر ہے - حدیث شریف مین
آیا ہے کہ بہت سی تلاوت کرنے والے ایسے ہین کہ قرآن اُن پر لعنت کرتا ہے کیا معنے

بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ غلبہ حال کی وجہ سے کسی وقت امر بالمعروف ترک ہو جایا کرتا ہے
چنانچہ امیر نے عید کے روز نفل سے منع کیا لوگون نے کہا کہ اے امیر مارو جواب دیا کہ ایسا
ہرگز نکرونگا کیا ارایت الذی ینہی عبداً اذا صلی مین داخل ہون ٥

تو برائے وصل کردن آمدے		یا برائے فصل کردن آمدے

علما قشری اس جگہ غور کرتے ہین - البتہ جو لوگ صوفی منش ہین اس حال کو خوب سمجھتے ہین -
ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ سائلون کو جمعہ مین سوال کرنے سے منع فرمایا- منع کرنا صرف اس واسطے
تہا کہ مال دنیا کی طمع اسقدر مت کرو فرمایا- ابراہیم کوروی کی سال تاریخ ہے واللہ
انا لفراقک محزون یا ابراہیم پھر فرمایا کہ امام مالک کے تاریخ ولادت مولدہ نجم ہدی
وفاتہ مالک ہے حضرت عبد الاحد نقشبندی نے زینت المساجد کی تاریخ لکہی تہی -
لمسجد اسس علی التقوی من اول یوم فرمایا بعض چیزین سب ملکون مین ہوتی ہین
جیسے گدہا اور کتا اور بعض چیزین مخصوص ہوتی ہین - جیسے بہینسا کہ ہند اور مصر روم
و بخارا و حجاز وغیرہ ہی مین پایا جاتا ہے فرمایا قطبی اور شافیہ اور کافیہ سب ملکون مین
دائر اور سائر ہین فرمایا علم حدیث میرے والد ماجد صاحب مدینہ منورہ سے لائے یہان
آکر فرمایا تہا کہ جو کچہہ مینے پڑہا تہا سب بہول گیا صرف علم دین باقی رہ گیا ہے اور انشاء اللہ تعالی
قبر تک اور بلکہ جنت مین بھی یہی ساتھ رہے گا اور نفع دیویگا- والد ماجد صاحب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق تھے- ایک قصیدہ بھی حضرت صلعم کی مدح وثنا مین لکہا ہے-
والد صاحب کے استاد فرمایا کرتے تہے کہ تم خود اس حدیث کے معنے بیان کرو- والد صاحب
بیان کیا کرتے تھے اور ان کے استاد یہہ کہتے تھے کہ اگرچہ مجھسے انہون نے حدیث پڑہکر
سند حاصل کی ہے مگر مجہہ سے بہتر ہین- ایک سایل کے جواب مین فرمایا کہ جو جانور حلال ہے
اس کا پسین خوردہ اور لعاب اور پسینا سب پاک ہے تا وقتیکہ جلالہ نہو یعنے مردار خوار نہو تو
مکروہ ہوگا- ایسے جانور کو جو نجاست کیطرف میل رکہتا ہو ذبح سے آٹھ سات روز پیشتر سے

اکنتم لاتعلمون۔ **فرمایا** حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص سورہ یٰسین شریف ایک بار پڑہے
اسقدر ثواب پاوے کہ گویا ایک قران شریف پورا بدون یٰسین شریف کے پڑہتا ہے۔ ایک شخص نے
پوچھا کہ ہندوؤن کو بھی ذات خداوندی تک مجاہدہ وغیرہ کرنے سے رسائی ہوجاتی ہے
فرمایا اسیقدر جلا وغیرہ حاصل ہوجاتا ہے۔ فنا اور بقا جو فقر کے مراتب مین اُس سے بہت
دور ہین۔ مشاہدہ حق بھی نہین ہوتا ہے جبتک ایمان نصیب نہو۔ خلاف پیمبر کسے رہ گزید ؂
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید؛ ہندو فقیر اسی صفائی کو یہ سمجھ جاتے ہین کہ وصول حق ہے
پھر ایک قصہ شاہ علی ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ کا جو ایک ہندو نفقیب کے ساتہ ہوا تھا بیان **فرمایا**
ایک شخص نے پوچھا کہ رسوخ کلمہ کے بعد ہے کہ ایمان حقیقی ہو۔ نماز روزہ فرض ہوجاتا ہے
یا اظہار و تبدل کے بعد **فرمایا** ایمان کے دو رکن ہین۔ اول تصدیق دوسرے اقرار۔ اگر
ایک آدمی کے روبرو بھی اقرار کرلیا ہے تو اُس وقت سے اگر نماز شروع نہین کی قضا کرنا
چاہیئے۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ مین نے خواب دیکھا ہے کہ چودہوین رات کا چاند نکل
آیا ہے **فرمایا** وبا موت شہر مین آیگی۔ پہر عرض کیا کہ کل یہ بھی دیکھا تھا کہ آفتاب قریب
غروب ہے۔ **فرمایا** اوسکی تعبیر تو ظاہر بھی ہوچکی کہ مولوی رفیع الدین صاحب کا انتقال ہوگیا
گویا آفتاب تھے۔ کہ غروب ہوگئے کسی موقع پر **فرمایا** کہ ایک شخص کو وجد آیا وہ اُس حالت مین
کہہ رہا تھا کہ عشق بہت مشکل ہے۔ ایک اور شخص جو عوارض دُنیا مین مبتلا تہا بیٹھا ہوا دیکھ رہا
تہا۔ یکایک بصورت وجد اوٹھکر کہنے لگا قبیلہ داری مشکل ہے۔ ایک شخص سے **فرمایا** کہ اگر دوسرے
لوگون کے انتظار کے واسطے قرأت مین طول کردیا جاوے تو جایز ہے۔ چنانچہ اِس کا عکس حضرتؐ
کے زمانہ مین بھی عمل مین آیا ہے۔ یعنے بعض دفعہ ایسا ہوتا تہا کہ کسی عورت کا بچہ روتا تھا
تو آیت قصیر پڑہا کرتے تھے **فرمایا** کہ ہر نماز مین نکتہ نکتہ عجیب عجیب اور اسرار ہین۔ غریب
اور نادر یعنے نماز جامع عبادت ہے۔ ہاتھ اور پیر اور دل تمام اعضا کے عبادت اس سے ہوتی ہے
وضع اور خفض خوب طرح سے کرنا چاہیئے فقہا لکھتے ہین کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھنا چاہیے **فرمایا**

ترقی ہی جو عرفا رنام المعروف ہوتے ہین ہمیشہ بشاش رہتے ہین اور ترقی پر ترقی اُن کو نصیب ہوتی ہی۔ ایک مُرید نے سوال کیا کہ بعض لوگ یہہ کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ریش مبارک بطریق عادت رکھتے تھے نہ کہ بطریق عبادت فرمایا یہ غلط ہی بر سبیل عبادت تھی چنانچہ بعضی حدیثون سی حکم معلوم ہوتا ہے ایک جگہہ فرمایا ہے کہ یہود کے خلاف کرو یعنی داڑہی نیچے کو چہوڑو اور موچہین ترش واؤ اور ابنیار علیہ السلام کی خصلت مین بھی آیا ہے۔ لہذا ایسا فعل واجب ہوتا ہے یاسنت موکدہ۔ ایک مُرید نے عرض کیا کہ داڑہی کی مقدار کیا ہے فرمایا ایک مُٹھی اور دو انگل۔ بعضے یون بھی لکھتے ہین کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی ریش مبارک ایک مُٹھی تھی باقی قصر کرایا کرتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی ریش مُبارک ایک مٹھی سی کم تھی اسکی وجہ یہہ تھی کہ فی الحقیقت داڑہی ہی اسقدر چہوٹی تہی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام طول وعرض مین جہان بال بے مناسب دیکھتے تھے کترواد یتے تھے فرمایا بعض لوگ مورچہ کراتے ہین۔ یہہ نہایت بُراہی فرمایا خرق عادت کئی قسم کی ہوتی ہین۔ اول معجزہ کہ نبی سی سے کفار کے مقابلہ مین واقع ہوتا ہے دوسرا کرامت کہ ولی سی مخالف کے مقابلہ مین سرزد ہو۔ تیسرے ارہاص کہ جو نبوت اور ولایت کے عطا ہونے سے پہلے زمانہ مین سرزد ہوتے ہین۔ چوتھے عامۃ مومنین کیواسطے کہ قبولیت دعا وغیرہ زاہدون سے وقوع مین آتی ہین۔ پانچوین کفار سے مقابلہ مین دعوی کے وقت وقوع مین آتا ہے اُس کو استدراج کہتے ہین۔ یعنے درجہ بدرجہ ضلالت کیطرف کھینچنا اسواسطے کہ تضل من تشاء قران شریف مین آیا ہے فرمایا مین اس زمانہ مین جو تامل اور غور کرتا ہون تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید پہلے زمانہ مین استدراج کا وقوع ہو مگر اس زمانہ مین سوائے تلبیس شیطان کے گمراہی واقع نہین ہوتی۔ جیسے سحر وجادو وغیرہ طلب کرنا یا اور چیزین چھپے اہانت کہ دعویٰ کے مخالف واقع ہو۔ جیسے مسلمہ کذاب کو بہت مرتبہ واقع ہوا ہے۔ چنانچہ ایک شخص اوسکے زمانہ مین نہایت عُمدہ تھا اوسکے لیئے سیکرلایا

معتقد رکھنا چاہئے۔ بطور تذکرہ کے فرمایا جس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ کے
بازار مین گذرا کرتے تھے لڑکے کہا کرتے تھے اسکم بزرگ اسکم بزرگ جب حضرت نے تفحص کیا
تو معلوم ہوا اعلٰہا علم و اسفلہا طعام فرمایا جیسے آدمی کے لئے چار سن ہوتے ہین ایسے ہی
چار درجے خلافت کے بھی ہوئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین باوجود طفلی کے
کمال نشو نما تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین خلافت کا شباب تھا حضرت عثمان رضٰ
کے زمانہ مین انحطاط تہا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین پیری تہی فرمایا اصحابہ رضی اللہ
مین سے کوئی ہندوستان مین نہین تشریف لائے۔ خالد ابن ولید ابن مغیرہ حضرت عثمان رضٰ
کے زمانہ مین کابل کے صوبہ دار مقرر ہوئے تھے۔ قلعہ خیبر اونہین کا بنا کیا ہوا ہے۔ سمرقند
بھی اونہین کے عہد مین فتح ہوا ہے۔ ملک مفتوحہ کی مقدار طول مین کابل تک اور عرض مین
بھی اسیقدر بھی طرفہ یہہ ہے کہ جو ملک خلفا رکیوقت مین فتح ہوا ہے خدا کے فضل و کرم سے
اسلام کے سوا اسمین اور کوئی مذہب رائج نہین ہی یہ فتح کرنیوالون کی نیت کی برکت ہے جہان
جہان جہاد ہوا ہے اور حضرت صلعم نے خود تشریف لیجا کر فتح کئے ہین اُن مین بھی ایک اسلام
ہی ہے اور قیامت تک انشا اللہ تعالٰے باقی رہے گا چنانچہ دیکھلو عرب کے جزیرون مین
مشرک کا نام تک نہین ہی اور آنحضرت نے فرمایا تہا کہ ترک کو ترک کرین تا کہ تمکو نہ ستائین
یعنی اہل خطا و ختن کو چنانچہ چنگیز خان وغیرہ نے اہل اسلام کو ایذا پہونچائی اور اہل
حبش جب تک کہ تم کو چہوڑین اِس قوم کا غلبہ ہے فرمایا۔ ملا جامی امام محمد شیبانی کے
فرزندون مین سے ہین۔ شیبان عرب کی ایک قوم کا نام ہے۔ ایک مُرید کے پاس دو خط
دربارہ طلب کے آئے چونکہ کسیقدر اُن مین ابھی نقصان کمال تھا لہذا مانع ہوئے اور وہ مُرید
بھی جانے نجانے مین متردد تھے عرض کیا کہ شاید پہر اتفاق چہوٹنے کا ہو تو حاضر ہو کر رخصت
ہون اُس وقت یہہ مصرع فرمایا اور کہا جاؤ مصرع گر در یمنی چو با منی پیش منی ؎
اور فرمایا کہ تمہارے قلب کا حال اچھا معلوم ہوتا ہے۔ مُرید نے عرض کیا کہ بھی موجب

ولدفی صدق وعاش حمیداً ومات فی نورا- فرمایا شاہ عالمگیر کے حفظ قران شروع کرنیکی
تاریخ کسی شاعر نے کہی- سنفقر یک فلانسا- حقیقت مین مادہ تاریخ نہایت ہی عمدہ ہے
ایک شاعر نے تاریخ کا مادہ- فی لوح محفوظ- فرمایا کہ ایک بار بادشاہ نے انگوٹھی پہنی
کسی شاعر سے کہا کہ تاریخ لکھو- شاعر نے کہا- انگشتری بار دگر پوشید- کہا دو
انگشتری- فرمایا- کہ حضرت معین الدین اور حضرت قطب الدین دونون صاحبون کی
رحلت دو مہینے کے فاصلہ سے ہوئی ہے- خواجہ جیو نے تاریخ کہی تھی اشعار

عبد العزیز شاہ چہ ہست عالمے فحول   کز ازل لطف خدا یا او شمول
انوار شد بدل روشنش حلول   گفتند قدسیان کہ تراویح تو قبول

یہ آخر کا مصرعہ تاریخ کا مادہ ہے- ایک مرید نے عرض کیا کہ سنا گیا ہے کہ حافظ کے بدن کو
زمین نہین کہاتی ہے- کسی کتاب مین حضور نے دیکھا ہے کہ نہین فرمایا کسی کتاب
مین تو نظر سے نہین گذرا مگر قصے اس امر کے مشاہدہ کے بہت سُنے ہین- چنانچہ محمد علے
نام ایک بزرگ اپنا چشم دید حال نقل کرتے تھے- گجرات مین شاہ دولہ کے راستہ پر لاہور کے
جہت مین دریائے چنبہ کے کنارے کے متصل دو قبرین تہین- چند آدمیون نے باین خیال
کہ اگر دریا طغیانی پر آیا تو قبرین بہا دین گی- اُن قبرون کو کھود کر اُن کے مُردون کو
دوسری جگہ دفن کرنا چاہا- جب قبر کھودی تو دونون مردون کے کفن صحیح وسالم نکلے
ایک شخص کا کفن بالکل سفید تہا- دوسرے کا کسیقدر میلا تحقیق کیا گیا تو ثابت ہوا کہ دونون
حافظ تھے- صرف یہ فرق تہا- ایک نہایت پاکی کے ساتہہ تلاوت قران شریف کی کیا کرتا تہا
اور دوسرا چندان رعایت بجانہ لاتا تہا- ایک بزرگ نے پوچھا کہ جنابت مین یا بغیر وضو کے
قران شریف پڑہنے کا کیا حکم ہے فرمایا کلمہ پورا نہ کہین- مثلاً الحمد للہ کہکر کچھ ٹہیرین
اوسکے بعد رب العالمین کہین- ایسے ہی حائض عورت کو بھی جایز ہے فرمایا حضرت
سید لاجی شاہ کہ میرے پیرون مین سے ہین اور میرا سلسلہ ان بزرگ تک منتہی ہوتا ہے

مسلمہ کذاب نے کہا کہ مانگ کیا مانگتا ہے اُس نے کہا کہ ایک آنکھ میری کسیقدر خراب ہو گئی ہے
اِس کو اچھا کر دیجئے۔ ہاتھ ملکر آنکھ پر پھیرا جسقدر کہ روشنی اوسمین موجود تھی وہ بھی جاتی
رہی۔ ایک مُرید نے عرض کیا کہ اگر ایسے امور سے نیکون سے سرزد ہو جاوین تو کیا سمجھنا
چاہیئے فرمایا تنبیہ سمجھنا چاہیئے۔ اسی ضمن مین رسول شاہی فقیرون کا ذکر شروع ہوا فرمایا
اِن لوگون سے مُلاقات نہ کرنا چاہیئے۔ نہایت کدورت قلب پر اثر کرتی ہے۔ بلکہ اگر کفار سے
مُلاقات کیجاوے تو اتنی کدورت نفسانی حاصل نہین ہوتی فرمایا۔ چالیس غزلین امیر علی
ہمدانی کی ثابت ہوئی ہین۔ اُن مین شک نہین ہے۔ قصہ یہ ہے کہ چالیس آدمی جہان آئے تھے
سب کے مکان پر آئے اور ایک ایک غزل عنایت فرمائی۔ ہر شخص آپسمین نزاع کرتا تھا جب معلوم
ہوا تو ثابت ہوا کہ ہر جگہ تھے۔ کسی موقع پر فرمایا کہ عزرائیل علیہ السلام قبض روح تو اپنے
ہاتھ سے کرتے ہین باقی اُن کے توابع اِس امر کی تکمیل مین سرگرم اور مستعد رہتے ہین۔
فرمایا ہر فرشتہ مقرب کو چار دفتر شب برات کی رات مین عنایت ہوتے ہین اور حضرت
اسرافیل علیہ السلام کو حکم خداوندی ہوتا ہے کہ لوح محفوظ مین جاکر اِن دفترون کو تقدیر کے
مطابق دیکھلو اور بعد مطابق دیکھنے کے ہر دفتر اُس فرشتہ کو جسکے سپرد اُس دفتر کا کام
رہتا ہے تقسیم کردو۔ چنانچہ موت اور مصائب اور امراض کا دفتر حضرت عزرائیل علیہ السلام کے
سپرد ہوتا ہے اور رزق اور ملک وہی اور نکاح اور حلت و حرمت وغیرہ کا دفتر حضرت
اسرافیل علیہ السلام اور اُن کے ماتحتون کے سپرد ہے شکست و فتح و غلبہ وغیرہ کا دفتر
حضرت میکائیل علیہ السلام کے سپرد ہے۔ قطبیت غوثیت ولایت وغیرہ کی تقسیم کا
دفتر حضرت جبرئیل علیہ السلام کے سپرد ہوتا ہے فرمایا۔ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالےٰ
کی تاریخ کسی نے کہی ہے ؎

وفاتش وان تو معشوق الٰہی		سنیش کامل وعاشق تولد

آپکی موت پانسو باسٹھ ہجرے مین واقع ہوئی ہے فرمایا امام بخاری کی تاریخ کا مادہ یہ ہے

معمول ہے انہین ہی تین سورتون کی خاصیت حدیث شریف مین ثابت ہے حضرت صلعم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جو شخص قضار حاجت کے واسطے اذا وقعت الواقعہ رات کو ایک بار اور صبح کو ایک بار پڑہ لیا کرے۔ انشا اللہ کبھی اُسکو پر فاقہ کی نوبت نہ آئے۔ اِس کا تجربہ بھی ہوا ہے یٰسین شریف کی فضل و بزرگی بہت کچھ حدیث شریف مین آئی ہین۔ سورۂ تبارک الذی کی دو رکعت نماز مین پڑہنے کے بارہ مین حضرت صلعم نے ارشاد فرمایا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ جو شخص مداومت کرے عذاب قبر سے محفوظ رہے۔ سورہ انا فتحنا و عم یتسا رلون کے فضائل البتہ ثابت نہین ہوئے۔ ایک بزرگ نے پوچھا کہ اہل اسلام کی حکومت ہندوستان مین کب سے ہے اور خلفار عباسیہ کی خلافت اور اُن کا تدین اور سادات کو ایذا دینا وغیرہ بیان فرمائے۔ اِس پر بہت سے قصّے ملک ہفت اقلیم کی تقسیم اور ہر سلطنت کے پانچ حِصّے ہو جانا اور اہل اسلام کی حکومت کا حال بیان فرمایا۔ پہر شمس الدین التمش کا جو محمود غزنوی کا غلامان غلام تہا حال ارشاد فرمایا۔ فتوح اسلام کا قصّہ محمود کا لوٹکر آنا اور مسجد وغیرہ تعمیر کرانا اور اُن کا اور اون کے صوبہ دارون کا شہید ہونا ارشاد کیا۔ ایک مُرید نے دریافت کیا کہ جب اشیار بنفسہ ظاہر ہین تو اُن کی پاکی صرف اپنے عِلم کے اعتبار سے چاہیے خدا کے علم مین ناپاک ہونا یا پاک ہونا کچھ ضرور نہین ہے۔ پہر ہم کو محنت اور تکلیف اُس کے حقیق کیون ہوئی ہے۔ **فرمایا**۔ یہ احسان خداوندی ہے کہ جن اشیا کی نجاست وغیرہ ہم کو معلوم نہین تہی تبلادی گئی۔ پہر ایک شخص نے جتلی قبر کا حال دریافت کیا **فرمایا** مجدالدین نام ایک بزرگ اِس شہر کی آبادی سے پیشتر تھے وہ یہان رہا کرتے تھے اُن کی قبر ہے۔ اِس مقام پر چار قبرین اور ہین۔ جن کا نشان اب باقی نہین رہا ہے۔ جن صاحبون کی قبرین تہین اُن کا نام بھی ارشاد فرمایا تہا۔ کسی نے عرض کیا کہ یہ بزرگ حضرت خواجہ معین الدین صاحب کی اولاد مین سے تو نہ تھے۔ **فرمایا** شاید اُن کے فرزندون مین سے ہون۔ لوگ تو عموماً یون کہتے ہین کہ خواجہ صاحب کی اولاد وہ ہین جو آجکل اجمیر شریف مین سجادہ نشین ہین

قریب سات سال کے ہوتے ہین کہ نادر شاہ صاحب کے زمانہ کے بعد مین ٹانک پور کے مکان مین گیا۔ سنا گیا ہے کہ سید لاچی صاحب کے مزار پر ایک درخت اُگا تھا۔ لہذا اوسکے اُکھڑوانیکی ضرورت واقع ہوئی۔ تمام شہر کے آدمی اوسکے گرانیکے وقت جمع تھے۔ درخت اوکھڑتے ہی کیا دیکھتے ہین کہ نعش ثابت ہے اور کفن بالکل سفید ہے۔ زیادہ تعجب یہ تھا کہ ڈاڑہی بڑہی ہوئی تہی اور بال سر کے بھی نمو پائے ہوئے تھے۔ اور اُس سے بھی زیادہ تعجب کی یہ بات تہے کہ ایک کندھے پر رومال اور مسواک تھی دوسری مونڈھے پر تسبیح۔ اِس قصہ کو ایک گروہ کثیر نے وقتاً فوقتاً مجھ سے نقل کیا ہے اور محمد نوعمال صاحب ساکن بریلی جو سادات قطبی کے پیرزادہ اور نہایت متقی اور بزرگ ہین۔ اُس مجمع مین موجود تھے اِن کے بعض بیٹون نے مذہب شیعہ اختیار کر لیا تہا۔ سنا گیا ہے کہ یہی کرامت دیکھکر پھر سنیون کا ہی مذہب اختیار کیا۔ **فرمایا** حکما آدمی کے بارہ مین کہتے ہین کہ جب تک بدن مین چربی اور گوشت کم ہوگا ورم واقع نہو گا اور پہر نہ پہولیگا نہ پھٹیگا۔ ہم لوگ یہ کہتے ہین کہ صرف اللہ تعالےٰ کا فضل وکرامت ہے اور کوئی وجہ نہین ہے اور اُن بزرگون کے خرق عادت کے قبیل سے ہے۔ صاحب دلائل الخیرات کا حال کتابون مین لکھا ہے کہ کسی نے اُن کی پیشانی پر بعد انتقال کے ہاتھ رکھکر دیکھا۔ زندہ آدمی کے بدن پر ہاتھ رکھنے سے جیسی کیفیت محسوس ہوتی ہے وہ ہی محسوس ہوئی۔ تمام بدن اُن کا تر وتازہ اور اُن کے مزار پر اِس قدر خوشبو تھی کہ تمام جنگل مہک گیا تہا۔ اِس امر کو بہت کثرت سے آدمیون نے دیکھا ہے حتی کہ تواتر کی حد کو پہونچگیا ہے۔ ایک بزرگ نے پوچھا کہ اگر جماعت کے سبب سے ظہر کی وہ سنتین جو پہلے پڑہتے ہین باقی رہجائین تو کیا کرنا چاہئے **فرمایا** مستحب ہے کہ بعد فرض کے قضا کر لیوے ورنہ اختیار ہے۔ البتہ اسمین خلاف ہے کہ فرض کے بعد اس کو ادا کرے یا فرض کی بعد کی سنتین پڑہ کر ادا کرے۔ ایک مرید نے عرض کیا کہ چہ سورۃ یعنی اذا وقعت الواقعہ بھی جو اکثر بزرگ اپنی ملفوظات مین لکھتے ہین اِسکی نسبت کیا تحقیق ہے **فرمایا** پنجسورہ جو بزرگون کا

ردوسی۔ عنصری نے پادشاہ کی تعریف مین کیا خوب شعر کہے ہین

ان شاہی کہ وقت صبح گاہی		جہود و گبر و ترسا و مسلمان
ہمی گویند در تہلیل و تسبیح		الٰہی عاقبت محمود گردان

فرمایا قصیدہ بردہ کی مصنف شرف الدین بوصیری ہین فرمایا جو چادر مبارک
انحضرت صلعم نے مصنف قصیدہ کو عطا فرمائی تہی۔ معاویہ ابن ابی سفیان نے بعد مصنف کے
انتقال کے اُن کے لڑکون سے بعوض پچیس ہزار دینار کے خرید کی۔ ان کے پاس ایک موئے
مبارک بھی تہا۔ انھون نے وصیت کی تہی کہ بعد مرنے کے اِسی چادر مین مجکو کفن دینا اور
موئے مبارک میرے سینہ مین رکھدینا۔ ایک شخص نے پوچھا کہ قصیدہ غوثیہ حضرت کی ہی
تصنیف سے ہے۔ فرمایا کلام خادم معلوم ہوتا ہے۔ غالب یہہ ہے کہ حضرت کا نہو گا۔ مگر جو کچھ قصیدہ
کا مضمون ہے وہ ٹہیک حضرت کے مرتبہ کے مطابق ہے۔ کسی نے پوچھا کہ فخر بھی اولیاء کا
طریق ہے فرمایا وہ فخر نہین ہوتا بلکہ تحدث بالنعمتہ ہوتا ہے چنانچہ حضرت غوث پاک
کا فخر بھی اِسی قبیل سے ہے۔ فرمایا تمام بزرگون کی کرامتین اور خرق عادات تواتر کی
حد تک نہین پہونچی ہین۔ مگر صرف حضرت غوث پاک صاحبؒ یا احمد زندہ پیل کی کرامتین ہین
جو تواتر کی حد تک پہونچ گئی ہین۔ فرمایا زندہ پیل ان کا نام اسواسطے مشہور ہوگیا تہا کہ یہہ
دریا کے کنارے پر موجود تھے۔ پار جانا چاہتے تھے۔ کسینے ان کو کشتی پر نہ بٹھایا۔ ان کے ساتھ
چار سو آدمی تھے۔ سب کو حکم دیا کہ مصلٰے پانی پر بچھاؤ اور بیٹھ جاؤ۔ بس یہی ہماری تمھاری کشتی
ہے۔ چنانچہ صحیح و سالم پار اتر گئے۔ اُس وقت سے ان کو زندہ پیل یعنی فیل کلان کہنے لگے۔
فرمایا کہ ہندی کا سجع دہلی مین ایک بار کسی نے خوب کہا تہا۔ آنتر ام سونکام پ فرمایا
تلاثیات مین لکہا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خوشبو مجکو محبوب ہے
اور حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اور بلکہ چارون خلفاؤن کا قول ہے کہ ضعف مین
روزہ رکہنا تنگدستی مین مہمانداری کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاد مین شریک رہنا

فرمایا شاہجہان کی بیٹی اُن سجادہ نشین صاحب کی نہایت معتقد ہین۔ انہون نے ہی اُن کو سجادہ مقرر کیا ہے۔ اور ایک بار وہ یہان آئے تھے تو جواہر و موتیون کا ہار شاہزادی نے اُن کے گلے مین پہنوایا تہا۔ اُن کے نسب کا سلسلہ بھی اِسی نے درست کیا ہے یون ہی سُنا جاتا ہے کہ خواجہ خانو گوالیاری بے شبہ خواجہ صاحب کی اولاد سے ہین اور ایک بیٹے خواجہ قطب الدین نام (حضرت خواجہ صاحب کے) تھے جنھون نے وصال فرمایا ہے۔ اِسی ضمن مین ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ معین الدین صاحب دوبار یہان تشریف لائے ہین ایک بار خواجہ قطب الدین صاحب سے مُلاقات کیلئے تشریف لائے تھے اور ایک بار جامی سے کے فرمان کے بموجب پادشاہ کے مقبرہ پر تشریف لائے تھے۔ پھر بادشاہ کا اپنے پیر کے ساتہہ بغداد تشریف لیجانا اور حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ صاحب کی خانقاہ مین قیام کرنا وغیرہ بیان فرمایا کسیقدر اور حالات متعلقہ حضرت غوث الاعظم صاحبؒ ارشاد فرمائے اور فرمایا کہ اِس وقت زبان یاری نہین دیتی ہے ورنہ اور کچھ حالات حضرت غوث پاک صاحبؒ کے بیان کرتا۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ حضرت غوث الاعظم صاحبؒ کی تاریخ ولادت حضرت کو یاد ہے فرمایا جب سے خلل چشم عارضی ہوا ہے کتابون کے دیکھنے کا اتفاق ہی نہین ہوتا اور یہہ شعر ارشاد فرماکر خاموش ہوگئے ؎

الا حدیث دوست کہ تکرار میکنیم		ما انچہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم

یعنی سوائے قرآن و تفسیر و احادیث کے مزاولت نہین رکھتا فرمایا ایک شخص نے بندہ کا تاریخی نام قرآن شریف سے نِکالا تہا۔ فبشرناہ بغلام حلیم ایک شخص نے پوچھا کہ عورتونکی امامت درست ہے فرمایا عورتین جو تراویح وغیرہ پڑھتی ہین چاہئے کہ مرد امام ہو اور عورتین پچھلی صف مین ہون۔ عورتون کی امامت البتہ مکروہ ہے۔ ایک عالم نے سوال کیا کہ نفل بعد شروع کرنیکے واجب ہوجاتے ہین فرمایا حنفی اور شافعی کے نزدیک یہی مسئلہ ہے فرمایا۔ محمود پادشاہ کے زمانہ مین چار شاعر نامی موجود تھے عنصری۔ سعدی۔ اذرقی

ضر کر دیا - ایک فاضل شخص کے جواب مین ارشاد فرمایا کہ تمام ماہ شعبان مین نکاح اور
ام قسم کی شادیین شرع شریف مین درست ہین اور شب برات حضرت کے زمانے سے ہی
بلکہ شاید حضرت کے زمانے سے پشیتر سے ہو - شعبان کی پندرہوین رات کو عشاء کے بعد حضرت کے
انہ وصال کے قرب مین حضرت جبرئیل علیہ السلام اچانک تشریف لائے - اور یہ عرض کیا کہ آج
شب مبارک ہے - سال بھر کے کاغذات کارکنندگان کو آج کی رات مین تقسیم ہوتے ہین - آپ
اور جو جنت بقیع مین مدفون ہین - اُن کے تشریف لیجا کر دعا مانگئے - چنانچہ حضرت نے ایسا ہی
لیا - اسی وجہ سے اس رات مین فاتحہ دلانیکی رسم ہے - چونکہ ہندوستان مین حلوا زیادہ تر
رائج ہے اسلئے حلوے پر فاتحہ دیتے ہین - مگر غیر ملکون مین حلوے کی تخصیص نہین ہے - چنانچہ
بخارا اور ثمرقند وغیرہ مین ایک خاص قسم کا کہانا فاتحہ کے لئے پکایا جاتا ہے - ایک مرید نے
عرض کیا کہ خالی رکعت پڑہنے کی کیا وجہ ہے **فرمایا** اوّل زمانہ مین ہر وقت مین دو رکعت
پڑہنے کا حکم تھا اور اسیقدر فرض جانتے تھے - دوبارہ مدینہ منورہ مین حکم نازل ہوا کہ چار پڑہو
تو قدیم اور لاحق مین فرق کر دینے کے واسطے خالی اور پُر دہ کا حکم ہوا - پہر چونکہ وتر عدد محبوب تھے
لہذا مغرب مین تین رکعت کا حکم ہوا - صبح مین قرأت کے طول کی وجہ سے دو رکعت ہی قایم رہین -
بعضے یہ بھی کہتے ہین کہ چونکہ اذان کے کلمات کا تعین چار بار کہنے کا تھا اسلئے چار رکعتین مقرر ہوئین
صوفیہ کرام نے اس بارہ مین اور معنی فرمائے ہین - چنانچہ حضرات چشتی کی تاویل وغیرہ مشہور ہے
ایک مرید کے جواب مین **فرمایا** کہ اہل عرب بڑی مور کو مور سلیمان کہتے ہین - شاید یہی مور سلیمان
ہو - بہر حال پاس ادب مور کا ضرور رکہنا چاہئے **فرمایا** - الناس علیٰ دین ملوکہم - عقلا کا
قول ہے - کسی طالب علم نے عرض کیا کہ آجکل ہدایہ اور توضیح و تلویح پڑہتا ہون ارشاد **فرمایا**

چنان مطالعہ روئے تو کردہ خورسندم		کہ دل ملال گرفت از مطول و تلویح

فرمایا ایک روز کسی جگہ مجلس آراستہ تھی مزامیر وغیرہ ہو رہا تھا - فقرا یہ شعر زیادہ تر پڑہتے تھے

در کنز و ہدایہ نتوان رفت خدا را		دل نسخہ عشق است کتابے چہ ازین نیست

یہ نہایت محبوب اور پسندیدہ چیزین ہین - ایک مُرید نے عرض کیا کہ سفر مین جانے کے لئے
شارع علیہ السلام نے کوئی تاریخ معین فرمائی ہے یا نہین - ارشاد فرمایا کہ شرع شریف مین
کوئی تاریخ مقرر نہین ہے - سب خدا کے دن ہین - مگر البتہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے
اکثر پیر کے دن یا جمعرات کے دن سفر فرمایا ہے - کبھی ایسا اتفاق بھی ہوا ہے کہ ہفتہ کے روز
سفر شروع فرمایا ہے - اسواسطے کہ یہہ دن عملون کے پیش ہونیکے دن ہین اور حضرت کا سفر
عبادت کے واسطے ہوا کرتا تھا فرمایا - میری رائے مین جمعرات کی صبح سفر کے لئے مُبارک ہے
ایک شخص نے پوچھا کہ نامرد کے پیچھے نماز پڑہنا کیسا ہے فرمایا مخنث یعنے ہجڑہ کے پیچھے یا
خواجہ سرائے کے پیچھے غیر جایز ہے اور اگر مردانگی نہین رکھتا ہے یا زنانہ ہے یعنے اُسکے
حرکات و افعال عورتون مشابہ ہون تو نماز اُسکے پیچھے مکروہ ہوگی - فرمایا رنڈیون وغیرہ کے
برتنون سے جو حرام کے کسب سے خریدے گئے ہین وضو کرنا مکروہ ہے - ایک بزرگ نے پوچھا
کہ آپنے ایک بار ارشاد فرمایا تھا کہ بعض آدمیون کی غیبت کرنا شرع شریف مین درست ہے
فرمایا قرآن شریف مین آیا ہے - لا یحب اللہ الجہر بالسّوءِ الا من ظلم یعنے خدا دوست
نہین رکھتا ہے - کسیکے بُرا کہنے کو - البتہ وہ شخص کہ ظلم کیا جاوے فرمایا کہ ایسے ہی ایک
شخص اپنی لڑکی کے نکاح کے بارہ مین حضرت سے مشورہ کرنے کے لئے حاضر ہوا تین شخصونکا
نام لیا - کہ فلان فلان جگہ سے پیام آیا ہے - اب جو رائے اقدس ہو کیا جاوے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - معاویہ بن سفیان بہت فضول خرچ آدمی ہے - دوسرے
آدمی کی نسبت فرمایا - کہ اُس مین عورتون کے مارنیکی عادت ہے - لہذا مُناسب یہہ ہے کہ اسامہ
بن زید کو قبول کر لو فرمایا ایسے ہی حدیثون سے استخراج کیا ہے - ایک سایل کے جواب
مین فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب جانور اور درخت بھی کرتے تھے - رستہ مین
پڑے ہوئے سنگریزے بھی نہایت مودب تھے - قضاء حاجت کے وقت فخر کیا کرتے تھے - کوا
ایکبار غلطی سے حضرت کا موزہ اُٹھا کر لیگیا - توبہ کے اور موزہ بجنسہ حضرت کی خدمت مین

پیر زندہ ہین - اُن کی خدمت کی برکت اور اُن کی قدمبوسی کا شرف ضرور حاصل کرتے رہین گے محبت اِس بات کا تقاضہ نہین کرتی ہے - لاچار ہو کر خانہ کعبہ کا قصد کیا - جب اکبرہ آباد مین پہونچے - ایک دیوار کے نیچے سایہ مین بیٹھ گئے - حسام الدین صاحب بھی ہمراہ تھے - اُنکو وجد آیا اور یہہ بیت پڑہی - ؎

توخواہی آستین افشان وخواہی دامن اندر کش		مگس اندر نخواہد رفت از دوکان حلوائی

ایک شخص جوش وخروش کی حالت مین شیخ کیطرف خطاب کرکے یہہ شعر پڑہ رہے تھے کہ شیخ نے اُن کو آغوش مین لے لیا اور خلوت جس کا ارادہ تہا ترک کردی **فرمایا** کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خط لکھنے کے بعد اوس کو مٹی سے خشک کرنا چاہیے اسمین دو فائدے ہین ایک تو انکساری ہے کہ ہر چیز کے فنا ہونے اور خاک مین ملجانیکی طرف اشارہ ہے - دوسرے حاجت پوری ہونے کے واسطے یہہ عمل عجیب وغریب تاثیر رکھتا ہے - ایک مُرید نے پوچھا لفظ بی - جو فارسی مین بولا جاتا ہے اسکے کیا معنے ہین **فرمایا** توران کی اصطلاح مین بی امیر کو کہتے ہین - چنانچہ بعض لوگ بیگ کی وجہ تسمیہ یہہ بھی بیان کرتے ہین اور کہتے ہین رفتہ رفتہ بیگ ہو گیا ہے - بیگم بھی اسی سے ماخوذ ہے - میم اسمین تانیث کا ہے اور لفظ خان اہل توران کی اصطلاح مین پادشاہ کو کہتے ہین - ایک بزرگ نے سوال کیا کہ رنڈیون کی مسجد کا حکم اور ہندوونکی بنائی ہوئی مسجد کا کیا حکم ہے **فرمایا** ہندوون کا مال بوجہ اسکے کہ وہ مکلف جزئی احکام کے نہین ہین اہتمام خوبی کا بھی رکھتا ہے - مگر طوایف کا مال بالکل نجس ہے - ہندو اپنی بنائی ہوئی مسجد کے - آخرت مین ثواب پانیکا مستحق نہین ہے - جو کچھ اس کا اجر ہو گا دنیا مین پائے گا - **فرمایا** مین نے بارہا کہا ہے کہ قاعدہ مقرر ہے کہ جو مسجد مال مغصوب سے بنائی گئی ہے یا مال حرام مثل زنا وغیرہ سے - اوسمین نماز نہین ہوتی **فرمایا** ایک امیر نے حضرت امیر کے مخالف ہو کر ایک مسجد بنائی تہی حضرت امیر نے چند بیت جن کا مضمون نیچے لکھا جاتا ہے لکھکر اوسکے پاس بھیجی تو مین نے سُنا ہے کہ تمنے مسجد کو اپنے مال سے نہین بنایا اور ایسے ناپاک مال سے کیون بنایا

آجکل لوگون نے شریعت کے استحقار کا نام فقر رکھ چھوڑا ہے میندی وصدرا کی نسبت سے اگر یہہ کہا
جاتا تو مضایقہ نہ تھا - کنز و ہدایہ فقہ کی معتبر کتابین ہین - جن مین وہ مسائل کہ جن کے پھیلانے کیلئے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے مندرج ہین - اُن کی یہہ توہین ر توبہ استغفار
اسی اثنا رمین ایک شخص حاضر ہوا اُس نے اسلام علیکم کہا - آپنے جواب مین وعلیکم السلام فرمایا -
ایک مُرید نے عرض کیا کہ عورت کے سلام کے جواب مین بھی علیکم السلام کہنا چاہئے فرمایا جواب تو
یہی ہے - مگر ضمائر مونث استعمال کرنی چاہئین - یہہ اُن عورتون کا حکم ہے - جن سے شرعاً
پردہ نہین ہے اور جو عورتین جوان اجنبی ہون اُن کے ساتھ ابتدا ر سلام نکرنا چاہئے - اگر اتفاقاً
وہ کرین تو جواب دیدے - پھر فرمایا کہ مین شروع جوانی سے رقص وغیرہ تمام ممنوعات شرعیہ سے
متنفر تھا - چنانچہ عورتین دیوار کی مثل مجکو معلوم ہوتی تہین - مگر دو باتون سے مین نہایت درجہ
پریشان تھا - ایک تو غیبت کہ بالطبع مجکو اچھی نہین معلوم ہوتی تہی نہ کسی سے غیبت سننے کا خیال تھا
نہ کسیکی غیبت کرنیکا - دوسرے مزامیر کہ اول سے ہی مجکو اس سے نفرت طبعی ہے - پھر فرمایا
کہ کبھی زنا کیطرف یا اور ممنوعات کیطرف میرا طبع میلان نہین ہوا ہے - البتہ دو بار - ایک مرتبہ کا
تو قصہ یہہ ہے - کہ جوانی کے عالم مین ایک قصہ خوان مجھکو خوش گو معلوم ہوا - دوستون کی ترغیب سے
جون ہی ارادہ کیا کہ جاؤن - اچانک آواز مزامیر اور ناچنے کی میرے کانون مین پہونچی -
مین نے چاہا کہ دیوار کے نیچے بیٹھکر کچھ سُنون - بیٹھتے ہی نیند نے ایسا غلبہ کیا کہ جب آنکھ کھولی
تو صبح تھی - دوسری بار بھی ایسا ہی قصہ پیش آیا تہا فرمایا لغو قصہ بیان کرنے مین بھی گناہ
دروغ گوئی کا ہے - اسواسطے کہ اکثر قصۂ لوگون کے غلط نقل کئے جاتے ہین - خاصکر ایسے قصے
ہوتے ہین جو اُن لوگون کے شان اور استعداد کے خلاف ہوتے ہین فرمایا حضرت خواجہ
باقی باللہ نے عزم کیا تھا کہ مین تنہا رہون - مُریدون کو جواب دیدیا کہ مجھسے علیحدہ رہین حضرت
حسام الدین نے جو بڑے خلیفون مین سے تھے - اور حضرت سے محبت بھی بہت رکھتے تھے - یہہ کہا
کہ اگرچہ آپ کی جوتیون کے طفیل سے ہم لوگون کو بھی کچھہ کمال حاصل ہوگیا ہے - لیکن جبتک

البتہ باپ یا ماں کی جنازہ پر بوسہ دینا بعض بزرگون نے جایز لکھا ہے۔ ایک مُرید نے دریافت کیا
کہ تقریر وحدت الوجود اگرچہ تمام ہوگئی اور جو کچھ میرا حصّہ تہا وہ بھی مِلگیا۔ مگر مین چاہتا ہون کہ زبان
مبارک سے پھر تقریر سنون فرمایا رشید الدین نے مولوی عبد الحکیم منکر وحدت الوجود کے جواب مین
کچھ تقریر لکھی ہی۔ میری پاس بھی لکھی ہوئی ہی۔ اُس کو نقل کر لینا اور انشا اللہ تعالے مین بھی فرصت
کیوقت کچھ بیان کر دون گا۔ ایک بزرگ نے کہا کہ حضرت مجدد صاحب کی فرمودہ کے خلاف
ہوسکتا ہے فرمایا یون سمجھنا چاہیے کہ پیر کا اتباع سلوک اور ذکر و افکار مین ہوا کرتا ہے
معارف اور مکشوفات اپنے ہی ہوتے ہین اگر ایسا ہو تو مجدد خود خلاف پیر ہونگے۔ دیکھو حضرت
خواجہ باقی باللہ رح اور عبید اللہ احرار وغیرہ اکابر وجودی بحث ہوئے ہین اور نیز غوث الاعظم رض
کہ ہمارے پیر ہین حنبلی تھے۔ ہم حنفی ہین حضرت خواجہ معین الدین رحمتہ اللہ کہ ہمارے پیر ہین
شافعی تھے۔ قطب الدین حنفی۔ پھر اُن بزرگ نے پوچھا کہ حضرت نقشبند رحمتہ اللہ علیہ کیا مذہب
رکھتے تھے فرمایا کسی بزرگ نے صراحتاً اِس امر کی تقریر نہین کی ہے فرمایا صحیح ترمذی مین
مین نے پڑہا ہے کہ اگر آسمان ہفتم سے رسی ڈالدین اور زمین کے نیچے تک تلاش کرین خدا کو
نپاوین۔ وہ ہر جگہ ہے اور کہین نہین فرمایا تجلی الٰہی کو بہت کم لوگ سمجھتے ہین بعض لوگ تو
ایسے فنا ہوتے ہین کہ خود اپنے آپ کو مضطر ہو کر ذات وحدت سمجھ لیتے ہین۔ چنانچہ حضرت علی رض
نے فرمایا ہے کہ مین نے ہی نوح کی کشتی کو تسکین دی ہی۔ اور مین ہی قیامت مین اوٹھانیوالا
ہون اور مین ہی زندہ ہون کہ نہین مرون گا۔ علاوہ اِنکے اور بزرگون نے بھی شل ہوسی کے
اپنے اوپر تجلی الٰہی دیکھی ہے۔ جیسے کہ آنحضرت صلعم کو فرمایا کہ یہہ پتھر تو نے نہین مارا بلکہ مینے مارا ہے۔ اِسواسطے کہ ایک
مٹھی کنکر مین تمام لوگون کو اندہا نہین کرسکتے ہین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اِسی واسطے
بیعت کی روز سے ہاتھ سے مس ذکر کرنا چھوڑ دیا تہا۔ کہ یہہ ہاتھ خدا کے ہاتھ مین پہونچا ہے
ایسے ہی یہہ فرمایا تہا کہ مین ہی کشتی ہون اور مین ہی دریا اور مین ہی اکبر آباد مین ہون اور
مین ہی سارنگپور مین۔ غرضکہ بزرگ لوگ جب تجلیات وجودی اور شہودی مُلاحظہ کرتے ہین

اور ایسے ہی ایک عورت زنار کے اُجرت سے مساکین کو کہانا دیا کرتی تہی۔ اہل عقل نے اُس سے کہا
کہ کم بخت اِس خیرات سے تو یہ بہتر ہے کہ تو زنا چھوڑ دے اور خیرات نکرے۔ میان صاحب سے
صاحبزادہ نے سوال کیا کہ حضرت کے وقت مین کونسا خط رائج تہا **فرمایا** خطِ عقیلی سب
یہی لکھا کرتے تھے اور خط کوفی کے موجد حضرت علی رضی اللہ عنہ ہین۔ چنانچہ آنحضرت صلعم کے
دستخط مبارک میرے پاس محفوظ ہین اور حضرت امام حسن علیہ السلام کا دستخطی قرآن شریف
بہی ہے۔ ایک اور قسم کا خط ہے اُس کا موجد خلیل ہے خط نسخ اور نستعلیق وغیرہ مختلف
لوگون کی ایجاد ہین۔ بہت سے قلم مشہور ہین۔ جیسے خطِ گلزار اور خط سرد اور بہت سے متروک بہی
ہوگئے ہین۔ جیسے نسق اور ثلث اور شکست اور ریحان اور نستعلیق اور تعلیق اور شفیعہ
فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ کے دست مبارک کا لکھا ہوا قرآن شریف مدینہ منورہ مین
بلا شک وشبہ موجود ہے۔ آپ کی شہادت کا خون بہی اُس قرآن مجید پر پڑا ہوا ہے **فرمایا**
صحابہ مین کاتب حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ ہی تھے اور خلفا مین شاعر تین شخص تھے حضرت
علی رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
فرمایا کرتے تھے کہ مین نے کبہی شعر نہین کہا ہے۔ نہ کبہی گایا ہون نہ روز بیعت سے اپنے ذکر کو ہاتھ سے
مس کیا ہے۔ پہر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی توصیف مین **فرمایا** کہ اپنی شہادت کے وقت
اُنہون نے چھ ہزار غلامون سے جو مسلح تھے یہہ فرمایا تہا کہ جو شخص اِس وقت ہتیار ڈالدیوے
اُس کو مین نے آزاد کیا اور بہت سے صحابہ سے یہہ بہی کہا تہا کہ مین نہین چاہتا ہون کہ کلمہ گو
لوگون پر سیف زنی کرون۔ تم ہرگز مستعد جنگ نہو۔ گویا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا
صبر اور استقامت بدرجہ کمال ظاہر فرمائے اور **فرمایا** کہ یہہ سب بزرگ اپنے اپنے زمانہ مین
یکتا ثابت ہین سبحان اللہ! سبحان اللہ!! پہر **فرمایا** کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے
سب کو منع فرمایا اور خود مشغول تلاوت ہوکر اپنا سر مبارک دیدیا اور اُف نکی **فرمایا** بزرگونکی
قدمبوسی بالمعنی الحقیقے نکرنا چاہیے۔ علیٰ ہذا القیاس اُن کے مزار پر بوسہ دینا بہی درست نہین ہے

درصحبتِ اہلِ دل رسیدیم بسے	بس دردِ تیرہ نشان ہرکسے یک نفسے
از چشمۂ آبِ زندگانی قدحے	وز آتش وادیٔ مقدس قبسے

پہر والد ماجد صاحب کی تعریف اور کسی دوسرے شخص کے ذکر مین کچھ الفاظ فرمائے اور یہ شعر کہے۔ ؎

شخصے بخوردہ گیری ما عاجزان فتاد	زان رو کہ در طریقہ مخدوم آدمیم
گفتم کہ حرف راست بگویم زما مرنج	تو آدمی نبودی و ما آدمی شدیم

اسی اثنا مین نواب صاحب کے کسی صاحبزادہ کو بسم اللہ کیواسطے لائے حضرت نے اول اُس کو کلمہ پڑھوایا اور اقرار کرنے کے بعد اوسکے وارثون کو مبارکباد دی۔ پہر نواب روشن الدولہ کا ذکر خیر شروع ہوا اور اون کی پیر پرستی کا ذکر بہی درمیان آیا **فرمایا** اُن کے پیر کے مقبرہ کو کہ قدم شریف کے قریب مین نے دیکھا ہے۔ اُن کی قبر پر جو غلاف ہے اوسکے اوپر بخط زرین اللہ وجہہ لکھا ہوا ہے۔ کسی موقعپر حضرت نے فرمایا کہ اِس زمانہ مین ملامتی ہونے کے لئے ارتکاب مناہی کی حاجت نہین ہی۔ بلکہ اِس زمانہ مین تو ارتکاب معروف ہے ملامت کا باعث ہوجاتے ہین۔ جو اچھے کام کرنے لگے اللہ و رسول کا فرمانبردار ہوجاوے ملامتی ہوگیا۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ اگر ماسوی اللہ کے نام پر بکرا وغیرہ ذبح کیا جاوے تو کیا حکم ہے **فرمایا** ممنوع ہے اور گوشت اُس کا کہانا جایز نہین ہی۔ البتہ یہ صورت عُمدہ ہے کہ اللہ کے نام پر ذبح کرکے اُس کا گوشت فقیرون اور مساکین کو تقسیم کیا جاوے اور ثواب اُن بزرگ کی روح کو بخشا جاوے کہ تمام ثواب بزرگ صاحب کو پہونچ جاوے گا۔ اور یہ شخص گناہ سے بچے گا۔ گوشت بھی حرام نہوگا **فرمایا** نوسو آدمی فرعون کے ساتھ مع مال و متاع غرق ہوئے تھے۔ ہرچند غرق ہونے کے وقت دعائین مانگتے تھے۔ مگر قبول نہوی۔ ایک روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آ منہ مین مٹی اوٹھا اوٹھا کر ٹہوستے تھے کہ ایسا نہو اللہ تعالےٰ کی رحمت جوش مین آجاے اور عذاب سے رہا کردے جاوین۔ کیونکہ یہ لوگ نہایت گستاخ اور سنگدل ہوگئے تھے۔ قا[illegible]

یہی حال ہوجاتا ہے۔ رہی یہ بات کہ یہ حال ہمیشہ نفس الامر مین ہر شے مین ہے کہ نہین یہہ دوسری تحقیق ہے۔ الغرض انتہا وسلوک کا مرتبہ یہی ہے کہ تجلیات الٰہی کا ظہور ہوجاوے۔ ورنہ یون کہنا چاہیے۔ کہ ایہی ولی کامل نہین ہو۔ چونکہ ضعف نہیت تھا۔ لہذا اِس تقریر کے فرمانے سے حضرت کے چہرہ پر کسیقدر افروختگی نمودار ہوگئے۔ نہایت زور کے ساتھ کلام فرماتے تھے۔ ایک بزرگ نے التماس کیا کہ بندہ پر ایسا حال وارد ہے کہ تمام عالم کو دیکھتا ہون کہ ایک نور ہوگیا اور پھر اُس نور سے کُتے اور خنزیر اور بیل اور آدمی پیدا ہوئے ہین۔ کبھی یہہ دیکھتا ہون کہ خدا کے پاس بیٹھا ہون۔ ایک لاکھ سال یا پچاس ہزار سال سے اُسی جگہہ ہون۔ آنکھ کھول کے جو دیکھا تو کچھ بھی نہین **فرمایا** یہہ توحید کا مقدمہ ہے۔ یہہ لوگ اپنے آپ کو گم کردیتے ہین اور ذات حق مین ایسے فنا ہوتے ہین کہ اُن کو ماسوا اللہ کچھ نظر نہین آتا۔ ایک مُرید نے عرض کیا کہ حضرت نے وحدت الوجود کے مسئلہ کی تحقیق خوب فرمائی ہے اور نہایت صاف اور شستہ تقریر مین نفس مسئلہ بیان فرمایا ہے۔ مگر مُریدین کے واسطے دلایل عقلی اور نقلی اور وضاحت کی ضرورت ہے اگر حضرت متبعین کے واسطے کچھ تقریر تحریر فرمادیون تو زیادہ فائدہ مند ہو۔ **فرمایا** انشاء اللہ لکھدون گا۔ ایک شخص نے بادشاہ وقت کی دفع بیماری کے لئے درخواست کی **فرمایا** ایک بکرا صحیح الاعضاء سال بھر کا خواہ کسی رنگ کا ہو لیکر اوسکے دونون کانون مین روئی رکھو۔ دو آدمی غسل وطہارت کے بعد اُس پر سورہ یٰسین شریف پڑھین اور بکرا قریب بادشاہ کی چارپائی کے باندھ دین۔ صبح کو یہہ نیت کرکے کہ یہہ بکرا بادشاہ کی جان کا عوض دیا جاتا ہے ذبح کردیا جاوے آٹھ حصے اسکے کرنا چاہئین اور چار حصے دل کے کرو ایک حصہ باقی اعضاء کا کرکے مساکین کو تقسیم کردیا جاوے۔ انشاء اللہ تعالےٰ شفا ہوگی۔ **فرمایا**۔ ملا جلال الدین دوانی کے شعر ہین۔

درخانقاہ ومدرسہ گشتیم بسے	انصاف کہ درپردہ ندیدیم کسے
دیدیم بلے بیہودہ گوئے چندے	قانع شدہ از دوست بہ بانگ جرسے

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہین کہ ؎

آیات بھی اسی مطلب کی تائید کرتے ہین۔ ایک شخص نے مجاہدہ کی شان دریافت کی فرمایا
عظیم شان ہے۔ یعنی چار چیزین ہین جن سے لڑائی ہوتی ہے اور اُن کو مغلوب کرنا ہی مقصود
ہوتا ہے شیطان۔ نفس۔ سو رخلق دنیا چاہئے کہ نماز روزہ لذائذ حظایظ جو کچھ مناسب
وقت ہون عمل مین لاوے۔ بالکل تباہ نہوجاوے جیسا کہ ابراہیم ادہم نے دفعہ غصہ کیوجسے
کسیکو حکم کیا تھا کہ گھوڑیکا دانہ دلاکرو۔ ایک سال کے بعد امتحان کیا کسینے طمانچہ اُس شخص کے
سرپر مارا۔ اس قدر نفس مُردہ ہوگیا تہا کہ اس کو کچھ بھی معلوم ہوا نہ غصہ تہا نہ اثر کسینے حضرت
شاہ مدار کا قصہ دریافت کیا فرمایا طیفور شاہ ایک بزرگ تہے انہون نے بدیع الدین شاہ مدار کو
یہودی سے مسلمان کیا تہا۔ اُن کا شجرہ کئی واسطہ کے بعد عبد اللہ تک نشان وپتہ دیتا ہے
شاہ مدار صاحب کو چونکہ فیض کامل نہوا تہا لہذا مدینہ منورہ بطلب فیوض تشریف لے گئے
وہان سے شاہ نجف اور کربلا وغیرہ ہوتے ہوئے اور فیوض وبرکات حاصل کرتے ہوئے کالپی
تشریف لے گئے صحبت ظاہری ہندوؤن کے ساتہہ زیادہ رکھتے تھے۔ چنانچہ ایک روز جوگی کے
ساتہہ ہم خلوت تھے کہ پادشاہ ملاقات کے لئے تشریف لے آئے۔ شاہ مدار صاحبؒ نے توجہ نکی
پادشاہ نہایت غضبناک ہوئے اور اُٹھ کر چلے گئے۔ وہان سے حکم بہیجا کہ شہر بدر کر دیا جاوے
شاہ مدار نے وہان سے عبور کیا اور بعد عبور کرنے کے پادشاہ پر ایسا تصرف کیا کہ تمام بدن پر
آبلے نمودار ہوگئے اور سوزش پیدا ہوگئی۔ وزراء وغیرہ نے صلاح دی کہ شاہ مدار صاحبؒ
کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ مگر پادشاہ بوجہ غیرت اور حمیت شاہ مدارؒ کے پاس نہ گئے سراج الدین
سوختہ سے رجوع کیا۔ سوختہ ان بزرگ کا لقب ہے وجہ یہہ ہے کہ ان کے پیر شیخ نصیر الدین صاحب
چراغ دہلوی نے جب دیکھا کہ میرے ساتہہ ان کو بدرجہ کمال محبت ہے کہ سوختہ عشق ہین تو ان کو
سوختہ خطاب دیدیا تہا وہ ایسا مقبول ہوا کہ ان کے نام کا جزو قرار دیدیا گیا۔ سراج الدین صاحب نے
پادشاہ کو اپنا کُرتہ عنایت فرمایا اور کہا کہ اس کو پہنو اوسکے پہننے سے سوزش وغیرہ رفع ہوگئی
بدیع الدین صاحب ناراض ہوئے اور سراج الدین صاحب سے یہہ کہا کہ تیری اولاد مین کوئی

معافی نہ رہے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نہایت تکالیف دی تھین۔ بعد اِسکے موسیٰ کو ارشاد بھی ہوا تھا کہ اُن لوگون نے اِسقدر الحاح اور زاری کی مگر تمنے اُن کی معافی ہم سے نہ مانگی۔ ایک مُرید نے عرض کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا عقیقہ خود فرمایا تھا فرمایا ثابت نہین صرف مشہور ہی ہی۔ اگر کوئی شخص اپنا عقیقہ خود کرے یا مان باپ کیطرف سے کرے تو ثواب ضرور ہوگا۔ ایک شخص نے عرب کی پوشش سے سوال کیا فرمایا پہلے زیادہ تر بلکہ قریب قریب کُل لوگ تہبند باندھتے تھے۔ ابتو پائجامہ پہنتے ہین۔ کسی نے پوچھا نومسلم بالغ کی ختنہ کرانا چاہئین یا نہین فرمایا حنفیہ منع کرتے ہین۔ دلیل یہہ ہے کہ ختنہ سنت ہے اور ستر عورت فرض۔ اِسوقت مین سنت کے ادا کرنے سے فرض کا ترک لازم آتا ہے۔ شافعیہ کے نزدیک ختنہ بھی فرض ہے۔ لہذا تجویز کرتے ہین اور متاخرین حنفیہ مین سے بھی بعض علما مصلحت کے طور پر جہان ارتداد کا خوف ہو تجویز کرتے ہین۔ یہہ مصلحت و قیاس تداوی پر ہے۔ ایک شخص نے دریافت کیا کہ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ حدیث صحیح ہے فرمایا مین نے صوفیہ کرام کی کتابون مین یہہ حدیث کثرت سے دیکھی ہے۔ کسی شخص نے کوئی سوال کیا فرمایا اِس وقت ضعف غالب ہے۔ پھر کہا کہ اچھا تمھاری پاس خاطر سے کچھ مختصر بیان کئے دیتا ہون۔ یون سمجھنا چاہئے کہ جیسے روح تمھارے بدن مین کسی جگہہ نہین۔ یعنی تم اُس کو بتلا نہین سکتے کہ کہان ہے اور ہر جگہہ ہے ایسی ہی خداوند تعالےٰ کو سمجھنا چاہئے کہ سب جگہہ موجود ہے۔ مگر چونکہ اُسکی ذات کا ادراک مشکل ہے لہذا کہین بھی نہین۔ وہ سب خرابیون سے مُبرا ہے۔ اگر اِسقدر بھی خدا کو نہ پہچانا تو درحقیقت کچھ بھی نہ پہچانا۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ یہہ جو حدیث مشہور ہے انا احمد بلا میم و انا عرب بلا عین۔ کہین اِن حدیثون کا پتہ ہے فرمایا سوائے صوفیہ کرام کی کتابون کے اور جگہہ مین نے بھی نہین دیکھی ہین۔ علما محققین بھی اِن حدیثون کی اسناد ضعیف لکھتے ہین۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ نحن اقرب الیہ من حبل الورید کے کیا معنی ہین۔ فرمایا علما صوفیہ رحمتہ اللہ علیہ نے اِس آیت سے قرب وجودی مراد لیا ہے۔ کلام اللہ کی

فرمایا عبادت بھی ہر کسیکی نکرنا چاہئے۔ فرمایا دُنیا کے جامع اوصاف آدمی ہین۔ ہمیشہ فہول
اور شکست کا خیال ہوتا ہے کہ وہ فی الحقیقت موجود نہین ہے۔ بلکہ اوسکے وجود کا رشتہ
ایک موجود قدیم کی ید قدرت مین ہی یہی وجہ ہے کہ فرق مراتب ضروری ہو اور ہر شی اپنے
مرتبہ پر جلوہ گر ہے۔ چنانچہ تجلی تماص عرش پر ہے اسیواسطے علی العرش استوی فرمایا ہے
دیکھو احکام مین بھی مراتب کا لحاظ ہے۔ بکرا پاک ہے اُس کا گوشت کہا جاتا ہے۔ ناتی ناپاک
و مُردار ہے اُس کو نہین کہا جاتا۔ ایک تقریب کے طور پر ارشاد فرمایا کہ معمولات بہرام گور
کی وصایا مین لکھا ہوا ہے کہ بارش کا دن بھی معین تہا عیش طرب کا دن بھی مقرر تھا
آفتاب کا دن دربار عام کا روز شکار کا روز ہوائے شدید کا روز خواب کا روز مقرر تہا
فرمایا آج روز خواب ہے کچھ طبیعت کسلمند تھی لوگون نے عرض کیا کہ اولیاء اللہ کے لئے امراض
و تکالیف دُنیا مین لازم معلوم ہوتی ہین فرمایا کہ فلان بزرگ کو بائیس مرض تھے۔ الدنیا
سجن المومن وجنت الکافر۔ حدیث نبوی ہی جو کچھ بھی تکالیف دُنیا مین واقع ہون صبر کرنا
چاہئے۔ پھر حضرت شیخ المشایخ نظام الدین صاحبؒ کا حال بیان ہونا شروع ہوا فرمایا ایسے
بزرگ شخص تھے کہ کتب ولایت مین بھی اُن کا حال درج ہی اور اُن کی مقبولیت ایسی عام و تام
ہوئی ہی کہ روم و شام مغرب۔ بلخ۔ بخارا۔ دمشق۔ سمرقند۔ مکہ۔ مدینہ۔ مصر۔ عراق۔ بغداد
ڈنگ وغیرہ وغیرہ مین سب جگہ اُن کا نام مشہور ہے ان کتابون مین لکھا ہوا ہے کہ حضرت
نہایت درجہ تواضع فرماتے تھے۔ فرمایا محمد شاہ کے زمانہ مین بائیس بزرگ دہلی مین صاحب
ارشاد تھے۔ اور ہر خانوادہ کے بزرگ تشریف فرما تھے۔ ایسا اتفاق بہت کم ہوتا ہے
اِن بزرگون مین سے ایک شاہ دوست محمد قادری تھے۔ ایک روز اِن سے کسی نے دریافت
کیا کہ آپکا سلسلہ کونسا ہے۔ فرمایا ہرچند کہ مین مُرید ہون اور تلقین تعلیم بھی کرتا ہون مگر کچھ
اصل نہین ہی۔ کچھ عرض نہین کر سکتا کہ مین کیا تہا اور کیا ہو گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مجکو
ایک خرمہرہ کی عوض مین ملا ہے۔ یہ اُس کا فضل ہے کہ ایک خرمہرہ کے بہانہ سے مجکو اپنی

ولی ہوگا۔ انہوں نے جواب دیا کہ تیرا سلسلہ برباد ہوجائے گا۔ اسکے بعد بدیع الدین صاحب
وہاں سے رخصت ہوئے اور لکھنؤ تشریف لائے۔ پھر مکن پور استقامت فرمائی۔ ایک شخص نے
عرض کیا کہ منگنی میں حسب دستور ایک شخص نے کچھ نقد روپیہ ادائے رسم کی نیت سے دیا تھا جسکی
شیرنی وغیرہ تقسیم کیجایا کرتی ہی چونکہ اب نسبت چھوٹ گئی ہی وہ روپیہ واپس مانگتا ہے اس کا
کیا حکم ہے ارشاد فرمائے۔ **فرمایا** اگر شادی کرنیکی نیت سے دیا تھا تو واپس کیا جائے گا اور
اگر نسبت کی نیت سے دیا ہے تو جو کچھ خرچ ہوگیا وہ ہوگیا۔ باقی اُن کے حوالہ کردینا چاہیے اور اگر
عیدی وغیرہ کے طور پر کہ نسبت کے بعد دینے کا دستور ہی دیاہے۔ ہرگز واپس نکرنا چاہیے **فرمایا**
سایہ اولاً جہان نمودار ہوتا ہے تو اصل سے ستائیس گنا ہوتا ہے اور پھر گھٹتا جاتا ہے یہان تک
کہ ہمارے ملک مین آدھے قدم رہتاہے۔ پھر یہ آیت پڑھی الم تر الی ربک کیف مد الظل
فرمایا بخدا غیر خدا در دو جہان چیزے نیست ۔ بے نشان نیست کزو نام و نشان چیزے نیست
پھر **فرمایا** کہ اس شعر کا مضمون حدیث شریف کے مطابق ہی۔ آنحضرت صلعم نے ایک مقام پر فرمایا ہے
کہ اہل عرب نے جو اقوال کہے ہین اُن مین سب سے سچا اور نفیس قول وہ ہے جو لبید شاعر نے کہا ہی
الا کل شیٔ ما خلا اللہ باطل **فرمایا** نحن اقرب الیہ من حبل الورید و علی العرش استوے
و اللہ اینما کنتم وغیرہ جو آیتین ہین۔ علماء ظاہر نے انکی تاویل کی ہے۔ مگر حقیقت مین ان کے
اندر کچھ بھی اشکال نہین ہے۔ خداوند تعالے کا ہر جگہ ظہور ہے اور ایسا سمجھنا چاہیے کہ جیسے
آدمی ہے کہ واجب القتل بھی ہوتا ہے۔ واجب التعظیم بھی چور بھی چوکیدار بھی چنانچہ افراد انسانی
مین اس کا مشاہدہ ہے یعنے یہ ایک انسانیت کا مرتبہ ہے جو عالم مین ظہور پذیر ہوتا ہے۔ یہ امر
نہین کہ انسان من حیث ہو انسان ہر جگہ موجود ہے فی نفسہ موجود نہین جسم بھی ہر جگہ موجود ہے
عرش بھی جسم ہے فرش بھی جسم ہے عطر و نجاست وغیرہ سب جسم ہین۔ اسیو اسطے کہا ہے
ع گر فرق مراتب نکنی زندیقی ۔ چنانچہ یہ بھی ممانعت کی ہے کہ لفظ اللہ کا اطلاق سوائے
ذات خداوندی کسی پر نکرنا چاہیے۔ کہ ذات مستجمع کا نام ہے اور ہر نبی کو یہی ارشاد ہوا ہے

ایک بزرگ حج بیت اللہ سے تشریف لائے حضرت سے مصافحہ کرکے آب زمزم خدمت مین پیش کیا۔ آب زمزم کی آپنے اِس قدر تعظیم فرمائی کہ چارپائی پر بیٹھے ہوئے تھے نیچے اُتر کر کھڑے ہو گئے اور دعا کرنے کے بعد اُس مین سے کسیقدر خود نوش جان فرمایا اور حاضرین کو بھی تبرکاً عنایت فرمایا۔ آب زمزم کسیقدر شوریت رکھتا ہی اِسمین شیرینی زیادہ ہی۔ شاید آمیزش زیادہ کی گئی ہے۔ پھر فرمایا کہ ہمتو غائبانہ معتقد ہین۔ جو ہمارے پاس پانی لائے اور کہے کہ آب زمزم ہے ضرور اُس کو ثواب سمجھکر پی لیوین گے فرمایا حدیث شریف مین آیا ہے کہ آب زمزم جس نیت سے پیا جاوے اوسکی مُراد حاصل ہوتی ہے جو شخص آب زمزم شکم سیر پیوے اُس پر دوزخ کی آگ حرام ہو جاتی ہے۔ بعض تجربہ کار لکھتے ہین کہ شب برات مین چاہ زمزم اِس قدر جوش مین آتا ہے کہ کنارہ پر پانی آجاتا ہے۔ بعض بزرگ یہہ بھی فرماتے ہین کہ حرم شریف کے اوپر کو پرند جانور نہین اُڑتے ہین اور اگر کوئی درند جانور حرم شریف مین گھس جاوے تو اُس کو مارنے کا حکم نہین ہی۔ ایک مُرید نے دریافت کیا کہ کونسی عادت اہل اسلام مین ستمرہے فرمایا مکہ شریف مین مرض جذام نہین ہوتا ہے نہ کبھی ہوا اور نہ آیندہ ہوگا۔ فرمایا بیت المقدس معلق تھے۔ لوگ یون بیان کرتے ہین کہ اُسکے معلق ہونے سے بوجہ خوف کے حاملہ عورتون کا حمل وضع ہوتا تہا اِس لئے ایک پادشاہ نے نہایت بلند دیوار بنادی ہے جس پر اُسکو سہارا ہے فرمایا بیت المقدس کی تعظیم کے لئے ہندوؤن مین بھی رسم ہے۔ چنانچہ یہہ لوگ بیت المقدس کو ہرسلہ کہتے ہین پھر ایاکن کی تعظیم کا ذکر شروع ہوا۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ شاہ مردان کا پہاڑ جو دکن مین ہی اُس پر یہہ شعر کندہ ہی ؎

عاشق را چہ کار با تحقیق		ہر کجا نام اوست قربانم

فرمایا اگر عشق کا مرتبہ واقعی ہے تو جایز ہے ورنہ تحقیق ضروری بات ہے فرمایا روشنی قبر پر نہ کرنا چاہیے نہ اُس کو مسجد بنانا چاہیے۔ فرمایا دو ماہ کا عرصہ ہوا کہ حضرت سلطان المشایخ کی زیارت مزار کے لئے گیا تہا۔ وہان عجب کیفیت تھی کوئی صاحب مزامیر کے ساتھ سرو[illegible]

طرف کھینچ لیا۔ قصہ میرا یوں ہے کہ مین سلطان صاحب کی ملاقات کیلئے گیا ہوا تھا۔ دوپہر کو گرمی کے وقت وہان سے لوٹا۔ راستہ مین پیاس معلوم ہوئی۔ صراحی دار سے پانی مانگا صراحی خالی نکلی۔ سقہ بھی اُس وقت نملا۔ میری حالت پیاس کی شدت سے قریب ہلاکت پہنچ گئی۔ قریب اجمیری دروازہ کے ایک سقہ مجکو ملا۔ اُس سے ایک کٹورہ پانی ایک خرمہرہ کی عوض مین مینے خریدا۔ چاہتا تھا پیون کہ ناگاہ ایک سایل صاحب پہونچے۔ اپنی غایت درجہ تشنگی کا اظہار کرکے بلجاجت تمام پانی مجھسے مانگنے لگے۔ ہرچند کہ نفس نہین چاہتا تھا۔ لیکن جہانتک مجھسے نفس مغلوب ہوسکا مغلوب کیا۔ اور اپنے کو ضبط کرکے پانی اُس کو دیدیا۔ اُس شخص نے پینا شروع کیا۔ مگر میری بدن مین بھی ایک قسم کی خنکی نمودار ہوئی جس کو مین غیبی امداد سمجھتا ہون۔ اُس روز سے میری کیفیت ایسی ہوگئی ہے کہ ترکِ دنیا بھی کردی اور جو کچھ حالت بحمد اللہ موجود ہے اُسی کا نمونہ ہے۔ حق یہ ہے رحمت حق بہانہ میجوید بہا نمیجوید **فرمایا** جو شخص اللہ تعالےٰ سے کوئی چیز طلب کرتا ہے اور نہایت لجاجت اور عاجزی سے بیحد گریہ وزاری کرکے مانگتا ہے ضرور اُسکی مُراد حاصل ہوتی ہے۔ ایک مُرید نے عرض کیا **فرمایا** حدیث ہے من ضحک ضحک جو ہنسا۔ ہنسا گیا جو دوڑکر چلا گرا جس نے اندہے بنکر دیکھا اندہا ہوا۔ پہر تذکرہ کے طور پر **فرمایا ۵**

تا چشم تو دیدیم زدل دست کشیدیم		ما طاقت تیمار دو بیمار نداریم

پہر کچھہ دیر تک امرد پرستی کا حال اور مذمت بیان فرماتے رہے۔ پہر مرزا مظہر جانجانان کی وجہ تسمیہ بیان فرمایا اور اُن کی خوشگوئی و خوشخوئی اور نیک مزاجی ارشاد فرمائی **فرمایا** کہ اِن کے دادا جن کا نام جان تھا عالمگیر پادشاہ کے یہان خدمت گار تھے۔ جب مرزا صاحب پیدا ہوئے تو اِنھون نے موافق معمول کے نام رکھنے کی استدعا کی۔ لوگون نے وہان کہا کہ تمھارا نام جان ہے تمھارے پوتے کا نام جانجانان ہونا چاہئے **فرمایا** جس مقام پر اب دار الضرب بنایا گیا ہے۔ یہہ پہلے حضرت مولانا فخرالدین صاحب کی خانقاہ تھی۔ اِس اثنا مین

کہ اس کو دست غیب ہے یا کوئی خزانہ وافر اس کو ملگیا ہے۔ بظاہر کسی سے کچھ لیتا بھی نہ تھا
مگر چونکہ خرچ امیرانہ رکھتا تھا سراج الدین آرزو نے اوسکی طعن وتخطیہ مین ایک کتاب
تنبیہ الغافلین لکھی ہی۔ بعض جگہہ تو اس مین سراسر ناحق کی پیروی ہی ہی۔ اوسکی لیاقت
اس درجہ تھی کہ فارسی عمدہ لکھتا تھا۔ عربی مین بھی کسیقدر دخل تھا۔ جب اولاً دہلی مین آیا تھا
تو یہہ کیفیت تھی کہ ایک حویلی کرایہ لی تہی۔ اتفاقاً اس حویلی کے سامنے ایک فقیر رہتا تھا
اور اپنے دستور کے موافق صبح کو شجرہ وغیرہ پڑہا کرتا تھا۔ ایکبار مالک حویلی آگئے۔ ان سے
دریافت کیا کچھ تکلیف تو نہین ہی۔ کہا مجکو ہر طرح سے آرام ہے۔ مگر ان تذکرۃ الاولیا صاحب کو
دروازہ سے اٹھائے۔ مرزا گرامی وغیرہ شعرا بھی جمع ہوا کرتے تھے اور شغل شعرگوئی کا رہا
کرتا تھا۔ تحسین وآفرین کی آواز بہت بلند ہوتی تھی۔ ایک دوست سے بیان کیا کہ مین سنتا تھا
کہ ہند مین ڈاکہ بہت پڑتا ہے مگر میری حویلی مین ڈاکہ پڑنے سے اسکی تصدیق خوب طرح ہوگئی
ایک شخص نے عرض کیا کہ حضرت نے جو شجرہ مرحمت فرمایا ہے اوسمین میرا نام اور لکھا ہے اور جس
نام سے کہ مین مشہور ہون وہ اور نام ہے فرمایا کچھ حرج نہین ہے۔ لوگون کے کئی کئی نام ہوتے
ہین۔ چنانچہ بندہ کا نام عورتون نے سیتارام رکھا تھا۔ وجہ یہہ ہے کہ رمضان شریف کی چھبیسوین
شب کو صبح کے وقت مین پیدا ہوا تھا۔ والدین کے مجھسے پہلے کئی لڑکے بالے ہوکر گذر گئے
تھے۔ لہذا بدرجہ کمال لڑکے کی آرزو تھی۔ مجکو نہلا کر مسجد مین لائے اور محراب مین ڈالدیا
اس فعل سے ان کی مراد نذر خدا کرنا تھا۔ اس وقت مسجد مین مولوی نور محمد صاحب و محمد عاشق شاہ
صاحب معتکف تھے۔ انھون نے بھی اس کیفیت کو ملاحظہ فرمایا تھا۔ ان بزرگون نے مجکو خدا کی
طرف سے قبول فرمایا۔ اور پھر بطور انعام کے پرورش ظاہری کیواسطے میرے والدین کو دیدیا۔
کسی موقع پر فرمایا کہ تمام عمر مین صرف ایک تقریب مین ہاتھی پر سوار ہوا ہون اور اوس بلا
سخت تکلیف اٹھائی۔ بالآخر بیادہ ہوگیا۔ پھر کبھی اتفاق نہوا فرمایا ہاتھی کی برابر بھی جسیم
اور زیرک جانور کوئی نہین ہوتا ہے۔ اور سب ملکون مین یہی کیفیت ہے۔ البتہ حقارکی جسامت

فرمارہے تھے - مجکو تو نہایت ظلمت معلوم ہوئی - اُس طرف توجہ بھی نہوا - پھر کسینے سجدہ قبر پر
پر کیا اُس سے اور زیادہ تر تاریکی اور ظلمت محسوس ہوئی - پھر کسینے شاہ مردان کے پنجہ کا
حال دریافت کیا - **فرمایا** نجف مین ایک قبر ہے - وہ شاہ مردان کے نام سے مشہور ہے حالانکہ
وہان تک شاہ مردان نہین پہونچے ہین - مگر کوڑہی اور مادر زاد اندہے وہان جاکر اچھے
ہوجاتے ہین حقیقت حال خداہی کو معلوم ہے کہ کیا بات ہے - **فرمایا** پنجہ کا قصہ اِس طرح سے
سُنا گیا ہے کہ عالمگیر شاہ یا اور کسی کے وقت مین شیعہ جمع ہوئے اور قدم مبارک کے پنجہ کی شبیہ
کہ اوسکی صحت مین دراصل گفتگو ہے اِس جگہ رکہے - جب پادشاہ وقت کو یہ خبر پہونچی تو وہان سے
فرمان صادر ہوا کہ مکان خراب ہوگیا ہے - اُن پادشاہ کے مرنے کے بعد شیعون نے اُس پتھر پر
ایک اور پتھر رکھدیا اور رفتہ رفتہ تعمیرات کو بڑہاتے گئے یہان تک کہ شیعون کا مقبرہ مشہور
ہوگیا - پھر اسکے گرد و نواح مین بیگمات نے مکان بنالئے - مرزا نجف خان کے زمانہ مین اِس کو اور
زیادہ ترقی ہوئی - یہانتک کہ اب عوام کا زیارت گاہ مقرر ہے اور بہت ہجوم ہوتا ہے نذرین
گُذرتی ہین - مجاور امیدوار ہوئے بیٹھے رہتے ہین - پھر کسی بزرگ کی حاجات پورا ہونے کی
دعا مانگی اور فرمایا کہ دعا جو میرا کام ہے مین کئے دیتا ہون - اختیار مختار حقیقی کے ہاتھ مین ہے

رو گرد جہان بگرد و پا آبلہ کن	گر ہمچو منی یابی باز آبلہ کن
چل صبح باخلاص بیا بر در ما	وز کار تو بر نیاید از ما گلہ کن

فرمایا اگر عورت کو پندرہ سال ہوجاوین گو پستان کی درازی و حیض کا اظہار نہوا ہو
نماز روزہ اوسپر فرض ہوجاتا ہے - ایک سایل کے جواب مین **فرمایا** کہ اگر امام کو اُٹھنے یا بیٹھنے
سے زبان سے منع فرمایا یا حرکات قویہ کے ساتھ اشارہ کیا نماز جاتی رہی اور اگر سبحان اللہ کہا
یا خفیف اشارہ کیا - جیسے اونگلی سے نماز درست ہوئی - بطور تذکرہ کے **فرمایا** کہ شیخ علی حزین کو
ہند کے باشندون کے ساتھ نہایت درجہ تعصب تھا اور اپنے مذہب کا نہایت پاس - اور نواب
وزیر جو بہاگ کے اپنے ملک سے آیا تھا وہ نہایت صاحب خرچ آدمی تھا بعض یہ خیال کیا کرتے تھے

عورتون کے لئے جایا کرتے تھے۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ جناب کو نہایت قوی اور تقاضا
امراض لاحق ہین۔ تاہم حضور کے ہوش وحواس بجا ہین۔ یہ قوت ملکیہ ہے بشر کا کام تو
ہے نہین۔ **فرمایا** مشہور ہے اور تجربہ مین بزرگون کے آیا ہے کہ علم حدیث شریف کے خادم کو
اگرچہ اوسکی عمر سو سے بھی تجاوز کر جاوے خرافت نہین ہوتی ہے اور حواس بجا رہتے ہین
بندہ کو لڑکپن سے بحمد اللہ یہی کام رہا ہے اور حدیث شریف ہی شغل ہے۔ پس یہی وجہ
معلوم ہوتی ہے۔ پھر کچھ تعبیرات خواب کا ذکر شروع ہوا **فرمایا** تین خواب ایسے ہین جنکی
تعبیر نہین ہوتی۔ اول خواب عادت کہ طبیعت عادی ہوگئی ہو کہ ہمیشہ خواب مین کچھ نکچھ معلوم
ہوتا ہو۔ دوسرے وہ خواب جو سوء مزاج دماغ کی وجہ سے یعنے حرارت یا برودت کے غلبہ سے
نظر آتا ہو۔ تیسرے وہ خواب کہ غلبہ شیطانی کے سبب سے ہو پھر **فرمایا** کہ خوابون کی قسمون
مین فرق اور امتیاز کرنا دشوار امر ہے۔ ایک صحابی نے خواب دیکھا تھا کہ گویا کسی نے میرے
سر کو کاٹ ڈالا ہے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ شیطان تجکو ڈراتا ہے۔ کیونکہ دیکھنے کا تعلق سر ہی سے ہے
جب سر ہی نرہا تو کس چیز سے دیکھا جائیگا۔ بعض یہ بھی کہتے ہین کہ چونکہ خواب ہوش تھا
اسلئے حضرت نے اوسکی تعبیر ارشاد نفرمائی۔ جو خواب قابل تعبیر ہین وہ رویائے غیبی
کہلاتے ہین۔ اسمعیل نام ایک فرشتہ ہے جس کو ملک النیام کہتے ہین۔ جو امر شدنی ہوتا ہے
بحکم باری عز اسمہ وہ فرشتہ خواب مین دکھلا دیتا ہے۔ دوسرے رویائے ملکی ہے
یعنے افعال معتاد مین نظر آتا ہے۔ جیسے حج۔ عمرہ۔ غسل۔ دریا پر وضو کرنا کعبہ شریف
مین قرآن مجید پڑھنا وعلی ہذا القیاس تیسرے رویائے روحانی ہے کہ مشاہد متبرکہ کی
زیارت کرنا اور بزرگون و کاملون کی ارواح خواب مین دیکھنا اور ان سے فیوض و برکات
نصیب ہونا۔ چوتھے رویائے الہی ہے کہ خود بخود قلب کی کشش جسم کی طرف بے کسی واسطے
کے ہوتی ہے۔ یہ حال انبیاء علیہ السلام کیساتھ مخصوص ہے۔ فرشتون کو بھی اسمین کچھ دخل
نہین ہے۔ آنحضرت صلعم کو بھی اکثر یہی کیفیت پیش آیا کرتی تھی۔ رویائے الہی اور رویائے

زیادہ سی گئی ہے - پھر فرمایا کہ ایک زمانہ مین ایک فیلبان تھا اسکی درزی کے ساتھ ملاقات تھی - درزی سُرخ کپڑے سی رہا تھا - ہاتھی کو چونکہ سُرخ رنگ سے بالطبع محبت ہے دمبدم اُس پر آنسو ڈالتا تھا - درزی اُسکے سوئی چُبھاتا تھا - جب دریا سے لوٹا اور قریب دوکان درزی کے پہونچا جس قدر پانی لایا تھا سب کپڑے پر ڈالدیا - تمام کپڑا ابتر ہوگیا - درزی نے اپنے ہی جُرم کا اقرار کیا - ایک قصّہ اور فرمایا کہ میرے زمانہ کے قریب مین ایک فیلبان پادشاہ کا مرگیا - پادشاہ نے چاہا کہ جو فیلبان مرگیا ہے اُسکے لڑکے کو کہ چھوٹا ہے اُس کے قایمقام نہ کرنا چاہیے - جب ہاتھی نے یہہ بات سُنی - بدمستی اور شوخی شروع کی حتّٰی کہ کسی کو اپنے اوپر سوار نہونے دیتا تھا - نہ کچھ کہاتا تھا - فیلبان نے پادشاہ کے دربار مین عرض کیا پادشاہ تدبیر مین حیران تھے - کہ ایک حکیم نے جو رمز مخفی کو سمجھہ گئے تھے پادشاہ کی جناب مین عرض کیا کہ جو فیلبان مرگیا ہے اُسکی لڑکے کو اگرچہ چھوٹا ہے اُس پر مقرر کیجیے - انشا اللہ تعالےٰ حالت اصلی پر آجائیگا - ایسا ہی کیا گیا - ہاتھی درست ہوگیا - حکیم صاحب کی ذکاوت اور ذہانت پر دربار مین نہایت آفرین و تحسین ہوئی - فرمایا قطب الجیب تلواکہ کو کہتے ہین اسی مین رکھکر فرمان شاہی لیجایا کرتے ہین اور ہندوستان مین یہہ رسم تھی کہ جب تلواکہ بسبتہ عدالت ماتحت مین پہونچتا تھا صوبہ دار بوجہ تعظیم دیکھتے ہی کھڑے ہوجاتے تھے - ولایت مین یہ دستور ہے کہ جیب گریبان کے نیچے رکھتے ہین اور اُس مین فرمان شاہی رکھکر لیجاتے ہین کہ قلب و سینہ کے متصل رہے - اسمین بھی شرافت ہے - کسی شخص کے جواب مین فرمایا کہ اگر تراویح مین تمام قرآن نہین سُنا بلکہ کچھ باقی رہ گیا ہے تو قرآن شریف سُننے کا اطلاق اُس پر صحیح نہوگا - فرمایا پنکھا فرض نماز مین نکرنا چاہیے - البتہ نوافل مین چندان حرج نہین اور مولوی عبد القادر صاحب کے قرآن شریف پڑہنے کی بہت تعریف فرمائی - پھر دہلی کے لوگون کے خرچ کی کیفیت بیان فرمائی کہ قمر الدین خان کے گھر مین گلاب سے عورتین غسل کیا کرتی تہین - ایک اور نواب صاحب تھے اُن کے یہان ہر روز سو روپیہ کے پھول اور پان

منتظر ہی تھے - کہ بادل اور ہوا آئی اور کسیقدر بارش بھی ہوئی - تہوڑی دیر کے بعد سب
یکطرف ہوگئی - پادشاہ نے منجمون سے بلاکر دریافت کیا کہ ساعت گذر گئی - کہا بیشک - جب
دریافت کیا کہ کشتی کنگرہ پر روان ہی یا نہین - معلوم ہوا کہ ایک پتھر کنگرہ کا خم ہوگیا تہا
اور ایک بادام کا چھلکہ اُس پر پڑا ہوا تھا - کیونکہ چیونٹین وہان کسی وجہ سے جمع ہوگئین
تہین - اِسلیئے ہوا کی حرکت سے وہ چھلکہ بھی حرکت کرتا تہا - اُس وقت معلوم ہوا کہ منجمون کی
غلطی ہے **فرمایا** سلطان محمود کو منجمون کے ساتھ نہایت خصومت تہی - چنانچہ ابو شعر
منجم کی نسبت یہ حکم تہا کہ جہان ملے قتل کردو - چنانچہ وہ بہاگ گیا تہا اور کسی مقام پر جاکر
اوکھلی کو اوندہا کیا اور اُس پر ایک لگن پر آب رکھکر اُس مین بیٹھ گیا - یہان سے بحکم پادشاہ
آدمی تلاش کرنے کے واسطے بہیجے گئے - جب کہین پتہ نہ لگا تو منجمون سے دریافت کیا گیا
خاصکر ابو الحسان نجومی سے پوچھا اُس نے بیان کیا کہ جنوب کیطرف ہے اور کوئی شہر مس ہی
اسکے گرداگرد پانی ہے اور اُس مین ایک آہنی منارہ ہے - اُس منارہ کے اوپر بیٹھا ہوا ہے
پادشاہ سمجھے کہ وہ بڑا حرام زادہ ہے ضرور کسی جگہہ چھپا ہوا ہوگا - الغرض منادی کی گئی کہ
اگر خود چلا آئیگا تو اُس کو ہمارے دربار سے امن دیجائیگی - اِس منادی پر حاضر ہوگیا اِس
قصہ سے یہی مقصود نجومیون کی غلطیون کا اظہار ہی ہی کہ لگن کو شہر مس تبلایا چونکہ وہ
تانبے کا تہا - ایک مُرید نے کہا کہ جب حکمار لکھتے ہین کہ نجوم مین آثار ظاہر ہوتے ہین - پھر
اگر آدمی کم عقل معتقد ہوجاوے تو کیا طعن کی بات ہی - **فرمایا** - اہل اسلام جو نجوم کے
معتقد نہین ہین تو اُن کی غیر اعتقادی انکار پر محمول نہین ہی - کیونکہ وہ ایک حساب ہے
مگر چونکہ احتمال غلطی بہی ہی بلکہ آجکل اور خارجی کی وجہ سے زیادہ تر غلطیین ہی ثابت
ہوتی ہین - جیسا اوپر قصہ بیان ہوا ہے - اِس لیے یقیناً صادق نہین سمجھی جاسکتین -
اِس مقام پر یون سمجھنا چاہیے کہ طبیب نبض و قارورہ سے حالات بدن پر واقفیت پاتا ہے
مگر جب طبیب سے دریافت کیا جائے تو یہی اِس واقفیت کو علم ظنی ہی کہے گا - ایسے نجوم علم

نصیبی مین فرق کرنا نہایت درجہ اہم اور مشکل کام ہے۔ چنانچہ حضرت زبیدہ خاتون کا خواب اور حضرت امام اعظم کے مقدمہ نہر مین تعبیر وغیرہ مشہور ہے۔ سبحان اللہ اس وقت ایک قصہ عجیب وغریب یاد آیا کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے وقت مین ایک شخص سفر سے آیا اور شہر کے قریب آکر بیٹھ گیا۔ رات کو جب سو گیا تو خواب مین دیکھا کہ دو بکرین اُسکی عورت کی شرمگاہ پر لڑ رہی ہین۔ نیند سے اُٹھکر نہایت پریشان ہوا یہان تک کہ ارادہ طلاق کا کیا لوگون نے اُس کو تعبیر دریافت کرنے کے لئے امام جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت مین بھیجا۔ حضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تیری عورت نے تیرے آنیکی خبر سنکر اپنے موئے زہار مقراض سے تراشے ہین۔ تحقیق کیا گیا تو یہی بات معلوم ہوئی فرمایا ایسا ہی قصہ ایک اور فرخ سیر کے زمانہ مین واقع ہوا تھا کہ ایک منصب دار نے خواب دیکھا کہ مین تخت پر سوار ہون اور ہاتھی اور تمام اسباب ہمراہ ہے اور تقسیم خدمات کر رہا ہے۔ ملک واسباب احبار اور دوستون کو بخشش ہو رہی ہے۔ منجمین سے اِسکی تعبیر دریافت کی گئی۔ اُنہون نے کہا کہ تم کو زیادہ سلطنت اور پادشاہت حاصل ہوگی۔ دادا صاحب کو تو اِسکی تعبیر بر عکس معلوم ہو ہی گئی تھی۔ مگر کسی سے ظاہر نہ کیا اپنے دلمین ہی رکھا۔ وہ صاحب ازدیاد امارت وانعام کے منجم کے قول کے مطابق منتظر ہی تھے کہ منگل کے روز یہ اتفاق ہوا کہ شکار کو جانے کا قصد کیا سواری وغیرہ کی طیاری کا حکم ہوا۔ خوش خوش سوار ہو کر گئے۔ مراجعت کیوقت گھوڑا بازار مین گر پڑا منصب دار صاحب کا ہاتھ اور پیر ٹوٹ گیا اور گھوڑا بھاگ گیا۔ تمام بازار مین ہنگامہ برپا ہو گیا۔ پادشاہ کو بھی خبر پہونچی کہ فلان منصب دار کا یہ حادثہ گذرا۔ پھر تخت پر بٹھا کر اُن کو بازار سے گھر لے گئے۔ الغرض منجمین سے ایسی سخت غلطیین بسا اوقات واقع ہو جاتی ہین۔

فرمایا ایک بار سُلطان علاء الدین کو منجمون نے خبر دی کہ فلان روز خوب بارش ہوگی اور طوفان عظیم آئیگا۔ یہانتک کہ پادشاہ کے کنگرہ پر کشتی پہونچ جائیگی۔ پادشاہ سُنکر متحیر ہوئے اور حکم دیا کہ منجمون کو قید کر دیا جاوے اور روز معین تک کوئی پہاڑ پر چلا جاوے۔ چنانچہ وہ

اور **فرمایا** کہ خچر کی نسل نہین ہوتی یہ عقیم ہوتا ہے - ایک روز محمد عارف نام - ایک بزرگ نے
بیعت کی - بعد بیعت ہونیکے ظاہر کیا - ہرچند میرا ارادہ مدت سے بیعت کا تہا مگر فی الحال
عجلت کا یہ باعث ہوا کہ مین نے ایک خواب دیکھا تہا کہ گویا آپ نے میرے دونون ہاتھ
اپنے دست مبارک مین لئے ہین **فرمایا** کہ معلوم نہین کہ سلاطین تیموریہ مین ختنون کا رواج
کیون نہین تہا - شاید یہہ روایت غلط ہے مشہور ہوگئی ہو کچہ یہہ امر تحقیقی تو ہے ہی نہین -
فرمایا اِن کے ابا و اجداد مجوس تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذریت کے سوا
کسی قوم مین ختنہ کا رواج نہین ہے اور نہ تہا - انبیاء علیہ السلام سب سوائے حضرت
ابراہیم علیہ السلام کے مختون ہی تشریف لائے ہین - خواہ سابق ہون یا لاحق صرف
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اِس رسم کے اعلان کے لئے مختون نہین پیدا کیا حضرت
ابراہیم بھی اپنی اولاد کی ختنہ کراتے تھے **فرمایا** توریت مین مینے دیکھا ہے کہ یہہ داغ خدا کا
تہا حضرت ابراہیم کے واسطے اُن کی ذریت مین داخل رہا - گویا خدا کے خاص بندہ اِس
امر مین اُن کے فرمان کے مطیع ہوگئے اور مجوس ابھی تک اس کو مستبعد ہی سمجھتے ہین حکما ر
یہہ لکھتے ہین کہ عضو مکشوف مین کسب لذت کم ہوتا ہے - اِسیواسطے اِس عضو مین کہ مبدا
خواہش جمع کا ہے یہ حکمت کے دوسری یہہ بات بھی ضروری تہی کہ عین بدن پر کوئی علامت
فرمان برداری خدا کی ظہور پذیر ہوتی - اگر ہاتھ وغیرہ پر ظاہر ہوتی بہتر نہ تھا - لہذا پوشیدہ
مقام پر یہہ علامت قایم کی گئی - اِسمین یہہ بھی نکتہ ہے کہ جب خواہش کا غلبہ ہو - علامت
اطاعت دیکھکر حرکات شایستہ سے فوراً متنبہ ہوجاوے **فرمایا** کہ طبیبون کے نزدیک
ربیع کے معنے قرب الشمس وجود الامطار ہین اور صیف کے معنے قرب الشمس و فقدان الامطار ہین
خریف کے معنے بعد الشمس مع فقدان الامطار ہین - شتا کے معنے بعد الشمس مع کثرت البروج
والامطار ہین - یہ فصلین ولایت مین ہین - ہند اور مصر مین بعد جاڑہ کے گرمی ہے کہ آفتاب
نزدیک آجاتا ہے اور بارش نہین ہوتی - گرمی کے بعد ربیع کی فصل ہے کہ آفتاب کا قرب

قواعد سے حادثات کا علم مدرک ہوتا ہے لیکن یہ امر ہر حالت مین خدا کی ہی قدرت مین ہے
کہ اگر چاہے تو سبب کا سبب کر دے اور اگر چاہے نکرے **فرمایا** ستارون کی تاثیرین بھی اجسام
ارضی پر اثر کرتی ہین۔ چنانچہ طبیب اس امر سے خوب واقف ہین۔ ایک شخص دور سے آیا اُس نے
عرض کیا کہ حضرت قطب زمانہ ہین **فرمایا**۔ استغفر اللہ۔ زمانہ اسی واسطے تو خراب ہوگیا کہ مجھ
جیسے قطب ہوگئے ہین **فرمایا** جب حضرت بہار الدین زکریا پادشاہ کے بُلانے پر دہلی تشریف
لائے تھے تو حضرت نظام الدین صاحب سُلطان الاولیا نے اُن کی ضیافت کی تھی۔ سرکہ
بھی دستر خوان پر تھا حضرت رُکن عالم صاحب نے سرکہ اپنی طرف کھینچ لیا اور پسند کیا حضرت
سُلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تُرش ہے فرمایا ایسا ہی قطبیت کا بھی حال ہے۔ پھر
فرمایا کہ حضرات چشتیہ کی کتابون مین لکھا ہوا ہے کہ حضرت سُلطان المشائخ کے جنازہ کے
پیچھے قوال یہ غزل گاتے ہوئے جا رہے تھے ؎

اے سرو سہی بصحرا می روی	سخت بے مہری کہ بے ما میروی
اے تماشہ گاہ عالم روئے تو	تو کجا بہر تماشہ مے روی

سُلطان المشائخ پر وجد طاری ہوا جنازہ سے ہاتھ نکالا۔ فوراً رُکن عالم صاحب نے قوالونکو
منع فرمایا۔ اور ہاتھ سُلطان صاحب کا جنازہ کے اندر لیا۔ نماز جنازہ بھی انھین بزرگ نے
پڑھائی تھی۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ تبسم کی آواز سے بھی اگر نماز مین واقع ہو وضو جاتا رہتا
ہے یا نہین **فرمایا** فقہا کی اصطلاح کے موافق ہنسنے کے تین مرتبے ہین۔ اول تبسم کہ دانت
ظاہر ہو جاوین آواز نہ پیدا ہو۔ اِس سے نہ نماز جاتی ہے اور نہ وضو۔ دوسری مرتبہ ضحک ہے
کہ اُس مین اسقدر آواز پیدا ہو کہ خود سُنے پاس والا نہ سُن سکے۔ یہ مرتبہ نماز کا باطل کر دینے والا ہے
تیسرا مرتبہ قہقہا ہے کہ اُس مین اِس قدر آواز پیدا ہو کہ پاس والے بھی سُنین۔ یہ مرتبہ نماز
اور وضو دونون کا باطل کرنے والا ہے۔ **فرمایا** اہل تجربہ نے لکھا ہے کہ چار جانور چار ملکون مین
زیادہ عُمدہ ہوتے ہین۔ اونٹ عرب مین۔ بیل ہندستان مین۔ گھوڑا توران مین۔ ہاتھی ایران مین

خشم دیدہ ہے۔ چند آدمی اُس مقام پر چورون سے مال کی حفاظت کر رہے تھے۔ مالک نے چور
سمجھکر اپنے ایک غلام کے گولی ماری اور کئی گولیان متواتر چلائین۔ جب اُس نے واویلا مچائی
تو معلوم ہوا کہ فلان غلام ہے اُس کو اٹھا کر لائے اور حال پوچھا۔ اُسنے کہا کہ میرے سینہ پر دو
گولیان لگین تہین۔ مگر اُن کا اثر صرف اسقدر ظاہر ہوا ہے کہ میرا کرتہ سینہ پر سے کسیقدر جل گیا
اور کچھ میرے بدن پر بھی ضرر پہونچا۔ لیکن اللہ کے فضل سے صحیح وسالم ہون۔ خدا کی امداد
مجھ خستہ کے حال پر ہوئی۔ ایک مُرید نے عرض کیا کہ تراویح سنّت موکدہ ہین یا کلام اللہ کا ختم
فرمایا تراویح کی زیادہ تاکید ہے۔ ورنہ سنّت دونون ہین۔ اور پہلا ختم سنّت ہے۔ دوسرا ختم
فضیلت کا مرتبہ رکھتا ہے۔ تیسرا ختم ادب کا مرتبہ رکھتا ہے۔ **فرمایا** امام محمدؒ نے کہا ہے
کہ ایک ختم کے بعد بھی تراویح پڑہنا چاہئین۔ تنہا ہو یا امام کے پیچھے۔ اور اگر تراویح مین اگر شریک
ہوا اور کسیقدر رکعتین اُسکی باقی رہ گئی ہین تو حساب کر کے بعد امام کے فارغ ہوجانیکے بقایا کو
پورا کر لیوے۔ **فرمایا** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تعبیرین عجیب عجیب ہین۔ ایکبار حضرت
اُم فضل نے جو حضرت کی چچی ہوتی تہین ایک متوحش خواب دیکھا کہ گویا حضرت کے بدن سے ایک
گوشت کا ٹکڑہ قطع کر کے میری آغوش مین رکھا گیا ہے حضرت نے تعبیر ارشاد فرمائی۔ کہ اے
چچی شفقہ فاطمہ بیٹی حاملہ ہے اور انشا اللہ تعالے لڑکا پیدا ہوگا اور آپ کی گود مین زیادہ تر
پرورش پائے گا۔ **فرمایا** حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ کو بھی خواب کی تعبیر مین
بہت کچھ ملکہ تہا۔ ایک بار حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے خواب دیکھا کہ میرے گہر
مین تین چاند نے حلول کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رحلت فرمائی۔ تب حضرت
صدیق اکبرؓ نے کہا کہ یہہ کامل بدر تھے جو رحلت کئے اب دو چاند زمین پر اور باقی رہے ہین جو
عنقریب مدفون ہون گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا **فرمایا** کہ بنیہ اور بنا مین یہہ فرق ہے
کہ بنا اصل سے اخذ کرنے کو کہتے ہین۔ جیسے ضرب سے ضارب وغیرہ۔ اور بنیہ اُس ہیئت کا نام ہے
کہ جو حادث ہوا ہے بشکل اضارب وغیرہ کو کہ او پر وزن فاعل کے ہے۔ کبھی بنا کا اطلاق

ہوتا ہے اور بارشون کی کثرت - اِس کو گندہ بہار اور برشگال بھی کہتے ہین - خریف اور جاڑہ بدستور ہین - پہر ہندیونکا ذکر اور چھ رُتون کی تقریر اور ہر ایک کے نام وغیرہ بیان ہوئے - پہر سخن غیر منضبط کا ذکر شروع ہوا فرمایا کسی نے قصۂ لیلی و مجنون بے معنے اور مہمل لکھا ہے چنانچہ کہتا ہے ؎

لیلے چہ دریچہ تکلم		سیکرد بفارسی تبسم	
یابای تو بازدہ نخوداشت		دف مبتہر دو اسفناخ میکاشت	

فرمایا مُلا شفقی شاعر کو پادشاہ وقت نے کہا کہ شعر کہو مگر جہوٹ مت کہنا - کہا ؎

چشمان تو زیر ابروانند		دندان تو جملہ در دہانند

پادشاہ کو غصّہ آیا - پہر کہا سچ کہو - کہا ؎

در سمرقند گربہ گہہ نہ خورد	در بخارا خروس شیخ بزہست

فرمایا حدیث شریف مین وارد ہے - فرمایا ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے سچا کلمہ وہ ہے کہ جو لبید شاعر نے کہا ہے - الا کل شئ ما خلا اللہ باطلٗ - ایک شخص نے نقل کیا کہ فلان مجذوب کے ہاتھ پیر جمعرات کے روز جُدا ہوجاتے ہین - فرمایا کہ مین نے کسی کتاب مین تو نہین دیکھا ہے - مگر لوگ مشہور کرتے ہین کہ مجاذیب کی ایسی حالت ہوجایا کرتی ہے - واللہ عالم بالصواب : تذکرہ کے طور پر فرمایا کہ نجف خان کے زمانہ مین ایک شخص گہوارہ پر سے گرا - توپ بھی اُسی رستہ سے آتی تہی جس سواری پر توپ رکھی ہوئی تہی اُس کے بیلون نے بہی اِس شخص پر پیر رکھدئے - لوگون نے یہ سمجھا کہ بس مرگیا ہوگا بعد توپ خانہ چلے جانیکے اُس کو اوٹھا کر لائے - اُس شخص نے یہ بیان کیا کہ صرف میرے کپڑے تو پہٹ گئے ہین - باقی اور کوئی تکلیف مجکو نہین پہونچی - ایسا معلوم ہوتا تھا کہ خداوند تعالے نے اپنے دست قدرت کا سایہ مجھ عاجز پر کرلیا تہا - اِس قصہ مین میرے بہائی اور چند شاگرد اور احباب بھی موجود تھے - ایک عجیب و غریب قصہ ہے وہ میرا بھی

رہنا بیان فرماتے رہے۔ امام اعظم صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی نسبت ارشاد فرمایا
کہ جو حدیثیں پیش آتی ہیں سب کو شریعت کے مطابق دیکھتا ہوں۔ اگر کوئی حدیث بظاہر
موافق نہیں ہوتی اُسکو اپنی فہم کا قصور سمجھتا ہوں۔ اسلئے کہ امام اعظم صاحب کی نظر
حدیثوں پر نہایت وسیع تھی جیسے کہ ظاہر حدیث سے یہ مسئلہ ثابت ہوتا ہے کہ مس ذکر سے
وضو جاتا رہتا ہے۔ مگر بنظر غائر و بنظر تحقیق جو دیکھا جاتا ہے تو قواعد کلیہ شرعی کے خلاف ہے
جہانتک ہوتا ہے۔ امام صاحب حدیث کو ترجیح دیتے ہیں۔ فرمایا دنیا میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے
کہ جو کچھ نوشتہ حاکم ہوتا ہے اُس کو مقدم سمجھا جاتا ہے۔ گو روایات اُس کے خلاف بھی گوشگذار
ہوں پھر فرمایا۔ کہ باعتبار اپنے اپنے قواعد کے چاروں مذہب اچھے ہیں۔ مگر قواعد کلیہ و بطابقت
حدیث کے اعتبار سے مذہب حنفی اور قواعد حدیث و تنقیحات کے اعتبار سے مذہب شافعی عمدہ ہیں
چنانچہ اکثر محدثین شافعی المذہب ہوئے ہیں۔ امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ تو خود اجتہاد
فرمایا کرتے تھے اگرچہ نہایت بزرگ اور صاحب ورع تھے۔ مگر اجتہاد میں کثرت سے غلطی واقع
ہیں چنانچہ رضاعت شیر بز کا مسئلہ مشہور ہی ہے۔ انکے بخارا سے علیحدہ ہونیکی بھی وجہ یہی تھی
اثنا تقریر میں ایک عالم نے عرض کیا کہ تمام عرب اور روم حنفی المذہب ہیں فرمایا عرب
اکثر شافعی ہیں مگر روم و بغداد اور بخارا کل حنفی ہیں۔ ہندوستان میں دو حصے حنفی اور ایک
حصہ رافضی ہیں۔ اسی اثنا میں۔ بنارس اور وہاں کے بزرگوں کا ذکر شروع ہوا فرمایا
شاہ علی محمد صاحب نہایت مقبول اہل اللہ تھے۔ اور مریدوں کے حال پر نہایت توجہ تھی
یہ بڑی نعمت ہے جس کو ملجاوے۔ بہت شکر کرنا چاہئے۔ فرمایا سید احمد بنی رفاع کے
قبیلہ سے امام جعفر صادق کی اولاد سے تھے جمعرات کے روز بائیسویں جمادی الاول سنہ
میں ستر برس کی عمر پا کر وفات پائی۔ فرمایا قاہرہ مصر کا دارالسلطنت ہے۔ بعض جگہ ایسا اتفاق
ہوتا ہے کہ شہر اور ملک کا ایک ہی نام مشہور ہو جاتا ہے۔ جیسے کشمیر اور گجرات ایک
شخص جو نیا مرید ہوا تھا۔ طالب اشغال ہوا۔ فرمایا اس وقت دل دوسری طرف متوجہ ہے

بنیہ پر بھی آتا ہے۔ جیسے مخلوق کو خلق کہتے ہین۔ مگر بنیہ کا اطلاق بنا پر کہین نہین آیا۔ کسی نو فرمایا کہ پاپوش نئی پہنکر نماز پڑہنا جایز ہے **فرمایا** نصیحت کرنے کے لیے بہی بڑی عقل درکار ہے۔ امام شافعی کے زمانہ مین ایک امیر تھے۔ وہ وضو اچھی طرح سے نہین کیا کرتے تھے جب امام کو معلوم ہوا تو امام صاحب اُن کے پاس گئے اور کہا کہ مجکو وضو نہین آتا ہے۔ ذرا مجکو وضو کرا دیجیے گا۔ وہ امیر شرما گئے اور دلمین سمجھکر متنبہ ہوئے **فرمایا** پہلے لوگون کا طریق ارشاد ایسا تہا اور تجربہ بھی ہوا ہے کہ اگر بالاستقلال کسیکو کہا جاتا ہے تو وہ نہین مانتا۔ البتہ ضمن کی بات کو مان لیتا ہے۔ **فرمایا** امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کی عُمر قریب پچاس سال کے تہی۔ قرشی ہاشمی مکی تھے۔ امام محمدؒ صاحب سے نہایت مُلاقات رکھتے تھے اور جتنے ائمہ گذرے ہین بصریون کے مُشابہ تھے۔ **فرمایا**۔ امام اعظم صاحبؒ نہایت ذکی اور ذہین تھے۔ اُصول پر اُن کی نظر بہت تھی ورع اور تقویٰ بدرجہ غایت تہا۔ امام احمد حنبلؒ بہت بری محدث تھے **فرمایا** اُصول باطن کے طریق کے چار ہین چشتیہ۔ قادریہ۔ نقشبندیہ۔ سہروردیہ اور سب جُدا جُدا ہین۔ جب ان طریقون پر واقفیت حاصل ہو تو سب کو اپنے اپنے مرتبہ پر عُمدہ و تفضلاً سمجہنا چاہیے۔ اور ایسے ہی ائمہ و فقہا کے طریقون کو بھی خوب اور عُمدہ جانے۔ دیکھو امام مالک رحمتہ اللہ علیہ نے قراءۃ سبعہ مین کیسی کیسی تفتیش کین۔ صحابہؓ سے علوم و حدیث کس کس طرح اخذ کیے۔ حدیث کوفی۔ و حدیث عراقی کو چھوڑ کر حدیث مدینہ اپنا معمول مقرر کیا ایسے ہی امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے تمام حدیثون کو جمع فرمایا۔ جو حدیثین صحیح اور مرجح ہین اُن کو بنار عمل قرار دیا۔ امام احمد صاحبؒ نے ظاہر حدیث پر بنار فرمائی۔ متعارض احادیث کو دی مطابقت احادیث کوئی باعتبار احکام کے مرتب کیا الغرض بڑی بڑی اوجانفشانی بزرگون نے اپنے نفوس قدسیہ پر برداشت کین ہین۔ اللہ تعالے ان صاحبون کو اس دین کیخدمت کے صلہ مین جزائے خیر و رحمت فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ پہر غازی فریضہ کا قصہ ارشاد فرمایا اور نماز عصر و عمل صحابہ رضی اللہ عنہما۔ اور ان حضرات کا ہمیشہ و نیاز مصائب مین گذرنا

پہونچاتا ہے۔ جب ویران ہوگیا پھر سبب نشیبی ہونے سے حالت اصلی پر آگیا۔ دوسرے
یہ کہ جابجا شہر مین نالیئن ہوتی ہین۔ جن سے ہر گلی کوچہ مین پانی خراب بہا ہوا پہنچتا
ہے۔ راستے بند ہوجاتے ہین۔ لہذا سب پانی زمین ہی مین جذب ہوجاتا ہے۔ یہ وجہ
بھی شہر کے پانی خراب ہونیکی ہوتی ہے۔ فرمایا سیٹھن صاحب نے ایک بار تفضل حسین کے
معرفت کو ملہ کامل بتا مجکو بلایا تھا۔ ایک شخص حافظ نور اللہ خوشنویس کو بھی کسی
تقریب مین بلایا۔ انھون نے ایک قطعہ بطور تحفہ پیش کیا۔ اُس مین یہ لکھا تھا کہ
در اخلاق المحسنین گفتہ نصارا اخذلہم اللہ سیٹھن صاحب نے وہ قطعہ خانصاحب کے ہاتھ
مین دیدیا اور خود نہایت نادم ہوئے اور کہا کہ خوب لطیفہ کہا ہم کو بھی پسند ہے۔
فرمایا فرنگ مین ایک شاعر ہمیشہ پادشاہ کی مدح کیا کرتا تہا۔ ایک بار پادشاہ کو
شکست ہوئی۔ جب بھی شاعر نے مدح ہی کی۔ پادشاہ نے کہا کہ تم ہمارے ایسے
رفیق ہو کہ ہر حالت مین ہماری مدح ہی کہتے ہو۔ شاعر نے کہا کہ آپکی مدح تو عین
اظہار حق ہے۔ باقی شعر مدحیہ کہے ہین۔ پہر فرمایا کہ ایک شخص نے اکبرآباد مین ہدایہ کی
شرح لکھی ہے اور نہایت مختصر ہے۔ اُس کا نام کشف الغطار رکھا ہے۔ شاہجہان نے
اُس کو ایران بھیجا کوئی اُس کا جواب نہین دے سکا۔ ایک شخص نے تقریر کی کہ
شیعہ تواتر کے قایل ہین اور یہ امر محال ہے کہ حد تواتر کا کتمان ہووے یا غلط ہوجاوے
اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلافت اولیٰ ہوتی تو چند ہزار آدمی کتمان نکرتے ورنہ
محال لازم آتا تہا فرمایا عبادت رات کو اور دن کو جب چاہے کرلے کسی وقت
منع نہین ہے۔ فرمایا ایک شخص نے حضرت قبلہ گاہی صاحب سے عرض کیا تہا کہ مین
ایک جزیرہ مین گیا ہون۔ وہان سوائے نارجیل اور مچھلی کے غذا ہی نہین ہے۔ اگر اور
غذا مطلوب ہوتی ہے تو دوسرے ملکون سے لاتے ہین۔ چنانچہ بتاشی قسم کا کہانا
تو صرف اسی نارجیل اور مچھلی سے تیار کرنا مین نے سیکھ لیا ہے۔ سید احمد صاحب سے

جس طرف متوجہ کرنا چاہو جلد کوشش کرو۔ ایک سایل کے جواب مین فرمایا
اگر واجب اعتکاف مین نذر پورا کرنے یا مریض کی عبادت کرنی یا نماز جنازہ پڑہنی
یا مجلس علم مین حاضر ہونے یا توجہ لینے کے لئے کہ وہ بھی منجملہ مجلس علم کے حاضر ہونیکی
ہی جاوے۔ نیت کر کے چلا جاوے اور وقت بھی معین کرلے۔ اور اعتکاف سنت مین
بے نیت جانا بھی درست ہے۔ کیونکہ نذر کا ادا کرنا واجب۔ فرمایا۔ رمضان شریف کا
اعتکاف اگر رمضان شریف کے روزون کی نیت کی ہے تو درست ہوتا ہے ورنہ مع
روزون کے دوسرے مہینون مین ادا کرلے۔ اور امام ابوحنیفہ صاحبؒ کے نزدیک علاوہ
رمضان شریف کے بھی بے روزہ کے اعتکاف نفلی درست ہے۔ مگر بعض اماموں کے
نزدیک نہین۔ اوسکی مدت ہمارے اوستاد رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک دن کا اکثر حصہ ہے
اور امام شیبانی رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک ایک ساعت ہے۔ مسجد مین داخل ہوتے ہی نیت
اعتکاف کی کرے۔ اور وقت خروج تک نیت رکھے۔ فرمایا سکندر و فریذر مجھسے نہایت
محبت رکھتے تھے۔ فریذر نہایت عمدہ اور قابل دوستی تھا کچھ مجھسے اوس نے پڑھا بھی تھا۔
مگر سکندر جاہل تھا۔ اِسکے پانچ لڑکے پہلے مر چکے تھے۔ ایک لڑکا اِسکا بیمار ہوا ہرچند کہ
تعویذات و نقوش وغیرہ کا معتقد نہ تھا۔ مگر مضطر ہوکر میرے پاس پہونچا۔ اللہ کی نام کی
برکت سے وہ لڑکا اچھا ہوگیا۔ اور اب خدا کے فضل سے چار بیٹے موجود ہین۔ سیٹھن بھی
میرے پاس دو ایک بار آیا ہے۔ لیکن جاہل اور پر تملق ہے۔ ایک روز مولد دیکھنے کے لئے
پرانی دہلی مین میرے ساتھ گیا۔ وہان جاکر قصد کیا کہ اِس مولد پر نئی تعمیر کسیقدر بڑہائی
جاوے چنانچہ کچھ تعمیر کرائی بھی تھی۔ مگر درست نہوئی۔ فرمایا۔ ایک بار سیٹھن نے مجھسے
سوال کیا کہ اِس کا کیا سبب ہے کہ پرانی دہلی کی کنوؤن کا پانی کہین کہین شیرین ہوگیا
مین سنے دو وجہ بیان کین۔ اول یہہ کہ یاد رکھنا چاہیے کہ جہان آبادی ہوتی ہے
تو ہر قسم کی گندگین زمین مین اثر کرتی ہین جسکے نفوذ کے باعث بالطبع پانی کو خلل

تسبیح گر پڑی انھون نے فوراً اپنے بہائیون کو تلاش کے واسطے بہیجا وہ جلد جلد دوڑ گئے اور بعد مزید تلاش کے بعد لائے فرمایا کہ محمد مرتضیٰ بی بی شریفہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ مینے اپنے والد ماجد سے بھی سنا ہے۔ یہہ تحقیقی امر ہے فرمایا قصے پتھر اور لکڑی کے تاثیرات کے اگرچہ بہت سُنے گئے ہین۔ لیکن یہہ حکایت قابل سُننے کے ہے اور بہت قریب زمانہ کا قصہ ہے محمد مرتضیٰ نے شوق کے طور پر دو جانور پالے تھے اچانک ایک اُن مین سے اندھا ہو گیا اور ایک اُڑ گیا۔ نہایت درجہ طبیعت ملول ہوئی۔ ایک ہفتہ کے بعد انہون نے یہہ کام کیا کہ ایک لکڑی کہین سے لائے وہ لکڑی عجیب تاثیر کی تہی۔ اِس لکڑی کو انہون نے کور شُدہ جانور کی آنکھون پر رکھا۔ فوراً آنکھین کُھل گئین۔ اِنھون نے نہایت خوشی سے اُس لکڑی کو اپنی دستار کے پیچ مین رکھ لیا اور روانہ ہوئے۔ یہہ ارادہ تھا کہ اپنے باپ اور بھائیون سے جا کر کہین کہ ہمارے ہاتھ ایک اِس تاثیر کی عجیب و غریب لکڑی ہاتھ آئی ہے۔ یہہ جا رہے تھے کہ ناگاہ ایک جنازہ سامنے آگیا۔ اِن کو نظر آیا کہ جنازہ کے پیچھے دو پہلوان سیاہ رنگ کشتی کرتے آرہے ہین۔ اِنھون نے جنازہ کے ساتھ والے آدمیون سے جِس کِسی سے پوچھا اور یہہ حال بیان کیا۔ اِنھون نے اِن کو دیوانہ بتایا کہ ہم کو تو نظر آتی نہین تمھاری ہی نظر کہان کی عمیق ہے جو راز اور بھید تھا کہ دراصل جو اُس لکڑی کی تاثیر تھی کہ جو پگڑی مین رکھی ہوئی تہی کِسی پر ظاہر نہوا۔ بالآخر اِنہون نے دیکھا کہ وہ پہلوان لڑتے ہوئے قبر پر پہونچے اور اُن مین سے سپید غالب ہوا اور مُردہ کے ہمراہ رہا۔ اِنھون نے دیکھکر شور مچایا کہ زندہ آدمی کو تُم لوگ دفن کئے دیتے ہو یہہ کیا غضب ہے۔ لوگون نے دیوانہ سمجھکر اِن کی بات کا جواب کچھ ندیا۔ آخر اِنہون نے اُس سیاہ رنگ پہلوان سے جو مجذوب ہو کر رہگیا تھا دریافت کیا۔ اُس نے جواب دیا کہ تو ہی صرف ہم کو دیکھتا ہے اور کوئی نہین دیکھ سکتا اور یہہ چوب کی تاثیر ہے جو تیری پگڑی مین رکھی ہوئی ہے ورنہ ہم ہرگز تجکو

جو حضرت کے بڑے خلفا رسے تھے **فرمایا** کہ دنیا بہت بکھیڑے کی جگہ ہے اگر محض للہ ہو تو بہتر ہے ورنہ وبال ہے **فرمایا** پہلے مین یہ خیال کیا کرتا تہا کہ میرے والدین نے میرے ساتہہ بہت احسانات کئے مگر یہ بُرا کیا کہ میرا نکاح کر کے قیدی بنا دیا۔ مگر جب مولوی فخر الدین صاحب کو دیکھا کہ بدون اندرون خانہ سخت تکالیف مین تھے کہ واقعاً بعض امور ایسے اور خدمتین ایسی ہوتی ہین جو بیوی ہی بجا لا سکتی ہے۔ تب اِس نعمتِ عظمےٰ کا شکر ادا کیا۔ ایک مُرید نے عرض کیا کہ اسپ مادہ عقرب ہے خرید کرون یا نکرون۔ **فرمایا** حدیث شریف مین آیا ہے کہ نحوست تین چیزونمین ہوتی ہے۔ یعنی حَویلی۔ عَورت۔ گھوڑا۔ گھوڑی مین اشقر قسم کو سمند اور سُرخہ کہتے ہین اور مُشکی مُحجلاً بہتر ہوتا ہے۔ چنانچہ شعر ہے ؎

بہرجا کہ یابی بروز رفشان		سمند سیہ زانوئے بے نِشان

فرمایا ارجل حدیث مین منع آیا ہے اور ستارہ پیشانی کو بھی تجربہ کار بد شمار کرتے ہین **فرمایا** ساج کی لکڑی خُشک لکڑی ہوتی ہے۔ عرب مین بھی جاتی ہے۔ حدیث شریف مین آیا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سقف نبوی ساج ہی سے بنائی تہی۔ اہل کوفہ۔ اور اہل بصرہ کہا کرتے تھے الکرخن عَاجاً ساجاً دیباجاً۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ کشمیر مین مینے دیکھا ہے کہ چلغوزہ کا درخت بجائے مشعل کے شادیون مین جلاتے ہین اوسمین دُہنیت ہوتی ہے **فرمایا** بی بی شریفہ کہ حضرت جد شریف کی ستفیضات سے ہین۔ نہایت صاحب توجہ اور صاحب کشف تہین اور بسقدر تعظیم پیر کی کرتی تہین کہ جب حضرت دادا صاحب گھر کو آیا کرتے تھے تو اپنے بہائیونکو تعظیماً ہمراہ کر دیا کرتی تہین اور یہ تاکید کر دیتی تہین کہ مکان تک ہمراہ جانا جو کچھ طعام حضرت دادا صاحب کو مرغوب ہوتا تہا۔ پکا کر حضرت کو نہایت محبت سے اور فخر سے کھلایا کرتی تہین۔ ایک روز عجیب واقعہ گذرا کہ حضرت اُن کے گھر جاتے تھے۔ رستہ مین

مُرید سے جو منتظر تھے اپنی دیر رسی کی بابت عذر کیا مرید نے عرض کیا کہ مین چاہتا ہون کہ پھر
تجدید توبہ کرون حضرت بھی مکرر دستگیری فرماوین۔ پھر خدا جانے کیا ہووے اور کب مجھکو
شرف زیارت حاصل ہووے۔ حضرت نے عرض مرید قبول فرمائی اور مصافحہ و بیعت تازہ سے
مشرف فرمایا۔ بعض اور آدمیون کی طرف سے بھی ماسًا توبہ و مصافحہ کیا اور بیعت کی۔
پھر رخصت ہوا رخصت کے وقت مُرید شوق محبت اور درد جدائی سے بیتاب ہوکر مضطربانہ
قدمبوسی کرنے لگا اور دست بستہ عرض کیا کہ یہہ عاجز نہ کوئی عمل نیک رکھتا ہے نہ پونجی جسپر بھروسا
کرے اگر دل مین ہے تو محبت حضرت ہے اسیکو اپنی نجات کا وسیلہ سمجھتا ہے اور امیدوار
دعا ہے کہ حضرت کی محبت میرے دلمین روز بروز زیادہ ہوتی تھی اسی محبت مین زندہ
رہنے اسی مین مرجاؤ اسی پر حشر ہووے۔ اس اثنا مین مُرید پر رقت طاری ہوئی روتا تھا اور
الحاح کرتا تھا اور کہتا تھا کہ بعض آدمی تو نجات اور عاقبت کی تباہی پر مرید ہوتے ہین
بعض استفادہ قلبی و علمی و جانی کے واسطے مرید ہوتے ہین بندہ تو محض عشق کی بنا پر مرید ہوا ہی آرزو یہ ہے
کہ جینے مین اور مرنے مین اور قیامت مین حضور ہی کا عشق رہے اور جیسا کہ مین دنیا مین محبت
حضرت کے ساتھہ مشہور ہون عقبیٰ مین بھی ایسا ہی مشہور ہون اور حضرت بھی بہشت مین ہون یا دوزخ
مین اپنے ساتھہ ہی رکھین مجھکو منظور ہے نہ بہشت سے کام رکھتا ہون نہ دوزخ کی پروا یہ تقریرات
سنکر تمام آدمی مرد عورت غلام باندیان زار زار روتے تھے۔ حضرت کو بھی ایک کیفیت
وجد حاصل تھی۔ اول رخصت کیوقت کسیقدر روئے تھے مگر پھر ہمہ تن کھڑے ہو گئے مرید کو آغوش مین
لیا آنکھون سے آنسو جاری تھے۔ اور توجہ دیتے تھے مُرید نے یاد دلایا کہ نعلین کہنہ تبرکًا خادم کو مرحمت
فرمائے۔ حضرت نے خادم کو ارشاد فرمایا کہ دیدو۔ مُرید نے چاہا کہ نعلین کہنہ جو حضرت کے پائے
مبارک مین ہین عنایت فرماوین لہذا محل کے اندر سے نیا جوڑہ منگا کر پہنا اور جو مُرید کی مرضی تھی وہ
ہی اوسکو عطا کی کچھ شیرینی اور میوہ بھی گھر مین سے منگا کر مُرید کو عطا فرمایا رخصت کرنیکی لئے محل
سرائے کی باہر تک ہمراہ آئی تمام آدمی اور مُرید اور حضرت روتے تھے حضرت نے مُرید کی درخواست کے جواب

نظر نہ آتے۔ اب سنو کہ ہم کون ہین۔ ہم عمل نیک و عمل بد ہین۔ ہر جنازہ کے ساتھہ ہوتے
ہین اور آپس ہین ایساہی ہوتاہے جو غالب ہوتاہے وہ ہی مُردہ کے ساتھہ رہتاہے
چنانچہ ایساہی اب ہوا جو تم نے دیکھاہے۔ اِس شخص نے لکڑی جب دستار سے نکالی
فوراً وہ نظر سے غائب ہوا۔ تب ثابت ہوا کہ واقعی لکڑی کاہی اثر تھا خشک ہونیکے
بعد اِس لکڑی کا سُرمہ بھی بنتاہے۔ بہت سے اندہے اُس سے بینا ہوگئے ہین۔ ایک
پتھر حجر یرقان کہلاتاہے اُسکی تاثیرات بھی عجیب و غریب سُننی ہین۔ ایک پتھر حجر مطر
کہلاتاہے اوسکی یہہ تاثیر ہے کہ جب اوس کو آسمان کے نیچے رکھتے ہین فوراً ابر آتاہے
اور بارش ہونے لگتی ہے۔ خداتعالےٰ کوہی بزرگی ہے جس نے عجیب و غریب تاثیرات
اپنی مخلوق کو عنایت فرمائی ہین۔ اور وہ ہی ہر ایک کے عِلم حقیقی کا عالم ہے فرمایا
محمد مرتضیٰ سے مجھکو ملنے کا اتفاق ہواہے۔ مگر یہہ قصہ کبھی دریافت نہین کیا۔ ایک مرتبہ
مولوی احمد اللہ صاحب نے سوال کیا کہ جانوروں کو بھی کشف ہوتاہے یا نہین فرمایا
بطور جبلت کے اشیاء کے خواص وغیرہ البتہ جانتے ہین۔ فرمایا کہ آج مینے ایک
حدیث دیکھی ہے ابو ایوب صحابی جو جلیل القدر صحابہ مین سے تھے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر شریف پر بیٹھکر فراق حضرت مین رویا کرتے تھے۔ ایک
مُرید کے گہر سے اُن کی طلبی کا خط آیا۔ ضرورت نہایت شدید لکھی تھی فرمایا اِس بار
تمھارا جانا بہت گران معلوم ہوتاہے ہر روز کیا معنے بلکہ ہر دم یاد آیا کروگے حضرت کی
مُرید نے توجہ دیکھکر مُرید نے چاہا کہ فسخ عزم کرے۔ فرمایا جب جُدائی ضروری ہے
تو کیون ارادہ فسخ کرتے ہو۔ رضائے مولےٰ از ہمہ اولا۔ الغرض تاریخ اور وقت
مقرر کرکے بُرانے مدرسہ کیطرف رونق افزا ہوئے۔ مُرید نے کچھ انتظار کے بعد
عرض کیا کہ اگر حضرت کو وہان دیر ہوئی تو رخصت ہونیکے لئے وہین حاضر
ہون فرمایا کہہ وہین آتاہون۔ جب دیر کے بعد تشریف فرمان ہوئے تو اُن

(۱) حضرت مولانا صاحب دوازدہ سالہ تہی کہ والد بزرگوار حضرت کے اس دار فانی سے رحلت فرما ہوئے چند مولوی شاگرد اس خاندان کے قصبہ پھلت سے گاڑی کرایہ کرکی دہلی کو چلے اثنا راہ مین علما باہم بحث علمی کرنے لگے بہلبان قوم سے برہمن تہا اوسنے علما سے کہا کہ میری ایک بات تبلاؤ کہ خدا ہندو ہے یا مسلمان سب مولوی جواب دینے سے عاجز ہو کر کہا کہ دہلی مین چلکر بڑے مولانا صاحب سے تیری بات کا جواب لے دینگے جب دہلی مین پہونچے اور حضرت مولانا صاحب سے ملاقات ہولی اوس گاڑیبان نے کسی شخص سے پوچھا کہ بڑے مولوی صاحب یہی ہین لوگون نے کہا کہ ہان یہی ہین گاڑیبان نے مولوی صاحبان قصبہ پھلت سے کہا کہ میری بات کا جواب لیدو مولویون نے کہا کہ ہان جناب اسکا جواب دیجئے گاڑیبان نے سوال کیا آپنے فرمایا کہ جو ہم کہین اوسے خوب سوچیو پھر فرمایا کہ اگر خدا ہندو ہوتا تو گئو ہتیا کبھی نہ ہوتی یہ سنکر وہ برہمن مسلمان ہو گیا۔

(۲) ایک پادری صاحب دہلی مین واسطے مباحثہ کی آئے مسٹر مٹکف صاحب بہادر ایجنٹ گورنری پادری صاحب سے کہا کہ شرط مقرر کرنی چاہئے جو کوئی دونون مین سے ہار جائیگا اوس سے دو ہزار روپیہ لئے جاوینگے اگر مولوی صاحب ہار گئے تو مین دونگا کسواسطے کہ وہ فقیر ہین اور پادری صاحب کو مولوی صاحب کی خدمت مین لائے اور سب حال بیان کیا بعدہ پادری صاحب نے کہا کہ ہم سوال کرتی ہین اور جواب اوسکا معقول چاہتے ہین منقول نہو جب یہ بات ٹھہر گئی تو پادری صاحب نے سوال کیا کہ تمہارے پیغمبر حبیب اللہ ہین آپنے فرمایا ہان۔ پادری صاحب نے کہا تمہاری پیغمبر نے بوقت قتل امام حسین علیہ السلام فریاد نہ کی حالانکہ حبیب کا محبوب زیادہ تر محبوب ہوتا ہے خدا تعالی ضرور توجہ فرماتا جناب مولانا صاحب نے جواب دیا کہ پیغمبر صاحب واسطے فریاد کے جو تشریف لیگئے پردۂ غیب سے آواز آئی کہ ہان تمہارے نواسہ پر قوم نے ظلم کرکی شہید کیا لیکن ہمکو اوسوقت اپنے بیٹے عیسے کا صلیب پر چڑہانا یاد آیا ہوا ہے اس سبب سے پیغمبر صاحب خاموش ہو رہے پادری صاحب معقول ہوئے اور دو ہزار روپئے بابت شرط کے ادا کئے۔

(۳) مولوی صاحب بڑے فاضل متوطن شاہجہانپور عند الورود دہلی واسطے ملاقات جناب مولانا صاحب کے مدرسہ مین آئے مدرسہ بڑا مکان اور فرش شطرنجی کا بچھا ہوا تہا اور ایک پلنگ ایک طرف کو پڑا رہتا تہا اکثر حضرت چہل قدمی فرمایا کرتے تھے پھر اوس پلنگ پر لیٹ جاتے اور سب آدمی جو آتے تھے فرش پر بیٹھتے مولوی مدن نے کہا کہ مین تو فرش پر نہین بیٹھونگا حضرت نے فرمایا کہ ان کیواسطے اچھا پلنگ لاؤ فوراً پلنگ نواڑی لاکر سوزنی و تکیہ سے آراستہ کر دیا مولوی مدن اوسپر بیٹھے اور کہا کہ مین آپ کی ملاقات کا بہت مشتاق تہا اور آپ سے گفتگو کرنیکا ارادہ ہے آپنے پوچھا کس علم مین مولوی مدن نے کہا کہ علم معقول مین حضرت نے

مین ایکجا ہوئے اور از دیا د محبت کے دعا فرمائیگا وعدہ کیا کمال عنایت اور محبت کے ساتھ دعا دیتے ہوئے اور رستہ بتاتی ہوئے رخصت فرمایا - مکرر سکر رسینہ کو چیپاتی تھی تمام حاضرین کو حکم دیا کہ انکو دور تک جاکر رخصت کرو چنانچہ اکثر خادم شہدرہ تک ا ونکے ساتھ آئی اور ا ونکو رخصت کیا فقط

خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ملفوظات طیّبات حضرت مولانا و ہادینا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کا اُردو ترجمہ دوسرے سال ۱۵ رجب ۱۳۱۵ ہجری کو ختم ہوا - وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ رسولہ محمدؐ وآلہ واصحابہ اجمعین -

صفحہ ۱۷۱ ملاحظہ فرمائیے

(۸) ایک منشی ذی علم کسی انگریز کے نوکر حضرت کی خدمت مین آئے اور کہا کہ بندگی قبلہ آپنے فرمایا کہ جناب
حضرت علی کرم اللہ وجہہ ڈاڑہی رکہتے تھے یا نہین اوس منشی نے کہا کہ ہان رکھتے تھے پھر حضرت نے فرمایا کہ تمہارا
کیا نام اُس نے کہا کہ شیعہ علی حضرت نے فرمایا کہ تمہاری ریش نہین اور فقیر کی ہی۔ اُس نے کہا کہ صاحب ہم دنیا
دار ہین آپنے فرمایا کہ حضرت کے سر پر گردا اور بری تھی اُس نے کہا کہ نہین آپنے فرمایا کہ حضرت کے دندان مبارک
پر مستی بھی لگی ہوئی تھی اُس نے جواب دیا کہ نہین مین نے دندان کی مضبوطی کے واسطے لگالی ہی آپنے فرمایا کہ
حضرت بھی انگشتان مبارک مین چہلا اور انگوٹھی پہنتے اور ہاتھہ پاؤن مین مہندی لگاتے تھے اُس نے عرض کیا کہ نہین
مین نے یون ہی لگالی ہی اوس نے کہا مین سُنی ہوتا ہون آپ نے فرمایا کہ کچھ شک ہو تو رفع کر لو اُس نے کہا کہ اُن چار و نمین
شک ہی آپنے فرمایا کہ اللہ جلشانہٗ وحدہٗ لاشریک لہٗ اُس کے چار فرشتہ مقرب ہین ایسے ہی جناب محمد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم آپکے چار یار اور دو ہاتھہ اور پاؤن یہ چار کے چار اور خاک آب آتش باد چار ارکان
سے تمام خلق اللہ پیدا ہوئی یہ چار کے چار غرض ہفتاد مثال چار کی دین اُس نے توبہ کی اور سُنی ہو گیا۔

(۹) بخشی محمود خان رئیس شاہجہان آباد کی شادی تھی اُنہون نے رقعہ طلب مین سب صاحبونکو لکھے ایک
جناب مولانا صاحب کی بھی نام آیا حضرت نے فرمایا کہ اسی رقعہ کی پشت پر یہ شعر لکھکر واپس کر دو سب آدمی دیکھکر محظوظ ہوئے

بیت • در محفل خود راہ مدہ ہمچو منے را افسردہ دل افسردہ کند انجمنے را

(۱۰) ایک درویش نے کہا مولوی سلام اور کہا مین آپسے ایک بات پوچھتا ہون آپ بتلاؤ کہ غٹرغون کسکو
کہتے ہین آپنے فرمایا کہ تمکو کہنا نہ آیا یون کہو کہ تم بھٹا غٹرغون وہ درویش بہت خوش ہوئے اور دعا دیکر چلے گئے

(۱۱) ایک شخص نے عرض کیا کہ محفل رقص و سرود مین انسان بخوشی بیٹھا رہتا ہی اور جو عبادت مین بیٹھے تو نیند آتی
اس کی کیا وجہ ہی حضرت نے فرمایا کہ دو پلنگ ہون ایک پر کانٹے بچھے ہون اور دوسرے پر پھول تو نیند کس پر آوے
گی اُس نے عرض کیا کہ پھول کے پلنگ پر آپنے فرمایا کہ کانٹونکا پلنگ مثل ناچ دیکھنے کے ہے اور پھولونکا پلنگ مانند
عبادت کے ہی اس باعث سے نیند نہین آتی ہے۔

(۱۲) دو قوالون مین ایک راگ کی تشخیص مین اختلاف تھا بالآخر باتفاق ہمد گر حضرت مولانا صاحب کی
خدمت مین حاضر ہوئے راقم بھی اُسوقت قریب موجود تھا قوالون کی تقریر سنکر چلا گیا لیکن وہ سوال اپنا عرض
کر چکے تھی حضرت نے ایسی کیفیت اوس راگ کی بیان فرمائی کہ دونون کا اطمینان خاطر ہوا اور دونون خوش
ہو کر مولانا صاحب کو دعا دیتے ہوئے چلے گئے۔

(۱۳) ایک شخص آیا اور اپنا خواب بیان کیا کہ کھلی تیل پیتی ہی حضرت مولانا صاحب نے فرمایا اس خواب سے

فرمایا کہ ان کو مولوی رفیع الدین صاحب کے پاس (کہ چھوٹے بھائی جناب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کے اور فاضل متبحر تھے) لیجاؤ۔ مولوی مدن نے کہا کہ مین تو آپ سے گفتگو کرنیکا عزم رکھتا ہون حضرت نے فرمایا کہ نہین اون ہی سے کیجئے بعد اسکے مولوی مدن نے کہا کہ بس معلوم ہوا آپ نے فرمایا کیا معلوم ہوا انھون نے کہا کہ ہماری مجلس مین ایک دفعہ ذکر تھا کہ شاہ عبد العزیز صاحب منقولی اور معقولی دونون ہین۔ کوئی کہتا تھا کہ فقط منقولی ہین حضرت نے فرمایا کہ فقیر سوائے قال اللہ و الرسول کی اور گفتگو کرنی جانتا ہے۔ اب بہت اچھا شروع کیجئے مولوی مدن بھی بڑے فاضل و معقولی تھے اُنکے نزدیک جو مسئلہ ناحل تھا بیان کیا جناب مولانا صاحب نے ایسا عمدہ جواب دیا کہ مولوی مدن صاحب پلنگ سے کود کر دور جا کھڑے ہوئے اور کہا مجھ سے گستاخی ہوئی اور اس مدن کی عاقبت بگڑ گئی آپ نے فرمایا کہ مولوی صاحب آئیے تشریف لائیے اُنھون نے کہا کہ مولوی کون ہے میرا رتبہ یہی نہین ہے کہ جو لوگ آپکی یہان آتے ہین اُن کی جوتیان اُتارنی کی جگہہ پر کھڑا رہون آپ میرا قصور للہ معاف فرمائے غرض بعد معافی قصور فرش پر بیٹھے۔

(۴) عشرہ محرم الحرام کو حضرت مولانا صاحب درس فرمایا کرتے تھے ہزارہا آدمی جمع ہوتا تھا اور اہل تشیع کے مکان ہی اوس وقت کتاب و مرثیہ بند ہو جاتا تھا ایک شخص نے سوال کیا کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام اور یزید کا مقابلہ تھا حق تبارک و تعالیٰ کس طرف تھے حضرت نے فرمایا کہ میزان عدل پر تولتے تھے کہ صبر حضرت امام حسین علیہ السلام کا اوس مردود کے ظلم پر غالب آیا۔

(۵) صاحب رزیڈنٹ دہلی حضرت کی ملاقات کو آئے اور عند التذکرہ بیان کیا کہ ایک بات مین پوچھتا ہون کوئی جواب اوسکا نہین دیتا مثلاً ایک شخص مسافر جاتا ہے اور راستہ بھول گیا اُس نے دیکھا کہ ایک آدمی سوتا ہے اور ایک بیٹھا ہے پس یہ راستہ کس سے دریافت کرے آپنے فرمایا کہ راستہ واسطے چلنے کے ہے نہ واسطے بیٹھنے کی اس تیسرے آدمی کو چاہیے کہ وہان بیٹھے جب سونیوالا جاگے جب دونون راستہ پوچھ کر چلے جاوین

(۶) ایک شخص کسی ملک کا رہنے والا حاضر ہوا اور اُس نے کئے کلمے ایسے بیان کئے جو کسو کی فہم مین نہ آئے اور عرض کیا کہ مین اس مین سے کچھ بھول گیا ہون کئی ہزار کوس پھرا جس کو کامل سُنا اوس سے پوچھا لیکن کچھ کسو نے نہ کہا آپ نے فرمایا کہ یہ فلانی چیز کا منتر اور فلانی زبان مین ہے اور یہ پانچ کلمے جو تجھکو یاد ہین اسمین دو غلط ہین اور وہ اس طرح پر ہین اور تین کلمے جو تو بھول گیا ہے وہ یہ ہین آمین وہ شخص بہت خوش ہوا اور قدمبوس ہو کر رخصت ہوا۔

(۷) ایک شخص نے ایک تصویر پیش کی اور کہا یہ تصویر جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے اس تصویر کو کیا کرنا چاہیے آپنے فرمایا کہ حضرت پیغمبر صاحب نے غسل فرمایا ہے اس تصویر کو بھی غسل دینا چاہیے۔

بیٹی کا حال دریافت کیا معلوم ہوا کہ وہ آوارہ ہوکر طوائفون مین مل گئی اور شاہجہان آباد مین ہی یہ شخص
گئی تو کوٹھی پر بازار مین رہتی تھی اور کواڑون کو قفل لگا ہوا تھا معلوم ہوا کہ دریا پر واسطے غسل کے گئی ہی یہ شخص
لگا ہوٹ پر گئے دیکھا کہ وہ کئی مردون کیساتھ نہا رہی ہی اور چھینٹون سے آپس مین لڑ رہی ہی اُنھون نے
کناری پر سے اوس کے باپ کا پیغام ادا کیا اوسنے سنتے ہی ایک دو ہتڑ پانی بھر کر پھینکا اور کہا کہ یہ مین نے اللہ
اوسکے واسطے دیا یہ شخص پیغام دینے والے شرمندہ ہوکر چلے آئی اُسی رات اُس مرد کو یعنی اُس کی باپ کو خواب
مین دیکھا اُنہون نے کہا کہ مین نے جاکر دیکھا تو اُسکی اوقات خراب ہوگئی ہی اُسنے کہا کہ خیر یہ اوسکی عمل مین لیکن اُسنے جو دو ہتڑ بھر کر
پانی پھینکا تھا اوسکا ایک قطرہ ایک جانور کے حلق مین جو کہ متصل کنارہ دریا کی بہت پیاسا تھا پہونچا اُس
کے عیوض میرے اوپر سے انعام حق تعالیٰ نے عطا فرمائی تمہارا بڑا شکر گزار ہون۔
(۱۸) ایک شخص نے آکر عرض کیا کہ یا حضرت مین نے آج شب کو خواب مین دیکھا ہی کہ میری زوج سے دو کتے
مباشرت کرتی ہین یا حضرت جب سے کہ خواب دیکھا ہی کچھ عرض نہین کر سکتا کہ مجھپر کیا صدمہ ہی آپنے فرمایا کہ اسقدر
کچھ پریشانی کی بات نہین ہو شاید تمہاری زوج موی زہار مقراض سے کترتی ہی اُسکو منع کر دو کہ بار دگر ایسا نکری
پس جو دریافت کیا گیا تو واقعی ایسا ہی تہا۔
(۱۹) ایک شخص نہایت پر ملال کہ آثار غم اوسکے بشرہ سے ظاہر تھی حاضر حضور ہوکر عرض کرنے لگا کہ یا حضرت
آج کی شب مین نے اپنے تئین اپنی والدہ سے ہم بستر ہوتے دیکھا اوسوقت سے گویا مین زندہ درگور ہون غور کرتا ہون
غور کرتا ہون لیکن خیال مین نہین آتا کہ آیا مجھ سے کوئی گناہ عظیم واقع ہوا جو ایسا واقع جو کہ خدا دشمن کو بھی نصیب نہ
کرے مجھے نظر آیا جناب مولانا صاحب نے ارشاد فرمایا کہ دریافت کرو شاید تمہاری بی بی نے کلام اللہ گرو کر کے
مہاجن کو سود دیا ہی بعد دریافت انفکاک کلام اللہ شریف کا کرا کے آیندہ ایسے امور سے محترز رہو بالآخر دریافت
کیا تو ایسا ہی واقع ہوا تھا۔
(۲۰) ایک شخص نے حاضر ہوکر عرض کیا کہ یا حضرت مجھے خواب مین نظر آیا ہی کہ مشرق سے مہتاب بمثال ہلال
نمودار ہوکر وسط آسمان کیطرف آتا ہی۔ اور جون جون بلند ہوتا ہی کمال پاتا ہی اور وسط آسمان پر پہونچکر بدر کامل
ہوتا جاتا ہی اور پھر درمیان سے ٹوٹ کر وہ ہلال بنکر اُسلی ہی اول مشرقی طرف بسرعت تمام جاکر غروب ہوجاتا ہی
آپ اس بھید کو مجھپر ظاہر فرماوین کہ مین تو ہمات باطلہ سے رہائی پاؤن یا کسی لطیفہ غیبی کا امیدوار ہو بیٹھون
آپنے فرمایا کہ تیری وابستہ کو حمل سہ ماہہ تھا آج آخر شب وہ ساقط ہوگیا اس شخص کو نہایت تامل ہوا کہ میری زوج
کو ہرگز کبھی حمل نہ تھا بلکہ لوگو نکو تو اُسکی عقر پر اتفاق ہی۔ یہ جناب مولانا صاحب کا فرمانا ہی ورنہ حکمار وقت کو کیون

معلوم ہوتا ہی کہ تمہاری بی بی واقع مین تمہاری والدہ ہی اُسنے کہا صاحب یہ کہین ہوسکتا ہی بعدہ اوس نے مکان پر جاکر جو تحقیق کیا تو واضح ہوا کہ فی الحقیقت وہ عورت اوس کی مان ہی وجہ یہ تھی کہ جب یہ شخص شیر خوارہ تھا دونون مین مفارقت ہوگئی اور جوانی مین ایک دوسرے کا شناسا نہ تھا اس سبب سے باہم نکاح ہوا

(۱۴) ایک خواجہ صاحب متوطن دہلی دوست راقم بیان کرتے تھے کہ مین دوپہر دنکو سوتا تھا ایک خواب دیکھا اور گھبرایا ہوا خدمت عالی مین حاضر ہوا اور خواب عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ تمہاری گھر مین حمل کی صورت ہی خواجہ صاحب نے عرض کیا کہ بیشک ہے حضرت نے فرمایا کہ وہ ساقط ہوگیا۔

(۱۵) مولوی حافظ احمد علی صاحب اُستاد راقم متوطن تھانہ بہون دہلی مین طالب علمی کرتی تھی اُنھون نے خواب دیکھا اور حضور مین عرض کرکی تعبیر چاہی حضرت نے فرمایا کہ اِس خواب سے معلوم ہوتا ہی کہ تمہاری والدہ کا انتقال ہوگیا بعد کئی روز کے معلوم ہوا کہ تعبیر راست ہے۔

(۱۶) ایک شخص متوطن دہلی ملازم بادشاہی حضرت مولانا صاحب کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ باپ کی تنخواہ ایک سو تیس ۱۳۰ روپیہ تھی وہ رحلت کرگئی مجھکو صرف تیس ۳۰ روپیہ ملتی ہین اسمین گذارا کسی طرح نہین ہوتا ہی دل چاہتا ہی کہ کچھ کھاکر مرجاؤن مگر سنا ہی خودکشی حرام موت ہوتی ہی اس واسطے آپ سے عرض کرتا ہون جیسا ارشاد ہو عمل مین لاؤن حضرت نے فرمایا کہ تم کلام مجید مین فال دیکھو اُنھون نے فال دیکھی وہ مقام سنکر آپنے فرمایا کہ تم جانب دکن یعنی جنوب کے جاؤ ۱۴ منزل مین شہر مسلمانون کا آویگا وہان ٹھیر جائیو اور اگر دو تین فاقہ بھی ہون تو مت گھبرائیو پھر انشاء اللہ تعالی تم بہت خوش ہوکر آؤگے وہ شخص رخصت ہوکر ویسے ہی کہ ایک گھوڑا سواری مین تھا اور دو آدمی تھی روانہ ہوئی ۱۴ منزل مین ٹونک نواب میرخانصاحب کا آیا جس مسجد مین نواب صاحب نماز کو آتے تھی قیام کیا نواب میرخان بہت تپاک سی پیش آئی لیکن کھانیکو کچھ نہ پوچھا دو فاقہ بھی ہوگئے اس عرصہ مین نواب صاحب نے اپنے امراسی مشورہ کیا کہ انگریزون سی کیا کرنا چاہی تو سب نے صلاح لڑائی کی دی نواب نے سنکر کہا کہ اوس شخص کو بلانا چاہی جو مسجد مین ہی مختصر یہ ہے کہ نواب صاحب نے اُس شخص کو پانسو ۵۰۰ روپیہ ماہوار کی تنخواہ مقرر کرکے فیل و شتر وغیرہ سامان جلوس دیکر بحضور جنرل اختر لونی صاحب کے بمقام دہلی واسطے درستی صلح کے بھیجا وہ شخص پہلے حضور والا مین جناب مولانا صاحب کی حاضر ہوئے کئی اشرفی نذرکین اور عرض کیا کہ جسطرح سی ارشاد ہوا تھا اوسیطرح ظہور مین آیا آپنے کشف باطن سی فرمایا تھا حضرت نے فرمایا کہ یہ تین سیپارہ کلام مجید

(۱۷) راقم کے روبرو حضرت نے فرمایا کہ پرانی شہر دہلی مین ایک شخص رہتا تھا وہ مرگیا ایک دختر اس نے چھوڑی

قدس سرہٗ کے مزار پر جاؤ اور وضو تازہ کر کے اوّل نماز مغرب ادا کرو بعد اسکے دو رکعت نماز اور پڑہو اور فلان فلان سورۃ پڑہنا ایک بلی یعنی گربہ آویگی لیکن تم نماز اپنی پوری کریجو بعد سلام پھیرنیکے اُس بلی کو پکڑ کر ذبح کر کے کپڑے مین لپیٹ کر ہمارے پاس لے آنا چنانچہ طالب العلم نے بموجب ارشاد آپکے عمل کیا جب بلی کو حضرت کے روبرو کپڑے سے کھولا دیکہا کہ وہ تمام طلا ہے۔ دوسرے روز طالب علم نے پھر ایسا ہی کیا اُس روز کچھ نہ ہوا۔

(۲۷) حضرت مولانا صاحب نے کئی مولویون سے فرمایا کہ تم کابلی دروازہ کے باہر جاؤ ایک شخص عرب آتے ہین ان کے لیے آؤ یہ لوگ بہ تعمیل حکم شہر سے باہر جا کر کھڑے ہوئے دیکہا تو ایک شخص مصر سے ایک خچر پر سوار چلے آتے ہین ان لوگون نے کہا کہ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب نے آپکے استقبال کیواسطے ہمکو بہیجا ہے اور باتین کرتے ہوئے چلے اُنہون نے اپنا حال بیان کیا کہ مین مصر کا باشندہ ہون اور ہمشیرہ میری فاضل ہین اور حافظ کلام مجید اور کتب حدیث شریف صحاح ستہ سب حفظ یاد ہین اوّل سے علم تحصیل کیا ایک کتاب کسی علم کی جو راقم کو اس کا نام یاد نہین پڑہتا تہا ایک مقام مفہوم نہ ہوا ہمشیرہ نے ہر چند تقریر کی لیکن میری فہم مین نہین آیا اسپر ہمشیرہ نے کہا کہ اب تم ہندوستان کو جاؤ اور شہر دہلی مین شاہ عبد العزیز ہین اُن سے یقین ہے کہ تمہاری فہم مین آوے۔ اسواسطے مین اسطرف کا عازم ہوا غرض یہ سب فاضل اُنکو لیکر مدرسہ مین آئے حضرت مولانا صاحب نے فرمایا کہ کتاب کہان ہے خورجی مین تہی نکلوا کر منگائی اور اُن سے فرمایا کہ سبق اپنا نکالو جب حضرت نے تقریر فرمائی وہ عرب بہت خوش ہوئے اور عرض کیا کہ مین سمجھ گیا پہر وہ عرصہ تک اور علم حاصل کرتے رہے بعدہ اپنے ملک کو روانہ ہو گئے۔

(۲۸) حضرت وعظ حدیث شریف کا فرما رہے تھے اسمین ایک شخص آئے آپنے انگشت سے اشارہ کیا اپنی پشت کی طرف یعنی ادہر آؤ۔ جب درس تمام ہوا اُس شخص نے عرض کیا رات خواب مین دیکہا کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہین اور آپ سامنے جناب سید المرسلین کے بیٹھے ہوئے وعظ حدیث شریف کا فرما رہے ہین اور مین حاضر ہوا تو آپنے اسی طرح انگشت سے اشارہ پس پشت بیٹھنے کا فرمایا تہا اب جو مین حاضر ہوا تو بہی ایسا ہی ہوا اسکا کیا سبب ہے حضرت نے فرمایا کہ تم حقہ بہت پیتے ہو تمہارے منہ سے بو آتی ہے اور حضور مین ناپسند ہے اسواسطے فقیر نے کہا تہا۔

(۲۹) جناب مولانا صاحب نے اوّل سال جو کلام مجید حفظ یاد کر کے سُنایا تہا نماز تراویح کی ہو چکی تھی اس عرصہ مین ایک سوار بہت خوب زرہ بکتر وغیرہ لگائے ہوئے برچھا ہاتھ مین لیے تشریف لائے اور کہا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہان تشریف رکھتے ہین جو وہان تھے سب نے دوڑ کر اُن کو گھیر لیا اور پوچھا کہ ... کہا کہ ... اُنہون نے فرمایا کہ میرا نام ابو ہریرہ ہے جناب سید عالم

کہ نعوذ جانون کہ ہرایک اونمین سے افلاطون ہے جسکا میری زوج کے عقد پر اتفاق رائے ہے اور جناب شاہ صاحب
کے فرمانے کو کسطرح جھوٹ سمجھون کہ خوف زوال ایمان اور موجب سوء عقیدت اور باعث خلع بیعت ہوگا
لاچار متفکر ہو کر اُٹھا اور مکانپر جاکر دریافت کیا تو ارشاد جناب شاہ صاحب مغفور کا ہی بجا تھا۔

(۲۱) عالم رویا مین مولانا صاحب کو حضوری جناب حضرت علی مرتضیٰ اسد اللہ الغالب کرم اللہ وجہ کی
حاصل ہوئی اور بیعت کرکے فیضیاب ہوئے۔

(۲۲) جناب حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا کہ فلان شخص نے ایک کتاب زبان پشتو مین ہماری مذہب
مین لکھی ہے اور نام اُس کے باپ کا اور مقام سکونت و نام کتاب بھی ظاہر فرمایا آپنے عرض کیا کہ مین زبان پشتو
نہین جانتا ہون حضرت امیر المومنین نے فرمایا کہ کچھ مضایقہ نہین ہے آپ خواب سے بیدار ہوئے بعد تلاش کتاب
دستیاب ہوئی آپنے اُسکا جواب زبان پشتو مین لکھکر منتشر کیا۔

(۲۳) ایک شخص نے مسئلہ پوچھا کہ صاحب یہ طوائف یعنی کسبی عورتین مرتی ہین اُن کی جنازہ کی نماز پڑھنی
درست ہے یا نہین حضرت نے فرمایا کہ جو مرد اُن کے آشنا ہین اُنکی بھی نماز پڑھتی ہو یا نہین اُس نے عرض کیا کہ
ہان پڑھتی ہین حضرت نے فرمایا کہ تو اُن کی بھی جنازہ کی نماز پڑھو۔

(۲۴) ایک سوداگر صاحب دول متوطن دہلی کو اپنی زوجہ سے نہایت محبت تھی بوقت روانگی سفر زوجہ سے کہا
کہ اگر تم اپنے باپ کے گھر جاؤ گی تو میری طرف سے تمکو طلاق ہے بعد واپسی معلوم ہوا کہ زوجہ مذکور اپنے باپ کے گھر
گئی تھی علماء وقت سے جو فتویٰ طلب کیا سب نے لکھا کہ طلاق ہوگئی وہ بیچارے مایوس ہو کر رہ گئے مولانا صاحب نے
کہ اُسوقت بھی دوازدہ سالہ تھے سوداگر موصوف سے فرمایا کہ اگر شیرینی کھلاؤ تو تمھارا نکاح پھر بحال کر دین انھون
نے اقرار کیا آپنے فتویٰ لکھا کہ جب باپ اُس عورت کا مرگیا تب وہ گئی اس صورت مین وہ گھر اُس کے باپ
کا نہ رہا بلکہ وہ گھر عورت کا ہوگیا پس وہ اپنے گھر گئی نہ باپ کے سب علماء نے پسند و قبول کیا۔

(۲۵) ایک رسالدار ساکن لکھنؤ حضرت کے مرید تھے ملازمت کیواسطے آئے اور عندالتذکرہ عرض کیا کہ حضرت
مین نے ایک گھوڑا چھ سو روپیہ کو مول لیا ہے حضرت نے کہا منگاؤ ہم بھی دیکھین حالانکہ بصارت آپ کی بہت
برسون سے بالکل جاتی رہی تھی جب گھوڑا آیا حضرت نے فرمایا کہ سمند سیہ زانو ہے رسالدار نے کہا کہ درست ہے آپنے فرمایا
کہ اسکو پھیرو پھیرنے لگے آپنے فرمایا کہ ذرا تیز کرو جب تیز کیا تو رسالدار سے پوچھا کہ قیمت اس کی دیدی عرض
کیا کہ دیدی حضرت نے فرمایا کہ یہ گھوڑا لنگڑا ہو جاویگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

... مولانا صاحب نے ایک طالب علم سے ارشاد فرمایا کہ تم شاہ نظام الدین اولیا کے

(۲۲) نقل ہے مولوی خدابخش صاحب مرحوم متوطن میرٹھ سے فرمایا کہ میان خدابخش آج رات کو سوتے وقت ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور ایک مرتبہ آمن الرسول اور ایک سورت اور پڑھ لینا سو مولوی جو پڑھکر سوئے تو خواب مین خوب سیر آسمانون کی نصیب ہوئی صبح کو جو حضور مین حاضر ہوئے ارادہ بیان کرنیکا کیا آپ نے فرمایا کہ کہنا کچھ ضرور نہین ہے اسواسطے بتلایا تھا کہ شنیدہ کی بود مانند دیدہ۔

(۲۳) کرنیل اسکنر صاحب کی اولاد نہین ہوتی تھی حضرت مولانا صاحب سے کہا کہ آپ دعا فرمائے کہ اولاد ہو آپنے دعا کی اور فرمایا کہ اللہ تعالی بیٹا عطا فرماوے تو نام اُسکا یوسف رکھنا چنانچہ لڑکا پیدا ہوا کرنیل صاحب نے اسکا نام رکھا جوزف اور یوسف ایک ہی لفظ ہے صرف زبان کا فرق ہے یوسف صاحب بڑے ذی علم اور مشہور تھے

(۲۴) مرزا بخش اللہ بیگ متوطن سنبھل ضلع مراد آباد میرٹھ مین ابتدا سے عملداری سرکار انگریزی میں ڈاک خانہ مین نوکر تھے اُنہون نے تحصیل علم عربی مفتی محمد قلی صدرامین میرٹھ سے کہ شیعہ مذہب تھے شروع کی اور انگریزی انگریزی مین مفتی صاحب جو استاد تھے شیعہ مذہب اور مرزا بخش اللہ بیگ اہل سنت وجماعت باہم ہمیشہ بحث مذہبی ہوتی تھی مفتی صاحب نے مرزا صاحب سے کہا کہ تم اپنے شاہ عبدالعزیز صاحب کو لکھو کہ وہ ایسی ترکیب بتلاوین کہ خواب مین اصل حال مذہب کا معلوم ہوجاوے مرزا صاحب نے عرضی حضور مین لکھی حضرت نے دو تین آیۃ کلام مجید کی لکھ بھیجین کہ ان کو پڑھ کر رات کو سو رہو چنانچہ ایساہی کیا خواب مرزا بخش اللہ بیگ اُنہون نے دیکھا کہ ایک میدان ہے اور اُس مین بہت لاشین مقتولین کی پڑی ہین ایک بزرگ تشریف لائے اور اُن کے ساتھ اور بہت آدمی تھے اُنہون نے سب لاشون مین سے ایک لاش نکالی اور نماز جنازہ کی پڑھی اور مرزا صاحب بھی اُس نماز مین شامل ہوئے بعد نماز مرزا صاحب نے ایک شخص سے پوچھا کہ یہ بزرگ کون ہین اُنہون نے کہا کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ہین جب مرزا صاحب نے آگے بڑھکر سلام کیا اور عرض کیا کہ حضرت دین حق کون ہے حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ تمہارا دین حق ہوتا تو تم ہم مین شامل نہ ہوتے پھر بیدار ہوگئے خواب مفتی صاحب۔ اُنہون نے دیکھا کہ زمین کوتوالی قدیم شہر میرٹھ کے پاس ہون اور ازدحام لوگون کا بہت ہے اور سُنا کہ جناب حضرت علی کرم اللہ وجہہ شہر میرٹھ کی مسجد مین تشریف رکھتے ہین ہرچند مفتی صاحب نے چاہا کہ جاؤن کسی نے وہان جانے نہ دیا پھر مرزا صاحب نے استاد سے کہا کہ صاحب حال ظاہر ہوگیا مفتی صاحب نے جواب دیا کہ یہ خواب وخیال ہے اس کا کچھ اعتبار نہین۔

(۲۵) جناب مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو واسطے نماز جمعہ کے مسجد جامع مین تشریف لیجاتے تو عمامہ آنکھون پر رکھتے ایک شخص فصیح الدین نامی جو اکثر حضور مین حاضر رہتے تھے اُنہون نے عرض کیا کہ حضرت اس کی کیا وجہ جو آپ اسطرح رکھتے ہین آپنے اپنی کلاہ اُتار کر اُن کے سر پر رکھدی ایک دفعہ ہی ﴿

نی فرمایا تھا کہ ہم عبد العزیز کا کلام مجید سے چلین گے۔ پھر مجھکو ایک کام کیواسطے بھیجدیا اس سبب سے دیر مین
آیا۔ یہ بات کہکر غائب ہوگئے۔

(۳۰) وعظ ہو رہا تھا جو ایک شخص حاضر ہوئے بعد تمام ہونے درس کے اُنہون نے سات اشرفی پیش کین
حضرت نے ہنسکر فرمایا کہ ایک چہ بچہ مین سے سات اشرفی۔ بعد وہ شخص اُٹھکر چلے لوگون نے اونکو گھیرا
اور حال دریافت کیا۔ اُنہون نے بیان کیا کہ مین پورب کا رہنیوالا ہون اور اللہ تعالیٰ نے مال دنیوی بہت
عطا فرمایا ہے مگر بیماری استسقا ہون سے ترک وطن کر کے توکلت علی اللہ العزیز الحکیم مع چند ملازم بسواری اسپ
اس تلاش مین نکلا کہ شاید کوئی ایسا شخص ملجائے کہ مشکل آسان ہو اس تلاش مین پھرتا تھا کہ ایک مقام پر پہونچا
ایک عورت نے کہا کہ اس پہاڑ مین ایک بزرگ تشریف رکھتے ہین اگر تم وہان پہونچو تو یقین ہے کہ اچھی ہو جاؤ
لیکن راستہ ایسا دشوار گزار ہے کہ اسپ نہین جاسکتا مین نے اپنے لوگون سے کہا کہ تم سب یہان رہو اور مین
جاتا ہون اگر تین مہینے مین واپس آجاؤن تو خیر ورنہ یہ گھوڑے اور اسباب اور روپیہ تم سب تقسیم کر کے چلے جانا
پھر مین پہاڑ پر گیا تو کیا دیکھتا ہون کہ ایک چھپر کا گھر چھوٹا سا ہے اور اُسمین ایک درویش تشریف رکھتے ہین
سلام کیا پوچھا کہ تو کون ہے مین نے سب حال ابتدا سے سنایا فرمایا کہ یہ بوٹی یاد دوا کی ہے اسکو لیجاؤ اور فلان مقام پر
ایک چشمہ ہے وہان بیٹھکر اسکو کھانا تو اللہ کا فضل ہے کہ تم اچھی ہو جاؤ گے مین نے اوسیطرح عمل کیا۔ اسہال اور قی
آئی اور مین اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھا ہو گیا پھر مین اُن بزرگ کی خدمت مین آیا پوچھا کہ تمہارے گھر کا راستہ
کسطرف کو ہے مین نے عرض کیا فرمایا کہ دہلی بھی راستہ مین آتی ہے مین نے عرض کیا کہ نہین لیکن اگر حکم ہوگا تو مین دہلی کی راستہ
جاونگا وہ بھی راستہ ہے آپنے فرمایا کہ شاہ عبد العزیز کا نام سنا ہے مین نے کہا کہ سنا ہے وہ تو آفتاب ہندوستان ہین
فرمایا وہ ہمارے پیر بھائی ہین۔ پھر اندر چھپر مین جا کر مٹھی مین یہ سات اشرفی لائے اور کہا کہ مولانا صاحب کو ہمارے طرف سے

(۳۱) منشی الٰہی بخش صاحب فاضل متبحر شاگرد رشید حضرت کے متوطن کاندھلہ مقیم سہارنپور نے لکھا کہ جناب مولانا مرحوم
علیہ الرحمہ نے جو دفتر شروع کر کے چھوڑ دیا ہے۔ اور فرمایا کہ بعد میرے ایک شخص ہوگا وہ اسکو تمام کریگا میرا ارادہ
اوسکے تمام کرنیکا ہے اسواسطے عرض رسا ہون فضل الٰہی سے آپ کی بڑی معلومات ہے کہین یہ قصہ سماعت مین
یا نظر سے گزرا ہو تو ارشاد فرمائے حضرت نے اُس کی جواب مین دو آیۃ کلام مجید کی لکھکر ارشاد کیا کہ بوقت شب
جمعہ کو مولانا مرحوم علیہ الرحمہ سے دریافت کرو چنانچہ اُن کو جناب مولانا صاحب کی زیارت ہوئی آپنے فرمایا
کہ ہان تمہی وہ شخص ہو جو اسکو تمام کرو گے عصر اور مغرب کے درمیان دوات قلم لیکر حجرہ مین بیٹھکر قصہ باقی

واسطے ہین ایک شخص نے میرا ہاتھہ زور سے پکڑا کہ اب تک اوس کی انگلیون کے نشان موجود ہین اور کہا
تونے مجھسے فلان چیز چار پیسے کو مول لی تھی وہ میرے دے مین نے کہا میرے پاس پیسے نہین ہین یہ کہا
پانسو روپیہ کا ہی یہ تو بے اُس نے جواب دیا کہ اس کو مین کیا کرونگا غرض بہت بحث رہی اس عرصہ
مین وہی شخص فوت شدہ تلاش کرتے کرتے وہان آن پہونچے اُنہون نے کہا کہ یہ مرے نہین ہین زندہ ہین میرے
ملاقاتی کو آگئے ہین بڑی مشکل سے اُنہون نے چھڑایا جب سے مین چار پیسے مانگتا ہون اور وحشت مزاج پر
آگئی ہی حضرت نے پانی دم کرکے اُن کو پلایا وہ وحشت اُن کی دور ہوگئی پھر اُن کو اپنے ساتھہ لے آئے وہ
شخص تا مدت عمر خدمت مین حاضر رہے -

(۸۳) ایک شخص متوطن آذربائیجان جو ملک عرب مین ہے جناب مولانا صاحب کی خدمت مین آئے او بیٹا بھی اُن کے
ساتھ تھا حضرت نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کو اگر چندے میرے پاس چھوڑ دو تو اچھا ہی اُس نے قبول کیا اور لڑکے
کو چھوڑ کر چلا گیا یہ لڑکا علم تحصیل کرکے ہوشیار ہوا ایک روز عرض کیا کہ مین نے کچھ بات نہین دیکھی حضرت نے فرمایا
کہ اچھا تم آٹھہ روز تک سورۂ انا فتحنا شریف اس ترکیب سے پڑھو نوین دن جہان چاہو چلے جاؤ اُس طالبعلم
نے آٹھہ روز پڑھکر نوین دن جنگل کا راستہ لیا طرح طرح کے جنگل و دریا پیش آئے ایک جنگل مین گیا وہان ایک
بھیڑیا اس کی طرف آیا اور آٹھہ وار اس پر کئے آخرش اس کو چھری اپنے باپ کی کہ کمر مین موجود تھی یاد آئی
نکال کر بھیڑئے کے ماری چھری زخم مین رہی بھیڑیا بھاگ گیا پھر یہ شخص ایک جنگل مین پہونچا کہ زمین اُس کی نئی
طرح کی تھی بعدہ ایک شہر دیکھا کہ عمارت اُس کی عمدہ طرز کی اور بہت تحفہ تھی شہر مین جا کر دیکھا کہ باشندے وہان
کے بہت خوش شکیل اور بزرگ وضع تھی ایک بہت بزرگ اس کو ملے اور حال پوچھا اُس نے بیان کیا آپنے فرمایا
کہ میرے گھر مہمان رہو آخرش اپنے گھر لے گئے بہت خاطر و تواضع کی اور طعام عمدہ کھلایا صاحب خانہ کی
غیبت مین اُس نے دیکھا کہ وہ چھری اوسکی کہ جو بھیڑئے کے ماری تھی اور زخم مین رہگئی تھی ایک طاق مین رکھی
ہی ہر چند اس نے چاہا کہ اُٹھا لے لیکن ہاتھ مین نہ آئی پھر صاحب خانہ تشریف لائے اور کھانا روبرو رکھا اُس کی
نظر اُس چھری پر تھی صاحب خانہ نے پوچھا کہ کیا ہی اُس نے کہا کہ کچھ نہین بعد گفتگو وہ شخص بولے کہ ہم نہ انسان
ہین نہ جن نہ فرشتہ ہماری خلقت اللہ جلشانہ نے علحدہ کی ہی اور یہ شہر ہمارے رہنے کیواسطے ہی اور ہم سے کام
طرح کے لئے جاتی ہین اور وہ بھیڑیا مین ہی تھا جسکے تو نے چھری ماری تھی اور یہ زخم اسی چھری کا ہی اور مین تجھکو فورا
مار ڈالتا لیکن بسبب شاہ عبدالعزیز کا ہی تو کیا چاہتا ہی اُس نے کہا کہ مین پھر حضرت کی خدمت مین پہونچ جاؤن
تو خوب ہی اُنہون نے کہا کہ آنکھہ بند کرو پھر آواز آئی کہ آنکھہ کھول دو آنکھ کھولی تو دیکھا کہ مسجد جامع سا

بیہوش ہوگئے جب دیر مین افاقہ ہوا عرض کیا کہ سوا سو کی شکل آدمی کی تھی اور کوئی ریچھ اور کوئی بندر اور کوئی خنزیر کی شکل تھا اور اسوقت مسجد مین پانچ چھہ ہزار آدمی تھے حضرت نے فرمایا کہ مین کس کی طرف دیکھون اسی باعث سے نہین دیکھتا

(۳۳۶) ایک شخص بہ لباس عمدہ وصورت امیرانہ پٹکہ زری کمر پر باندہے ہوئے عمدہ گہوڑے پر سوار قصبہ مارہرہ ضلع ایٹہ مین بخدمت حضرت عارف معارف میان اچھے صاحب قدس اللہ سرہ العزیز حاضر ہوا اور نہایت بیقرار اور مضطر تھا حضرت کے قدمون پر گر کر تڑپنے لگا آپ نے بہ شفقت تمام متوجہ ہوکر اُس سے حال پوچھا اُس نے عرض کیا کہ ایک ساہوکار متصل میرے مکان کے رہتا ہے اُس کی دختر نہایت حسینہ اور جمیلہ ہے خورد سالی سے فیما بین میرے اور اُس کے محبت پیدا ہوئی کہ مرتبہ عشق کا ہوگیا پھر اُس کی شادی ہوئی اور بالفعل ہمسرالی اُس کے واسطے گونا کرنے کے آئے ہین اور اُسکو لیجاوین گے اسواسطے مضطر ہوکر اور اپنی زندگی سے ناامید ہوکر آپکی خدمت مین حاضر ہوا ہون حضرت نے اوسکی تسلی کی اور فرمایا کہ تم دہلی مین بحضور مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کے جاؤ اور کچہ مت کہو بلکہ آدمی واسطے پیشوائی کے تم کو دہلی سے اسطرف ملین گے آخرش وہ شخص دہلی کو گیا مقام شاہ درہ مین کئی آدمی بطور پیشوائی کے ملے اور حضور مین مولانا صاحب کے لیگئے حضرت بہت شفقت سے اُس کے حال پر متوجہ ہوئے اور ایک شخص کو فرمایا کہ فلانے ساہوکار کو ہمارا سلام کہو وہ ساہوکار حاضر ہوا آپنے اُس سے پوچھا کہ تمہارا داماد اور سمدہی کہان ہین اُس نے عرض کیا کہ یہین حاضر ہین آپنے فرمایا کہ اُن کو لے آؤ وہ جا کر اُن کو لے آیا حضرت اِن تینون کو ہمراہ لیکر کوٹھڑی مین تشریف لے گئے تہوڑی دیر مین باہر نکلے وہ تینون ہنستے ہوئے چلے گئے اور تہوڑی دیر مین اُس لڑکی کو پالکی مین سوار کرکے لے آئے اور عرض کیا کہ حضرت یہ لونڈی آپ کی ہے جو چاہو سو کرو آپنے اُسکو مسلمان کیا اور نماز پڑہوائی بعد اُس کے نکاح اُن دونون کا کردیا۔

(۳۳۷) ایک شخص دہلی مین وارد ہوکر لب دریائے جمن ٹہیرے اور بولتے نہین تھے حضرت مولانا صاحب تشریف لیگئے اُس شخص نے حضرت کی تعظیم دی اور حال اپنا اس طور پر بیان کیا کہ ہم دو شخص تھے آپس مین بہت محبت رکہتے تھے اور بہت ملکون کی سیر کی ایک دفعہ دوست میرا بیمار ہوگیا اور قضا کی جب ہم اُن کو دفن کرنے لگے ایک کٹار پانسو روپیہ کی قیمت کا میری کمر مین تہا وہ نکال کر قبر مین رکھدیا اور وہین بہول گیا بعدہ جب آدمی چلے آئے تو مجھکو وہ کٹار یاد آیا اور بڑا افسوس اُس کا ہوا رات کیوقت مین نے جاکر قبر کہودی تو دیکھا کٹار بدستور رکہا ہے لیکن وہ مردہ قبر مین نہین ہے حیران ہوا ایک کہڑکی نظر آئی اندر گیا دیکھا کہ ایک باغ ہے اور وہ شخص دوست میرے وہان بیٹھے ہین اور کلام مجید پڑہتے ہین وہ مجھکو دیکھکر بہت خوش ہوئے پھر اُنھون نے کہا کہ تم باغ کی سیر کرو

[illegible]

ہین اوسوقت حسب الارشاد جناب مولانا صاحب کے سب لوگ دو زانو باادب ہو بیٹھے اور خود حضرت
مراقب ہوی اسقدر کہ نصف سے رات متجاوز ہو گئی جب آپنے مراقبہ سے سر اوٹھاکر فرمایا کہ لو صاحبو وقت
اجابت ہے جس شخص کی جو آرزو ہو خدا سے مانگی فقیر کو امید ہے کہ کوئی شخص محروم نرہیگا چنانچہ جملہ دست بدعا ہوئے اور
علاوہ خواہش باران رحمت کے جو جس نے چاہا فوراً ظہور اجابت کا آثار پایا اور جناب مولانا صاحب نے صرف واسطے
نزول آب رحمت کے ہاتھ اوٹھایا اُن بزرگوار نی بھی معہ اپنی جماعت مخنثوں کے صدائے آمین بلند کی کہ یک یک غبار
آندہی کا سر پر چھا گیا جب ہوا کی کسیقدر شورش کم ہو گئی اور تیرہ کا آثار نظر آیا ترشح ہونی لگی جناب شاہ صاحب نے
ہاتھ دعا سے کھینچا اور فرمایا کہ صاحبو جلد یہان سے شہر کا راستہ لو ورنہ پھر کثرت بارش سے شہر کا پہونچنا دشوار ہوگا پس اسوقت
لوگ چلدئی اور شہر مین آکر پناہ لی اور اِس قدر بارش کی شدت ہوئی کہ ندی اور نالی بڑہ گئے قرار کسی کو ہوس پانی کی
باقی نرہی خلقت کی جان مین جان آگئی اور تمام مخلوق خدا کو بہ برکت دعائے جناب مولانا صاحب اُس بلائے
جان ستان سے رہائی حاصل ہو گئی۔

(۴۰) ایک درویش تشریف لائی اور سلام علیک کر کی بیٹھ گئی اور پوچھا کہ بھلا بابا مولوی تم نی کس قدر کتابین
دیکھی ہونگی مولوی اسمعیل صاحب نے جو اُسوقت حاضر تھی کہا کہ اِس کلان محل کی جسقدر اینٹین ہونگی!
نی کہا فی الحقیقت درویش نی فرمایا کہ حاصل اسکا پھر حضرت آبدیدہ ہوی اور وہ درویش بھی بعد اس کے درویش
بزرگ نی فرمایا کہ اللہ تم سے راضی رہی اور تم اللہ سے راضی رہو بعد اس کے تشریف لی گئے۔

(۴۱) ایک روز مولانا صاحب مدرسہ مین تشریف رکھتی تھی کئی فقیر ہندو گسائین آئی اور آپکو سلام کیا حضرت
فوراً معہ اُن فقرا کے دالان اندرونی مدرسہ مین تشریف لیگئے اور پردے ڈلوا دئی اور باہر دالان کے ایک شخص تعینات
کیا کہ کوئی نہ آنے پاوی کچھ دیر تک اُن فقرا سے گفتگو رہی بعد اُس کے وہ سب رخصت ہو کر چلے گئے۔

(۴۲) ایک جگہ مجمع فقرا کا تھا اور حضرت مولانا صاحب تشریف لئے جاتی تھے درویشون نی کہنا شروع کیا
کہ ایسون ہی نے منصور کو دار پر کھچوایا اور شمس تبریزی کی کھال اُتروائی اس وقت حضرت کی ہاتھ مین تسبیح تھی ایک
نی کہا کہ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نی جو فرمایا ہے بیت بر زبان تسبیح و در دل گاو خر ٭ این چنین تسبیح کی دارد اثر
آپنے فرمایا کہ شاہ صاحب سچ کہا اب یہ ایسی تسبیح ہے اس پر وہ بہت نادم ہوئے اور عذرات کئے۔

(۴۳) بعد نماز جمعہ دو شخص نوجوان نی ایک مسئلہ کہ بہت مشکل تھا حضرت مولانا صاحب سے پوچھا آپ نی
جواب دیا کہا کہ آپنے درست فرمایا حضرت نے فرمایا کہ تم کو علم ہے اُنھون نے کہا کہ نہین پھر آپنے فرمایا کہ تم نے
کچھ نکہا ہم درست ہی اُنھون نی بیان کیا کہ ہم نے یہ مسئلہ جناب حضرت مرتضی علی امام المتقین کرم اللہ وجہہ

شاہجہان آباد کے پاس کھڑا ہی فوراً جاکر جناب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کے قدمون پر گرا اور مدت تک مطابق
کمالات باطنی حاصل کی -
(۹۵) ایک بار امساک باران ہوکر آثار قحط نمودار ہوئے تمام زراعت خشک اور گھر برباد ہوگئے چارون طرف
سے آدمی بغرض حصول تدبیر دفع اس بلا کے جناب مولانا صاحب کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کیا
کہ یا حضرت دعا کیجیے کہ ببرکت دعا آپ کی ہم لوگ اس بلا سے خلاص پاوین یا تدبیر فرمائے کہ اُس
کی پیروی مین سرگرم ہون حضرت نے فرمایا کہ تمہاری جماعت سے چند آدمی منتخب ہوکر اپنے شہر مین جاؤ
اور تلاش کرو ایک گروہ ہیجڑون کا ملے گا ان مین سے جو شخص پشواز وغیرہ سامان رقص پہنے ہو اُس کو علحدہ
لیجا کر فقیر کی طرف سے سلام کہنا اور مدعا دلی عرض کرنا بعدہ وہ حضرت تدبیر فرماوین اُس پر عمل کرنا چنانچہ چند
آدمی اُسیوقت مولانا صاحب کی خدمت سے اُٹھکر گئے اور گروہ مخنثون سے ملاقات کی اور حسب الارشاد
جناب مولانا صاحب کے رقاص کو علحدہ لیجا کر التجا نزول باران رحمت مین مبالغہ کیا تو وہ صاحب
یون سہل کیا بات آنیوالی ہی لہذا حسب عادت اپنی ہم پیشون کیساتھ تالیان بجاکر فرمایا کہ تم اور تمہارا
بہیجنیوالا دونون احمق ہو مولوی صاحب نے تم سے مسخری کی ہی ورنہ مجھسے اور اس قسم کی التجا سے کیا
مناسبت اور اور بھی بہت آرائین اڑے لیکن اُن سبھون نے بھی جو بڑے کامل کے مرسلہ تھے اُنکی
نہ سنی وہ اپنا راگ گاتے یہ سب اپنی رام کہانی کہتے ساتھ ہوئے جب اون بزرگوار نے دیکھا کہ اب
بدون انجام حاجت ان لوگون سے عہدہ برائی محال ہی اور نشان دادہ ایک کامل کے ہین تو فرمایا کہ
خیر صاحب جو مولانا صاحب کے فرمودے سے مجبور ہون آج شب کو مین اور میری ہمراہی اس باغ مین جو جانب
راست درگاہ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہی جمع ہون گے تم جاکر جناب مولانا صاحب سے
میرا سلام عرض کرکے گذارش کرو کہ مین انجام دہی ایسی خدمت کے لایق نہ تھا جو میرے تفویض فرمایا
اب جو میری نسبت اس قسم کا ارشاد ہوا تو البتہ یہ برکت ارشاد حضرت یہ مرتبہ مجھے حاصل ہوا لیکن تا
وقتیکہ آپکے دست مبارک بدعا وا نہونگے یہ بلا سر سے نہ جاویگی پس یہ واپس آئے اور جیسا کچھ کل
کہا تھا عرض کیا آپنے فرمایا کہ اگرچہ فقیر مین بوجہ فقدان طاقت رفتار اور باعث ضعف قوی گنجایش طے
کرنے کسی قدر مسافت کی بھی نہین رہی مگر جسطرح ممکن ہوگا بعد نماز عشا تمہارے ہمراہ چلون گا جب وہ
دن باقی ماندہ گذر گیا اور رات ہوئی تو جناب مولانا صاحب بعد نماز عشا و اوراد معمولی گروہ کثیر کے
کے ساتھ تشریف فرمائے جائے موعود ہوئے دیکھا تو وہ صاحب بھی مع اپنے ہمراہیون کے حاضر ہو

نشین نے ایک شخص کو بہیجکر اس کو بلالیا اور حال پوچہا اور بہت خوش ہوا کہ تیری سبب سے یہ حکم حضرت کا پرکر
نام آیا بعد اس کے بادشاہ نے حکم دیا کہ دیکھو کوئی شخص غیر حاضر ہی تلا زمان حضوری وبحری وبرّی سے صرف
ایک شخص غیر حاضر تھا بموجب حکم وہ بلایا گیا اُس نے عرض کیا کہ فی الحقیقت مین اُڑا ہوا چلا جاتا تہا اس شخص
نے میرا نام لیکر کہا کہ اس کو لیجا جب مین اُس عورت کو لیگیا مگر وہ میری مان کی برابر ہی مین نے سوائے اوسکے
خدمت کے اور کچہ نہین کیا اور یہ چہچو مذکور ستہ تہا اس شخص مدعی نے اُس کی کلام کی تصدیق کی جب بادشاہ
نے اوس عورت کو اُس کے شوہر کے حوالہ کیا اور بہت سا مال اُسکو دیا اور چہچو کا قصور معاف کیا۔

(۴۶) نواب سعادت یار خان صاحب رؤسائے دہلی سے جو حسن خدا داد مین مشہور تہے اپنے مکان شب خوابی
مین سوتے تہے کہ یکایک کواڑ کمری کے جو بند کردے تہے از خود کہل گئے اور ایک عورت کہ جسکے چہرہ پر نظر کو خیرگی
ہوتی تھی با زیور ولباس عمدہ نہایت چستی وچالاکی سے نواب صاحب کے پاس آبیٹہی اور بیان کیا کہ مین سلطان محبوب شاہ
کی بیٹی ہون جو بادشاہ جناب مغربی واقع دامن کوہ قاف کا ہی عرصہ سے تمہاری دلدادہ ہون ہرچند کوشش
کی اور چاہا کہ فرصت پاکر تمہارے پاس آؤن مگر کوئی موقعہ ایسا دلخواہ جو آج حاصل ہی ہاتہہ نہ آیا اب تمنا میری
یہی ہی کہ مدعائے دلی حاصل کرون جیسا جیسا کہ اپنی امید پر غم کہایا ہی خوشی کیساتہہ بدلا کرون ہرچند کہ نواب
صاحب کو انواع انواع اندیشے پیش نظر رہے لیکن موقع پر نہایت یعنی بچنا اور بدلیری تمام لاحول پڑہکر وسوسہ
شیطانی کو دفع کرنا بجز امداد حق کب ممکن ہی انسان ضعیف کی کیا بنیاد ہی یہان فرشتے بھی ایسے پہنسے پڑے
ہین کہ آج تک سرنگون لٹک رہے ہین جیسے کہ ہاروت وماروت کا قصہ مشہور ہی بلا تامل مشغول عشرت ہوئے
چند ساعت یہ راز ونیاز باہم رہکر وہ پریزاد رخصت ہوئی اُس روز سے یہ معمول ہوگیا کہ ایک وقت معینہ پر شب
کو وہ عورت آتی اور بعد کامیابی چلی جاتی جب اسی روش پر قریب ایک سال کے گذر گیا تو ایک شب خلاف
وقت وہی عورت باحال پریشان آئی اور بیان کیا کہ اے عزیز جلد اُٹھ اور اپنی حفظ جان کی تدبیر کر کیونکہ میرا
باپ اس بہید سے واقف ہوگیا اور غضب ناک ہوکر دیوزاد تیری ہلاکت کیلئے معین کئے ہین غالباً آج صبح تک تجھکو
زندہ نہ چہوڑین گے میری یہ آخری ملاقات سمجہو مین اب یہان سے جاونگی فوراً زنجیر گرانبار پہناکر قید کیجاؤن گی
مگر یاد رکہنا کہ مین بہی ایک دن اسی قید مین تیرے غم جدائی سے جان سے جاؤن گی یہ کہکر وہ رخصت ہوئی ادہر
نواب صاحب نہایت گہبرائے ہوئے مثل ہی کہ ملا کی دوڑ مسجد تک ننگے پاؤن اور ننگے سر نہایت اضطراب
کیساتہہ جناب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ کا راستہ لیا جب وہان پہونچے ہرچند خادم
نے اندر جانے سے منع کیا لیکن یہ ایسے بیہوش تہے کہ اپنی کہی اور نہ اوسکی سنی بے اختیار حرم مکان مین جناب

کو پوچھا تھا آپنے اسیطور سی فرمایا تھا حضرت نی پوچھا جب تمھاری عمر کتنی تھی اُنھون نے کہا پانسو برس کی تھی پھر وہ غائب ہو گئے وہ دونون جن تھے۔

(۴۴) حضرت کے ہان ایک طالبعلم تہا اُس پر ایک پری عاشق تھی ایک روز اوس نی طالبعلم سی کہا کہ تیرا اور میرا راز افشا ہو گیا اِس پر ایک جن جو بڑا عامل ہی تجویز ہوا ہی کسواسطے کہ یہ مکان شاہ عبد العزیز صاحب کا ہی اور وہ آکر تمکو مار ڈالیگا اُس طالب علم نی مولوی رفیع الدین صاحب سے (جو مولانا صاحب کے بھائی تھی) عرض کیا اُنھون نی فرمایا کہ تم کلام مجید کھول کر تلاوت کرو وہ گیا اور حجرہ مین چراغ جلاکر بیٹھا اِس مین ایک جھوکا ہوکا آیا اور چراغ گل ہو گیا اور اُس نی غل مچایا شروع کیا کہ کوئی میرا گلا گھونٹتا ہی اور طالب علم دوڑی اور چراغ سی دیکھا تو کلام مجید ایک طاق مین رکھا ہی اور طالب علم پڑا ہی بعد تھوڑی دیر کی وہ پری پھر آئی اور بیان کیا کہ آج تو وہ چھوڑ کر چلا گیا لیکن کل ضرور مار ڈالیگا دوسرے روز پھر اسیطرح بیٹھا اور ایک دفعہ اُس پر شور ہوا بعد اُس کی افاقت ہو گئی پھر اوس پری نی بیان کیا کہ فی الحقیقت تیری مار ڈالنی کو آیا تھا لیکن وہ جن بادشاہ کیطرف سے تعینات ہین بروز جمعہ و منگل جناب مولانا صاحب کا وعظ سنکر رات کو بادشاہ کے سامنی بیان کیا کرتی ہین آج وہ بادشاہ کی سامنی گئے عرض کیا کہ فلان جن جو بڑا عامل ہی شاہ عبد العزیز صاحب کے مقابلہ کو گیا ہی بادشاہ نی سنکر دو جن کو حکم دیا کہ اُس کو پکڑ لاؤ چنانچہ بموجب حکم بادشاہ گرفتار ہو کر قید ہو گیا

(۴۵) ایک شخص نے جناب مولانا صاحب کی خدمت مین عرض کیا کہ فیمابین میرے اور میری زوجہ کی کمال محبت تھی بوقت شب اُسکو حاجت پیشاب کی ہوئی اُسنے مجھے کہا کہ ذرا میرے ساتھ چلو تو مین پیشاب کر لون مین اُس کے ساتھ گیا اور وہ پائخانہ مین گئی مین دروازہ پر رہا تھوڑی دیر کے بعد مینی کہا ارے جلد ہو اسکو دیر بہت ہوئی تو مین نے اندر پائخانہ کی جاکر دیکھا تو کچھ اِس کا پتہ نہ ملا لاچار ہو کر تڑپنے لگا آخرش نہایت مضطرب ہو کر آپکی خدمت مین حاضر ہوا ہون طاقت ایک دم کی صبر کی نہین جناب مولانا صاحب نے فرمایا رات ہونے دو جب رات ہوئی تو آپنے فرمایا کہ فلان محلہ مین مجلس سرود کی ہی تم جاکر وہان بیٹھ رہو جب مجلس برخاست ہو گی تو سب خلقت چلی گی بعد اسکے طوائف آوین گی اور سب سے پیچھے ایک شخص بہت ضعیف اسباب طوائفان لیے ہوئے آوین گے یہ رقعہ جو مین تمکو دیتا ہون اُن کو دینا اُس نی ایسا ہی کیا بعد آدھی رات کے وہ بزرگ تشریف لائے اور رقعہ اُس نی دیا وہ بہت خفا ہوئے بعد اسکے وہ رقعہ اپنے سر پر رکھا اور دو حرف پڑھ کر اُسپر کچھ لکیرین کھینچین اور فرمایا کہ یہ دونون ٹھیکریان یہان ڈال دو تمکو طرح طرح کی شکلون کی خلقت نظر آویگی تم کچھ خوف مت کیجیو آخر ایک شخص تخت نشین آویگا یہ ٹھیکری اُس کو دور سے دکھانا اُس نی ایسا ہی کیا اِس تخت

اظ کے جو اُس وقت دولہن کو ہوتا ہی نہ کہہ سکی سب نے پسند کیا اور دولہن کو بس قنات جا بٹھایا جب بیر
وئی تو ہمجولیون نی جاکر دیکہا تو دولہن کا نشان نہین حیرت زدہ ونے باہر آکر بیان کیا خدا کی قدرت سے کہ یا تو
ہ سامان خوشی کا تھا یکایک سامان غم ہوگیا عورتون نے بہت گریہ وزاری کی آخرش کوئی ساکت
دئی ششدر کوئی کسی کی طرف دیکھ چپ رہگیا پھر تلاش کی فکر ہوئی سوار ونے چارون طرف گھوڑے دوڑائے
راہ براہ ہر کسی ہی پوچھا پتا لگا یا مگر وہ ایسی کب ڈوبی تہی جو ہہل ترآتی سب مجبور ہو ہوکر کوئی دس کوئی بیس
وس سے واپس آئی اور بکمال یاس سے آہ بھر کر چپ ہو بیٹھے تمام برات کو اس پریشانی مین چار شبانہ روز بے آب و
دانہ گزر گئے نہ یہ ہمت وجرات جو بے دولہن وطن کو چلے آئین نہ یہ مقتضائے حمیت کہ دہلی کو جو نزدیک ہی لوٹ
جائین اس اثنا مین ایک شخص کا وہان گزر ہوا گویا اون مصیبت زدون کو خضر ملگیا آگے تحتش ہن جو اُم
غ نا کے نزدیک گیا حال دریافت کیا براتیون نی تمام سرگزشت اور پریشانی اپنی رو رو کر سنائی اسوقت مسافر تو
وار دے نے کہا کہ واقعی درد تمہارا لا دوا ہی مگر پھر بھی تدبیر شرط ہی سب نے باتفاق پوچھا کہ فرمائیے کیا کرین ہم سی تو کچھ
بن نہین آتا جو تدبیر آپ ارشاد کرین اُسکے انجام دینے مین ہم سب بجان و دل حاضر ہین اُس نے کہا کہ ای صاحبو
مین دہلی جاتا ہون چند سوار تیز رفتار اور ایسے کہ جن کی صورت ظاہری سیرت باطنی سی بھی مناسبت رکھتے
ہو میرے ہمراہ کر دو تو مین اُن کو دہلی مین جناب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کے پاس لیجاؤن اور تمامی حال
گوش گزار خدام والا کر کے اس درد کی دوا کا طالب ہون میرے نزدیک ان حضرت سے بہتر ایسے دردون
کا کوئی دوسرا طبیب نہین پس سب کے دلون نے یہ امر تسلیم کیا اور ہاری ہمت قوی ہوگئی چند آدمی جو اس برات
مین ثقہ تھے اسپ ہائے تیز تگ پر سوار ہوکر اُس ہادی کے ساتھ ہو لئے اور آستانہ جناب مولانا صاحب پر جاکر
بعد حصول قدمبوسی سب سرگزشت اپنی من وعن عرض کی آپ نے فرمایا کہ روز وقوع اس واقع کی فقیر کو اس حال
کی خبر ہوگئی تھی اور فقیر تمہارا منتظر تھا خیر اطمینان رکھو خانقاہ مین فروکش ہو جب یہ لوگ کھانے پینے سے فارغ
ہوئے اور ماندگی راہ رفع ہوئی تو پھر حاضر حضور ہوکر امیدوار توجہ ہوئے آپ نے فرمایا کہ تم اس وقت دو روٹیاں
آرد ماش کی تیل سی چپڑ کر چاندنی چوک مین لیجاؤ وہان ایک خارش کا مبتلا کُتا تمکو ملیگا تم ایک روٹی اُس کے
روبرو رکھدینا گو وہ تمہارے اوپر کیسا ہی حملہ کرے اور ڈراوے لیکن خوف نکرنا اور جگہ سی نہ ہلنا جب وہ سگ روٹی کہا لے
تو تم دوسری روٹی بھی اُس کے روبرو رکھدینا اور گھوڑے تیار رکھنا جب وہ کُتا روٹی کھاکر کسی طرف کا قصد
کرے تو تم گھوڑون پر سوار ہوکر جہان تک وہ جاوے اُس کے ساتھ جانا پیچھے نرہ جانا ورنہ سہل کام مشکل ہو جائیگا چونکہ یہ
سب آدمی فہمیدہ تھے وہان سے ہر ایک بات خوب ذہن نشین کر کے چاندنی چوک مین آکر حسب فرمودہ جناب شاہ

شاہ صاحب مراقب تھے جا قدمونپر گر پڑے جناب مولانا صاحب بھی مراقبہ سے ہوشیار ہوگئے اور فرمایا کہ نواب صاحب اسوقت ایسے مضطرب الحال ہوکر تمہارا آنا کسی اُفتاد سخت سے خالی نہین فرمائیے خیر تو ہے جب اُنہون نے تمامی حال پر ملال اپنا از ابتدا تا انتہا مفصلاً بحضور جناب شاہ صاحب عرض کیا حکم ہوا کہ اگرچہ کردار تمہارا ایسی سزا کے لایق ہے جیسا کہ تم نے کار بد کیا اُس کا نتیجہ بھی پانا ضرور تہا مگر فقیر کسی ملتمس کی التجا کو رد کرنا پسند نہین کرتا کہ عادت جبلی اور بہدایت جد امجد اسی طرح پر ہے خیر تدبیر اس کی معقول کیجاویگی آج کی شب تم یہان مکان فقیر پر سو رہو بلکہ فلان حجرہ مین استراحت فرماؤ تھوڑی دیر مین فقیر بدپر اس عورت کو بلا کر جان بخشی کرا دیگا۔ اطمینان رکھو پس نواب صاحب وہان سے بدلجمعی تمام اُٹھے اور ایک حجرہ مین جو نزدیک عبادتگاہ جناب شاہ صاحب کے تہا گئے اور نصف پلنگ زیر آسمان اور نصف زیر سقف مکان بچھا کر آرام کیا قریب تہا کہ غافل ہوکر سو جاوین کہ یکایک ایک سنگ گران نہایت زور شور سے ایک پایۂ بالین چارپائی پر آکر ایسی سختی سے گرا کہ گویا اُس کے صدمہ سے پسکر خاک برابر ہوگیا ادھر اس کا واقع ہونا ان حضرت کی نیند ہوا ہوگئی چیخ مار کر او بدحواس ہوکر جناب شاہ صاحب کے اوپر آگرے اور بیہوش ہوگئے جناب مولانا صاحب نے کچھ پڑھکر دم کیا فوراً ہوش آگیا دیکھا کہ علاوہ جناب شاہ صاحب کے پانچ شخص سردار صورت نہایت قوی ہیکل باادب حضور مین ایستادہ ہین اور حضرت فرماتے ہین کہ یہی شخص تمہارا گنہگار ہے اور مجھے بطور سفارش آپ صاحبون کی خدمت مین پیش کرکے چاہتا ہے کہ آپ اس کی خطا سے درگزر فرما کر جان بخشی کر دیجئے کہ اب تو یہ میرے پاس آپڑا اگر آپ میرا کہنا قبول نہ کرینگے تو جیسی ذلت اس کی ہاتھ سے آپ کو ہوئی ویسی ہی فقیر اپنی ذلت آپکے ہاتھ سے تصور کریگا پس وہ لوگ اس کلام سے نہایت منفعل ہوئے اور جناب شاہ صاحب کے قدمونپر گر کر بوسے دئے اور نواب کی خطا سے درگزر کرے اور اس وقت پانچون شخص جناب شاہ صاحب کے دست بوس ہوکر وہین غائب ہوگئے۔

(۴۰) ایک شخص نے اپنے فرزند دلبند کی نسبت کسی شریف کے ہان دہلی مین قرار دی جب والد دختر نے سامان شادی حسب دلخواہ جمع کر لیا ماہ و تاریخ مقرر کرکے برات بُلائی ادھر سے باپ نوشاہ کا بھی اپنی حیثیت کیموافق بھائی بند دوست آشنا گاڑی گھوڑے بافراط ہمراہ لیکر حاضر ہوا میزبانون نے مہمانون کی دل کھولکر دعوت کی اور حسب دستور بعد نکاح جہیز دیکر دختر کو رخصت کیا برات نے جو رخصت پائی تو ایک منزل قطع کرکے کسی مقام پر بہ غرض ناشتا خوری قیام کیا جو مرد تھے وہ رفع حاجات انسانی کی واسطے گئے اور مستورات ہمراہی کیواسطے ایک قناعت ایستادہ کر دی تا کہ احتیاج بول براز سے تکلیف نہ اُٹھائین سب عورتون نے آپس مین یہ صلاح کی کہ پہلے دولہن کا تمامی ضروریات سے فارغ ہو لینا بہت ضرور ہے شاید اس کو حاجت ہو اور بباعث

تمکو کچھ تکلیف نہین دی تھی لیکن تمہاری یہی خوشی ہے تو مین جاتی ہون تم مٹھی بند کرلو اُس نے مٹھی بند کرلی وہ چلی گئی۔

(۴۹) ایک لونڈی حضرت مولانا صاحب کی حالت نزع مین آیہ شریفہ فَادْخُلِی فِی عِبَادِی وَادْخُلِی جَنَّتِی پڑہنے لگی حاضرین کو تعجب ہوا اور اس کنیزک سے اس آیت کی پڑہنے کا باعث پوچھا اُس نے ہاتھ اُٹھاکر بتایا کہ مجھکو یہ دو آدمی پڑہاتے ہین مولانا صاحب کو اس حال کی اطلاع دی گئی آپنے فرمایا کہ اُس کنیز سے کہو کہ اُن پڑہانیوالون سے جو واقع مین وہ فرشتے ہین دریافت کرے کہ کس عمل کے باعث خداوند تعالی نے اِس کو بہشت عطا فرمائی پوچھنا بعد استفسار لونڈی نے جواب دیا یہ کہتے ہین کہ ایک مرتبہ بازار سے روغن زرد خرید ہوکر آیا تھا تو نے اُسکو آگ پر گرم کیا اُسمین سے ایک روپیہ برآمد ہوا وہ روپیہ تو نے مالک روغن زرد کو واپس دیا اور خود تصرف نہین کیا یہ دیانت اور امانت تیری خداوند تعالی کو پسند آئی اور اُس کی عوض مین بہشت عطا فرمائی۔

(۵۰) مسٹر ولیم فریزر صاحب ریذیڈنٹ دہلی نے کہا کہ مین بحکم سرکار ولایت کابل جاتا ہون حضرت مولانا صاحب نے حال راستہ کا مفصل بیان فرمانا شروع کیا فریزر صاحب نے سب حال انگریزی مین لکھ لیا کسی مقام پر بفاصلہ بعید حضرت مولانا صاحب نے چند درخت اور ایک چاہ بیان فرمایا تھا فریزر صاحب جو وہان پہونچے چاہ نہ تھا لوگون سے پوچھا اُنھون نے ناواقفیت بیان کی ہنگام واپسی صاحب موصوف اُس جگہ قیام پذیر ہوئے اور ایک شخص قریب کے باشندون سے بلاکر دریافت کیا اُنھون نے چاہ بتلایا اور کہا کہ زمین مین دب گیا ہے صاحب نے اُس مقام کو کہدوا کر دیکھا تو واقعی چاہ تھا جب صاحب دہلی آئے اور جناب مولانا صاحب کے پاس حاضر ہوئے تو صاحب نے عرض کیا کہ جو راستہ مین آپنے مقام و نشان بتلائے تھے سب پائے لیکن چاہ نہین ملا حضرت نے فرمایا چاہ وہان ضرور ہے مٹی مین دب گیا ہوگا جب صاحب نے مفصل حال عرض کیا۔

(۵۱) ایک روز حضرت مولانا صاحب نے فرمایا کہ عمر شباب مین مجھکو ساٹھ ستر ہزار شعر عربی و فارسی و ہندی یاد تھے اب بھی دس گیارہ ہزار یاد ہون گے پہر آپنے ایک رباعی جو جناب سرور کائنات کی شان مبارک مین تصنیف فرمائی تھی پڑہی۔ رباعی یا صاحب الجمال و یا سید البشر ٭ من وجہک المنیر لقد نور القمر ٭ لا یمکن الثناء کما کان حقہ ٭ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر ٭ (۵۲) جب حضرت مولانا صاحب کا اس جہان فانی سے انتقال ہوا کئی دن سے کچھ کھانا نہین کہایا تھا اور مرض کی شدت تھی وعظ کا دن آیا حضرت نے فرمایا مجھکو پکڑے رہو جب مین بیان کرنے لگون تب چھوڑ دیجیو ویسا ہی کیا پھر بدستور وعظ فرمانے لگے ہزارون آدمی جمع ہوتے تھے اور جسقدر آواز اشخاص قریب کے کان مین پہونچتی تھی اُسی قدر اشخاص بعید کے کان مین پہونچتی تھی جو عالم فاضل سمجھتا تھا راقم نے ایک مرتبہ بچشم خود دیکھا ہے کہ دو دو کاندار زیور فروش آپس مین کہنے لگے کہ بھائی آج میرا جانا وعظ مین نہین ہوا تو کیا تھا کیا بیان فرمایا تھا

صاحب کتا پایا کہ وہ قبل روٹی دینے کے بہت پیچھے ان پر جھپٹا چلا یا حملہ آور ہوا لیکن یہ کیا ملنے والے تھے اڑتے رہے اور اپنا
کام کئے گئے یہان تک کہ وہ دونون روٹیان کہلا رقعہ اُس کے گلے مین باندہ گھوڑون پر سوار ہوکر قریب بیس کوس اُس
کے تعاقب مین چلے گئے اور بعد طے اسقدر مسافت کے اس کتے نے ایک مقام پر ٹھہر کر پنجون سے زمین کہودی اور تھوڑی
عمق پر ایک دروازہ وسیع نظر آیا تو یہ سب باہر کھڑے رہے اور وہ کتا اندر دروازہ کے چلا گیا تہوڑی عرصہ مین چند
آدمی سن رسیدہ بہ وضع ولباس انسانون کے اُسی دروازہ سے معہ دولہن کے باہر آئے اور مطلوب ان کا حوالہ کیا اور
کہ جناب مولانا صاحب سے ہمارا اسلام کہکر گزارش کرنا کہ ہماری عملہ مین ایک شخص پاجی نے ایسی حرکت کی کہ پاداش
ایسی کردار بیہودہ کا نہایت سختی سے کر دیا گیا جو یہ خطا ہم سے بذاتہ سرزد نہین ہوئی اور گنہگار سزائے کردار اپنی باحسن
الوجہ پاچکا لہذا امیدوار ہین کہ یہ خطا ہماری معاف فرمائی جاوے بس اس قدر کلام کرکے وہ صاحب جو اُس دروازہ
سے تشریف لائے تھے اُسی راہ سے واپس چلے گئے بعد تھوڑی عرصہ کے وہی کتا اُسی حیثیت سے باہر آیا اور جس طرح پر کہ زمین کو شگافتہ
دیا تھا بند کرکے جانب دہلی رُخ کیا اور یہ سوار بھی اُس کے جلو مین - وہ آگے آگے یہ لوگ معہ عروس پیچھے پیچھے دہلی آپہونچے
اور خدمت بابرکت جناب شاہ صاحب مین حاضر ہوکر بعد ادائے شکریہ اور حصول اجازت کے - برات سے جو اس جنگل مین تباہ
پڑی تھی آملے اور سب حال از ابتدا تا انتہا بیان کیا سب کو حیرت ہوئی اور جناب شاہ صاحب کے معتقد ہوکر وقتاً
فوقتاً مرید ہوئے (۸۴) ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت مولانا صاحب مدرسہ مین تشریف رکھتے تھے اور چند طالب علم بھی
حاضر تھے از انجملہ ایک طالب علم بہت حسین تہا یکایک خوف زدہ ہوا حضرت نے فرمایا کیا ہے عرض کیا کہ ایک عورت
سامنے کھڑی ہے اور مجھکو ہاتھ سے بلاتی ہے آپنے فرمایا کہ تم خوف مت کرو اُس کے پاس جاکر دریافت کرو کیا کہتی ہے
وہ طالب علم گیا عورت نے کہا کہ مین تم پر روز پیدایش سے عاشق ہون اور فی زمانہ ایک جن بھی مجھپر ایسا ہی عاشق
ہے جیسے مین تم پر اُس جن کو یہ حال معلوم ہوگیا ہے کہ مین تمپر عاشق ہون اُس کا ارادہ ہے کہ آج بعد مغرب یہان
آکر تم کو زندہ نہ چھوڑے طالب علم یہ بات سُنکر حضور مین واپس آیا اور جو سُنا تھا گزارش کیا حضرت نے فرمایا کہ اچھا
اُس عورت سے کہدو کہ اب جاؤ اور جب وہ جن آیا کرے وہ عورت چلی گئی اور بعد مغرب طالب علم بیچارہ کا کسی نے گلا
گھونٹا حضرت نے اُٹھکر ایک طمانچہ اُس کے مارا وہ اچھا ہوگیا وہ عورت ہنستی ہوئی آئی اور کہا کہ اس طمانچہ سے اُس
جن کے زخم ہوگیا شاید جان بر نہو بعدہ چلی گئی - پندرہ بیس روز کے بعد پھر وہ جن آیا اور طالب علم کا گلا گھونٹا حضرت
مولانا صاحب نے اُٹھکر دو طمانچہ موُنہہ اور گردن پر اُس کے مارے پھر وہ عورت آئی اور خوش ہوکر بیان کیا کہ صدمہ طمانچہ
سے اُس جن کا سر کٹ گیا طالب علم نے یہ حال حضرت کے روبرو بیان کیا آپنے اُس کے کف دست پر انگشت اشرف
سے کئی خط کہینچے اور مٹھی بند کرادی اور فرمایا اس عورت کے سامنے جاکر کھولدو اُس نے ایسا ہی کیا عورت نے کہا مین

اعمال مجربہ خاندانی حضرت شاہ عبدالعزیز رح

مجربات عزیزی

۷۸۶ بار بسم اللہ کہ پڑہنی کو بہی	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	کسنا یش کیواسطے مفید عمل جانئے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَ تَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَ تُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَ تَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَ تُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاتِ وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر

واضح ہو کہ کمالات عزیزی کے اختتام کے بعد حضرت مولانا صاحب کے خاندانی اعمال کا بیان کرنا ہی مناسب ہوا لہذا کتاب قول الجمیل سے جو حضرت کے والد بزرگوار شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ کی تصنیف سے ہے نقل کیجاتی ہین اور جو فوائد کہ حضرت مولانا محمد قطب الدین خان صاحب محدث مرحوم کے ہین وہ حاشیہ پر لکھے جاتے ہین حضرت شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہین کہ میرے والد قدس سرہ نے مجھکو وصیت کی یا مغنی کی مواظبت کی ہر روز گیارہ سو بار اور سورہ مزمل پڑہنی کی چالیس بار اگر نہو سکے تو گیارہ بار اور فرمایا کہ دونون عمل غنائی باطنی اور ظاہری کیواسطے مجرب ہین اور مجھکو وصیت کی درود کی ہمیشگی پر ہر روز اور فرمایا اسی کے سبب سے ہم نے پایا جو پایا اور سنا اپنی والدہ مرشد سے فرماتے تہے کہ جب کوئی تیرے پاس اپنے دانت کے درد سے نالان آئے یا اسکو ریاح ستاتی ہون تو ایک تختی یا پٹری پاک لے اور اُس پر پاک ریتا ڈال اور ایک کیل یا کہونٹی سے اُسپر ابجد ہوز حطی لکھ اور کیل کو الف پر زور سے دبا اور ایک بار سورہ فاتحہ پڑہ اور درد والا آدمی موضع درد کو اپنی دونون ہاتہون سے دبائے رہے پھر اُس سے پوچھ کہ تجھکو آرام ہوا یا نہین اگر درد جاتا رہا تو خوب ہے نہین تو کیل کو دوسرے حرف یعنی بے کی طرف نقل کر اور دو بار سورہ فاتحہ پڑہ اور پہلی بار کیطرح پھر پوچھ کہ صحت ہوئی یا نہین اگر صحت ہو گئی تو فہو المراد نہین تو جیم کیطرف کیل کو نقل کر اور تین بار الحمد پڑہ اسی طرح ہر حرف کیل سے دباتا جائے اور سورہ فاتحہ ہر بار پڑہتا جائے تو آخر حرف تک نہ پہونچیگا کہ خدا کے

نے کل حال مفصل بیان کیا۔ بعد اس کے وعظ آیۃ شریفہ ذوی القربا والیتامی والمساکین وابن السبیل کا فرمایا اور
اس کے مطابق نقدی و اسباب سب تقسیم فرمایا بعد اس کے کچھ اشعار عربی کی پڑہے اور کچھ فارسی کے اور یہ شعر مشہور۔
من نیز حاضر می شوم تصویر جانان در بغل۔ آپ نے فرمایا من نیز حاضر می شوم تفسیر قرآن در بغل ؛؛ اور بہت شعر ایسے
کہ ایک مصرع مصنف کا اور دوسرا اپنا پڑہا کئے پھر آپنے فرمایا کہ کفن میرا اسی کپڑے کا ہو جو مین پہنتا ہون کرتا آپ کا ادہی
کا اور گاڑہے کا پائجامہ ہوتا تھا اور فرمایا کہ نماز جنازہ کی باہر شہر کے ہو اور بادشاہ میرے جنازہ پر نہ آوے چنانچہ ایسا ہی ہوا
اور ۵۵ دفعہ نماز جنازہ کی ہوئی جوق جوق لوگ آتے تھے اور پڑہتے تھے۔

(۵۴) ایک مولوی بیر صاحب متوطن دہلی دوسرے مولوی دہومن صاحب متوطن رام پور منیاران ضلع
سہارنپور یہ دونون ظاہر مین کچھ لکھے پڑہے نہ تھے لیکن بہ برکت صحبت جناب مولانا صاحب بڑے فاضل متبحر تھے۔
راقم نے دونون کو دیکھا ہے اور وعظ بھی سنا ہے مولوی بیر صاحب سے جو کچھ کہتے کہ کچھ وعظ فرمایئے تو وہ فرماتے
کہ اچھا کچھ پڑہو جب کلام مجید سے ایک رکوع پڑھکر سُنایا مولوی صاحب نے اُس کا بیان کرنا شروع کیا اُس وقت انکو
تمام کلام مجید اور جملہ صحاح ستہ کتابین حدیث شریف کی سب حفظ یاد تھین اور تمام علوم منقول معقول و
علم معانی و کلام وغیرہ بیان ہوتے چلیجاتے تھے اور کسی نے کچھ غلطی سہواً یا قصداً کی تو آپ فرماتے کہ اسمین غلطی
ہے معنی درست نہین ہوتے پھر جو کلام مجید مین دیکھتے تو فی الحقیقت غلطی ہوتی تھی فقط۔

تخمس حیث اور چاہئے کہ داہنی ہاتھ کی ہر انگلی کو بند کرے لفظ اوّل کے ہر حرف کے تلفظ کے ساتھ
اور بائیں ہاتھ کی ہر انگلی کو قبض کرے لفظ ثانی کے ہر حرف کے نزدیک پہر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں
بند کئے چلا جاوے پہر دونوں کو کھول دے اُس کے سامنے جس سے ڈرتا ہے اور میں نے سنا حضرت والد
ماجد سے فرماتے تھے اور چھ آیتیں ہیں قرآن کی جنکا آیات شفا نام ہے بیمار کیواسطے ان کو ایک برتن
پر لکھے اور پانی سے دھو کر پلاوے وہ یہ ہیں وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ يَخْرُجُ
مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ
شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ
اور میں نے حضرت والد سے سنا فرماتے تھے تینتیس آیتیں ہیں کہ جادو کے اثر کو دفع کرتی ہیں اور شیطان ۳۳
اور چوروں اور درندے جانوروں سے پناہ ہو جاتی ہیں وہ آیتیں قول الجمیل یا چار باب میں کامل
طور سے مذکور ہیں اور میں نے حضرت والد سے سنا فرماتے تھے کہ جب چیچک کی بیماری ظاہر ہو تو نیلا تاگا
لے اور اس پر سورہ رحمٰن پڑھ اور جب فبای آلاء ربکما تکذبان پر پہونچے تو اُس پر پھونک کر گرہ
جب تمام کر چکے تو بچے کی گردن میں ڈال حق تعالیٰ اُسکو اس بیماری سے آرام دیگا اور سنا میں نے
حضرت والد سے فرماتے تھے کہ اصحاب کہف کے نام امان ہیں ڈوبنے اور جلنے اور غارتگری اور چوری سے
حملہ و تلاوۃ الٰہی بحق یملیخا مکسلمینا کشفوططا اذرفطیونس کسفطیونس تبیونس
بوانس بوس وکلبہم قطمیر وعلی اللہ قصد السبیل ومنہا جائر اور سنا میں نے حضرت والد سے
فرماتے تھے کہ جب تجھکو کوئی حاجت پیش آوے تو یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع
کو بارہ سو بار پڑھ بارہ دن تک کہ حق تعالیٰ تیری حاجت بر لائیگا اور ان اعمال مذکورہ کا اوّل
سے یہاں تک مجھکو میرے والد و مرشد نے اجازت دی ہے منجملہ اور اعمال کے کہ جنہیں مجھکو اجازت
فرمائی ہے حاجات مشکلہ کے بر آنے کیواسطے چار رکعتیں پڑھے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد
لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَٰلِكَ نُنجِي الْمُؤْمِنِينَ
کو سو بار پڑھے اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ کے رَبِّ إِنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ
سو بار پڑھے اور تیسری رکعت میں بعد فاتحہ کے وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ
سو بار پڑھے اور چوتھی رکعت میں بعد فاتحہ کے قَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ سو بار پڑھے پہر سلام
پھیر کر کہے رَبِّ إِنِّي مَغْلُوبٌ فَانتَصِرْ سو بار ف مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ نے

تعالی اُس کے اندر ہی شفا عنایت کریگا اور مین نے حضرت والد و مرشد سے سُنا فرماتے تھے کہ جب
تجھکو کوئی حاجت پیش آوے یا کوئی شخص تیرا غایب ہوا ور تو چاہے کہ حق تعالی اس کو سالم و غانم
پھیر لاوے یا کوئی بیمار ہو سو تو چاہے کہ اللہ تعالی اسکو صحت بخشے تو سورۂ فاتحہ کو اکتالیس بار فجر کی
سنت اور فرض کے درمیان مین پڑھ ف مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ نے حاشیہ مین فرمایا
کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو سورۂ فاتحہ کو چالیس بار پانی کے پیالہ پڑھے اور تپ
والیکے منھہ پر چھینٹا مارے تو حق تعالی اسکو فائدہ بخشے اور مین نے سُنا اُنہین حضرت سے فرماتے تھے
کہ جس کو باولا کتا کاٹے اور اُس کے دیوانہ ہو جانیکا خوف ہو تو اس آیۃ کو روٹی کے چالیس ٹکڑون
پر لکھے اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا تا آخر لفظ رُوَيْدًا تک اور اُس سے کہدے کہ ہر دن ایک ٹکڑا کھایا کرے
اور مین نے اِن حضرت سے سُنا فرماتے تھے کہ جو شخص سورۂ واقعہ کو ہر رات پڑھے اُسکو فاقہ نہین ہوتا اور یہ عمل
حدیث کے موافق ہے واللہ اعلم اور مین نے اُن حضرت سے سُنا فرماتے تھے کہ جو شخص یہ سونیکے وقت
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سورۂ کہف کے آخر تک پڑھے اور اللہ تعالی سے یہ دعا کرے کہ
اس کو جگا دے جس وقت کا ارادہ کرے تو حق تعالی اُس کو اُس وقت پر جگا دیگا یہ عمل حدیث کے
موافق ہے چنانچہ دارمی نے اپنی مسند مین روایت کیا ہے کذا فی الحاشیۃ العزیزیہ اور سنا مین نے حضرت
والد سے فرماتے تھے کہ اس تعویذ کو لکھہ اور لڑکے کے گردن مین لٹکا حق تعالی اسکو محفوظ رکھیگا اور وہ
یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ
وَّعَيْنٍ لَامَّةٍ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ اَلْفِ اَلْفِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ
اور سنا مین نے اُن سے فرماتے تھے کہ یہ دعا بسم اللہ سے آخر تک امان اور پناہ ہے ہر آفت سے پڑھا کرے
اس کو صبح اور شام اور وہ یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ
اَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ مَاشَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا
لَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَّاَحْصٰى
كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَّاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ
فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ اور مین نے حضرت والد سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص
کسی صاحب حکومت سے ڈرے اس کو چاہیے یون کہے كٓهٰيٰعٓصٓ كُفِيْتُ

اور اس پرچے کو پاک کپڑے مین لپیٹے اور اوس کی بائین ران مین باندہ
تو وہ جلد جنے گی اور مولانا شاہ عبد العزیز صاحب نے فرمایا کہ اگر اول سورۃ ہو جمعت تک شیرینی پر
پڑہے اور حاملہ کو کہلا وے تو بہی جلد جنے اور جو عورت سوا لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو حمل پر تین
مہینے گذرنے سے پہلے ہرن کی جہلی پر زعفران اور گلاب سے اس آیت کو لکہے اللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ
کُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِمِقْدَارٍ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِیْرُ
الْمُتَعَالِ یَا زَکَرِیَّا اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ اسْمُہٗ یَحْیٰی لَمْ نَجْعَلْ لَّہٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا یَحْیٰی مریم و عیسٰی ابنا صالحا
پہر اس تعویذ کو حاملہ باندہے رہے اور اس شخص نے جس پر مجھکو اعتماد ہے خبر دی کہ جس عورت کا
لڑکا نہ زندہ رہتا ہو تو اجواین اور کالی مرچ لے دونون چیزون پر دو شنبہ کے دن دو پہر کو چالیس
بار سورۃ والشمس پڑہی ہر بار درود پڑہکر شروع کرے اور اسی پر ختم کرے اس کو ہر روز عورت کہایا
کرے حمل کے دن سے لڑکے کے دودہ چہڑانے تک اور یہی اسی شخص معتبر نے مجھکو خبر دی کہ جو عورت
سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو اس کے پیٹ پر گول لکیر کہینچے ۷۰ بار اور ہر بار انگلی کے پہیرنے
کیساتھ یا متین کہے اور اعمال چشم زخم وغیرہ طوالت کے سبب یہان نہین لکہے گئے عاملین قول الجمیل
کو ملاحظہ فرمائین اور جس پر جادو کا اثر ہو اور اس بیمار کیواسطے جسکی بیماری نے طبیبون کو عاجز کیا
ہو چینی کے سفید برتن پر یہ اسم لکہے یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَۃِ مُلْکِہٖ وَبَقَائِہٖ یَا حَیُّ پہر اس کو پانی
سے دہو کر چالیس دن پئے مین کہتا ہون کہ مین نے حضرت والد کو دیکہا کہ اس اسم پر سورۃ فاتحہ زیادہ
کرتے تہے اور جس کی کوئی چیز کہوئی جائے پہر کہے یا حفیظ ۱۱۹ بار بدون زیادتی اور کمی کے پہر آیت
یَا بُنَیَّ اِنَّہَا اِنْ تَکُ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَکُنْ فِیْ صَخْرَۃٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِہَا اللّٰہُ
۱۱۹ بار پڑہے تو حق تعالیٰ اس کی گم ہوئی چیز کو اس کے پاس پہیر لاویگا اور چور کے پہچاننے کے واسطے
دو شخص آمنے سامنے بیٹہین اور بدہنی کو اپنے درمیان مین تہامبے رہین اور اس کو کلمے کی دونون
انگلیون سے اٹہائے رہین اور جس پر چوری کی تہمت ہو اس کا نام بدہنی مین لکہے اور سورۃ یٰس
کو من المکرمین تک پڑہے سو اگر وہی شخص چور ہوگا تو بدہنی گہوم جائیگی پہر اگر نہ گہومی تو اس کا نام مٹا
دوسرے کا نام لکہے اور وہین تک پڑہے اور اسی طرح ہر شخص متہم کا نام لکہا جاوے یہان تک کہ بدہنی
گہوم جائے مین کہتا ہون کہ جو شخص یہ عمل یا ایسا کوئی اور عمل کرکے چور پر مطلع ہو تو اس پر واجب ہے
کہ اس کے چرانے پر یقین نکرے اور اس کو بدنام نہ کرے بلکہ قرائن کی پیروی کرے کہ یہ عمل ہے

فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد کیا کہ یہ چارون آیتین اسم اعظم ہین کہ ان کے
وسیلے سے جو سوال کرے پاوے اور جو دعا کرے قبول ہو اور مجھکو تعجب آتا ہے اُس شخص سے کہ کیواسطے ان
کے دعا کرے اور قبول نہو، اور جسکو شیطان باؤلا کر ڈالے یعنی آسیب کا خلل ہو تو اُس کو بائین
یہ آیت ۷ بار پڑھے وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ اور دفع آسیب کا
یہ بھی عمل ہے کہ اس کے کان مین ۷ بار اذان دے اور سورہ فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل
اعوذ برب الناس اور آیۃ الکرسی اور سورہ طارق اور سورہ حشر کی آیتین یعنی ہو اللہ الذی
سے آخر تک اور سورہ صافات ساری پڑھے آسیب جلجاویگا اور آسیب زدہ کیواسطے یہ بھی عمل ہے
کہ اس کے کان مین سورہ مومنون کی یہ آیتین پڑھے یعنی اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ سے آخر سورہ
تک اور دفع آسیب کا یہ بھی عمل ہے کہ پاک پانی پر سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور پانچ آیتین اول سورہ
جن کی پڑھے اور اُس پانی کا اُس کے مُنہہ پر چھینٹا مارے کہ ہوش مین آجاویگا اور جب کسی مکان
مین جن معلوم ہو سو اُسی پانی سے اِس مکان کی نواحی مین چھینٹے مارے تو وہان پھر نہ آویگا اور واسطے
قریب ہونے شیطان کے گھر سے اور اُن کے پتھر پھینکنے کو یہ آیت پڑھے اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّ
اَكِيْدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا چار لوہے کی کیلون پر ہر لوہے کیل پر پچیس
پچیس بار پھر اُن کو گھر کے چارون کونون مین گاڑدے اور یہ بھی دفع جن کا عمل ہے کہ اصحاب کہف
کے نام گھر کی دیوارون مین لکھے اور بانجھہ عورت کیواسطے ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے آیۃ
لکھے وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا
پھر اس تعویذ کو اُس کی گردن مین باندھے اور یہ بھی عقیمہ کیواسطے ہے کہ بہ لوگون پر سات بار
اس آیت کو پڑھے وَکَظُلُمٰتٍ سے نور تک اور ایک روز کو ہر روز کھائے اور شروع کرے حیض کے
غسل سے اور اُن دنون مین اس کا زوج اُس سے صحبت کرتا ہے ف مولانا شاہ عبد العزیز صاحب
نے فرمایا اور شرط اس عمل کی یہ بھی ہے کہ لونگ رات کو کھاوے اور اُس پر پانی نہ پیوے اور جو عورت بچہ اسقاط
کردیتی ہو تو ایک تاگا کسم کا رنگا اُس کے قد کی برابر لے اور اُس پر ۹ گرہین لگاوے اور ہر گرہ پر دم
اصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ
هُمْ مُّحْسِنُوْنَ اور قل یا ایہا الکافرون پڑھکر پھونکے اور جس عورت کو درد زہ ہو یعنی لڑکا پیدا ہونیکا درد
تکلیف دے تو پرچہ کاغذ پر یہ آیت لکھے وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ اُحْيَا اَمْرًا هيا

بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ الْحَکِیْمِ الْکَرِیْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۵ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ وَسُلْطَانِہٖ اَیَّتُہَا الْحُمَّۃُ جَاءَتْکِ جُنُوْدٌ مِّنَ السَّمَآءِ وَقَالَ سُلَیْمَانُ اَیُّہَا الرِّیْحُ اَحِیْبُوْا دَاعِیَ اللّٰہِ وَمَنْ لَّمْ یُجِبْ دَاعِیَ اللّٰہِ فَمَا لَہٗ مِنْ مَّلْجَاءٍ وَّمَا لَہٗ مِنْ ظَہِیْرٍ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِالثَّنَاءِ الطَّیِّبِ عَلَی اللّٰہِ اَللّٰہُ یَکْفِیْکَ وَاللّٰہُ یَشْفِیْکَ مِنْ کُلِّ دَآءٍ یُّؤْذِیْکَ وَمِنْ کُلِّ اٰفَۃٍ تَعْتَرِیْکَ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

اور جو ضعف بصارت سے نالاں ہو وہ یہ آیت پڑھا کرے بعد ہر نماز فرض کے فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَآءَکَ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ اور جو مرگی میں مبتلا ہو تو تانبے کی ایک تختی بے سوراخ میں یکشنبہ کی پہلی ساعت میں اُس تختی کے ایک طرف یہ کھدوا دے یَا قَہَّارُ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ اِنْتِقَامُہٗ یَا قَہَّارُ اور دوسری طرف یہ کھدوا دے یَا مُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ بِقَہْرِ عَزِیْزِ سُلْطَانِہٖ یَا مُذِلُّ انشاء اللہ توفیق دینے والا ہے اور مددگار یعنی اعمال کا اثر توفیق اور اعانت ربانی پر منحصر ہے فقط

تقریظ ریختہ کلک جواہر سلک زبدۂ افاضل عظام قدوۂ اساتذہ کرام ادیب فقید المثیل فخر انوری وخاقانی جناب حافظ امداد حسین صاحب ظہور دعرفانی ساکن میرٹھ رفع اللہ شانہ بعلو والفیضان۔

ستم ست اگر ہوست کشد بسیر و سمن درا	تو ز غنچہ کم نہ دمیدۂ در دل کشا بچمن درا
پی نافہ ہای رمیدہ بو مپسند زحمت جستجو	بخیال حلقۂ زلف او گرہی خورد بہ ختن درا

شریعت آشنایان طریقت دوست را نوید و معرفت آگاہان حقیقت فہم را مژدہ کہ زکمینی الفا بوصف تازہ تالیفی لطافت آغاز نضارت فرجام صفحہ را رشک پرند گل می سازد و ندرت معنی بستایش نگارین نامۂ بلاغت نظام قرطاس را برنگ از رنگ می نوازد یعنی ترجمہ کلمات طیبات و ملفوظات فیض آیات فخر المحدثین و افتخار المفسرین۔ خورشید سپہر لایزالی۔ یکتای جہان ہمشائی۔ گنج اسرار عالم جان۔ نقد صدف جوہر امکان جناب فیضمآب مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز بحسن تدقیق و خوبی تحقیق و اسلوبی تصحیح آب و رنگ اشاعت یافت و بسعی تام و محنت مالاکلام برخسار زبان فرس غازہ آرد و آب و تابی تازہ داد سبحان اللہ جلوۂ لطافت این ترجمہ برقی برخرمن ہوش اہل کمال می زند و بارک اللہ تجلی متانت این تازہ طراز فہم و ذکای عالمی را طور تماشای نکتہ یابی می سازد۔ شوخی جلوہ

برائے بردہ گریختہ

برای انجاح حاجت

اتباع قرآن کا ایک طریقہ ہی حق تعالی نے سورہ بنی اسرائیل مین فرمایا ور نہ پیچھے پڑ اس چیز کے جس کا تجھکو یقین نہین مقرر کان اور آنکھ اور دل ہر ایک کا سوال کیا جاویگا بردہ گریختہ کا عمل اصل کتاب سے لین) اور جب تو چاہی کہ حق تعالے تیری مراد بر لاوی تو سورہ فاتحہ کو پڑھ اس طرح کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی میم کو الحمد کی لام سے ملا وی یکشنبے کو دن سے فجر کی سنت اور فرض کے درمیان شروع کرے ۷۰ بار اور دوسرے دن اسی وقت ۶۰ بار اور تیسرے دن ۵۰ بار اسیطرح ہر روز دس دس کم کرتا جاوی یہانتک کہ ہفتے کیدن دس بار پڑھے اور جب تو چاہی اپنی خواب مین وہ حال دیکھے جس مین تیری نکاسی ہے اس تنگی سے جسمین تو مبتلا ہے تو وضو کر اور پاک کپڑے پہن اور قبلہ رو داہنی کروٹ پر لیٹ اور سورہ والشمس کو سات بار اور سورہ واللیل کو سات بار اور قل ہو اللہ کو سات بار پڑھ اور دوسری روایت مین قل ہو اللہ کے عوض سورہ والتین کا سات بار پڑھنا آیا ہے پھر یون کہے خداوندا مجھکو میرے خواب مین ایسا اور ایسا دکھلادے اور میرے اس حال مین کشادگی اور نکاسی کردے اور میری خواب مین وہ چیز دکھلادے جس سے مین اپنی دعا کے قبول ہوجانیکو دریافت کرجاؤن اگر اسی رات وہ چیز خواب مین دیکھی جسکو تو چاہتا ہے تو خوب ہوا اور نہین تو اسی طرح دوسری رات کر اگر مطلب حاصل ہوا فہو المراد نہین تو تیسری رات بھی اسیطرح کر ساتوین رات تک انشاء اللہ تعالی کامیاب ہوگا کہ حال کھل جائیگا اس عمل کا ہماری صحبت والون نے تجربہ کیا ہے (افسون تپ اصل مین دیکھین) واسطے دفع تپ کے ہر روز عصر کے بعد سورہ مجادلہ تپ والے پر تین بار پڑھے معمول مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ اور مولانا اسحق رحمۃ اللہ کا تپ کے دفع کیلئے یہ تہا کہ گلے کی باندہنے کیلئے یہ لکھ دیتے تھے قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اور پینے کیلئے ہر بیماری کے دفع کیلئے یہ لکھ دیتے تھے سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِيْمِ اور جس کی گردن مین کنٹھہ مالا ہو تو چمڑے کے تسمے پر جو مریض کے قد کی برابر ہو ۷ گرہ دے اور ہر گرہ پر یہ دعا پہونکے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَةِ اللّٰهِ وَقُوَّةِ اللّٰهِ وَعَظَمَةِ اللّٰهِ وَبُرْهَانِ اللّٰهِ وَسُلْطَانِ اللّٰهِ وَكَنَفِ اللّٰهِ وَجِوَارِ اللّٰهِ وَاَمَانِ اللّٰهِ وَحِرْزِ اللّٰهِ وَصُنْعِ اللّٰهِ وَكِبْرِيَاءِ اللّٰهِ وَفَخْرِ اللّٰهِ وَبَهَاءِ اللّٰهِ وَجَلَالِ اللّٰهِ وَكَمَالِ اللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ اور جس کے بدن پر سرخ بادہ ظاہر ہو وہ افسون کرے اس دعا سے ۷ بار اور اشارہ کرتا جاے چھری سے پڑھنے کے وقت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

یہی سبب صریح انحطاط و بدترین حالت پیدا ہونیکا ہی مہذا شکریہ عطیہ خدا وندی مین اسکا فرض ہی کہ وہ
اپنی آپکو احسن تقویم ثابت کرنیکی کوشش کرے اور احسن تقویم کہلوانیکی قابلیت اوسوقت ہو سکتی
ہی کہ وہ اپنی اخلاق کی درستی و افعال ارادی و غیر ارادی مین اپنی ایسے مہربان و محسن خالق کے
احکامات کی جو اوسپر فرض کئی گئی ہین پوری طرح تعمیل کرتا رہی جو کہ بقول ذوق ؎ بسکہ دشوار
ہی ہر کام کا آسان ہونا ٭ آدمی کو بھی میسر نہین انسان ہونا۔ خصوص اسوقت تاریک مین کہ چارون
طرفسے بیکر آزادی مین نافرمانی کو طرح الملکے بجا رہی ہی اور جن لوگون پر ہماری نظرین لگی ہوئی ہین وہ ہی اون صفات
کی حفاظت نہین کرتی جو اونپر بمقابلہ عوام کی زیادہ ضروری ہین اور نہ عوام مین اعتبار کی قابل ثابت کرنیکی
کوشش کرتی ہین پس حسب ہدایت اسلام قرآن پاک۔ حدیث شریف و قول مشایخ رحمۃ اللہ علیہ
کی پیروی ہی انسان انسانی صفت سی متصف ہو سکتا ہی۔ لیکن زمانہ کی رفتار نی فارسی سمجھنی کی مادہ
کی بہی ہماری ملک سی بہت کچہہ کمی کردی ہی چہ جائیکہ عربی۔ اسلئی ضرورت ہی کہ مفید کتابین ملکی زبان اردو
مین ترجمہ کیجاوین اس ضرورت کی انجام دہی کیواسطے بتحریک مولوی سراج احمد صاحب مالک مطبع ہاشمی ملفوظات
مجدد وقت شیخ الشیوخ حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی جنکی کمالات
علم ظاہری و باطنی حد حصر سی باہر ہین اور ملفوظات مین صدہا اہم معاملات کا حل اس خوبی و اسلوبی سے
کیا گیا ہی کہ اوسکی پڑہنی اور عمل کرنیسے ہر آدمی انسان بن سکتا ہی عالم مستند و فاضل سندیافتہ مولوی
عظمت الٰہی صاحب نے سلیس اردو مین ترجمہ کیا اور مولوی سراج احمد صاحب نے اپنی اہتمام سی اپنی مطبع
مین طبع کرایا ایسی کتاب کا کیا کہنا و کیا دیکہنا جو دو مولویصاحبون کی سعی سی مکمل ہوئی ہو اس گوشہ
کنج مج بیان سی دونون صاحب تقریظ لکہنی کی مصر ہوئی ہر چند مین نے اپنی کم مائگی اور بی بضاعتی کا عذر کیا اور
اس شرم سی کہ میری قابلیت اس قابل نہین کہ کچہ لکہہ سکون بہت دنون ٹالا مگر مجبور مترجم صاحب کیسے ہو سکتا
کی اوستاد دوسرے میری مکرم مولوی محمد ہاشم علیصاحب مرحوم کی بیٹے اونکی دلشکنی کو اپنی رسوائی کے
مقابلہ مین گوارا نہ کیا اور چند سطور بی ربط و پریشان لکہکر حوالہ کین ؎ بیشتر از عمر بپایان رسید
تا کہ چنین نامہ بعنوان رسید

تقریظ بزبان عربی از نتایج طبع جودت اثر لیاقت مآب صاحب فہم و ذکا مولوی
محمد مفتاح حسین خان حفظ اللہ تعالیٰ عن حوادث الزمان خلف الرشید مقرب الدولہ
جناب حکیم مقرب حسین خانصاحب مینوسپل کمشنر و رئیس اعظم میرٹھ دام اقبالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ الذی الان کما کان والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ المبعوث الی
کافۃ الانس و الجان۔ اما بعد فیقول العبد الراجی الی رحمۃ ربہ المنان محمد مفتاح حسین خان ان ہذا الدہر شر الدہور
والازمان کما ورد فی الحدیث کل یوم شر من قرب وقات القیامۃ والآوان۔ لا توجہ الی تحصیل العلوم و
المفاخر احد من غیر فار ہذا الزمان۔ و قصر ہمتہم اکتساب الفنون و مباحث البیان بل ستیقر فی ہذا الغفلۃ

تاہی طور از خلوت سینہ در لباس مضامین بغمزہ آراست و عشوہ تازہ تجلی از سینہ عرفان گنجینہ در صورت معانی جلوہ ہست لوای لی مع اللہ بر بام فہم جلوہ افروز رعنائی است۔ و سکہ سخن اقرب در اقلیم ستائش رنگ افروز روای۔ تجلی معانیش لن ترانی فروش ناز یکتائی۔ و بلندی الفاظش یا کنگرہ عرش گرم جوش دعوی بی ہمتائی۔

دارو این نسخہ از علوم کمال ۔ یابس و رطب چون کتاب مبین
نرم ہوش از لطایفش روشن ۔ باغ فہم از معارفش رنگین
نسخہ یکتائی از عظمت ۔ توام دستگاہ چرخ برین
می دہد طالبان معنی را ۔ نظم او انتظام ملک یقین

رنگ چہرہ کمال آب گوہر اجلال یکتا گوہر محیط وقار رسائشہ صہبائی افتخار واقف معقول ماہر منقول حلال نکات فروع و اصول جامع کمال برگزیدہ ذو الجلال آگاہ اسرار کما ہے مولانا عظمت الہی صاحب دام فیضکم کہ تواضع در نہادش چون آب در آئینہ جلوہ بار۔ و خلق در نہاد جودش چون موج و دریا ہم آغوش و ہمکنار۔ فیض طبیعش رشحات سحاب را آب آب سازد۔ و صفائی ضمیرش با پرتو آفتاب نہ بازد۔ بالتفاقی وافی و توجہی کافی نگاشتند و گل منت بر فرق مشتاقان خاص نہادند۔ بانا دان دوست کو دوستان را غذای دل و راحت جان بخشید از رشحات کلک جواہر سلک مسیحائی دوران چارہ ساز بیچارگان ہمدرد دردمندان دستگیر مستمندان تونگر درویش سیرت درویش تونگر صورت ارسطوئے زمان بقراط دوران رئیس ابن الرئیس امیر ابن الامیر مقرب الدولہ عالیجناب افسر الحکماء حکیم مقرب حسین خان صاحب مالک اخبار عالم و پولیس نیوز و مظہر البراعت و منتہم بوستان خیال والفرح بعد عظم الشدۃ و مینو سبیل کمشنر خلف الصدق نواب ناصر الدولہ محمد اشفاق حسین خان صاحب بہادر مرحوم سفر شاہ اودہ رئیس مشہور

بشری فقد انجز الاقبال ما وعدا ۔ وکوکب العلم من افق العلی صعدا
گرچہ ز افسردہ دلانیم بنظاہر صائب ۔ عالمی را بدم گرم خود احیا کردیم

خالق کائنات جناب باری عز اسمہ و جل جلالہ نے اپنے کلام پاک مین انسان خاکی و فانی کی نسبت فرمایا ہے۔ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم۔ اس ارشاد سے انسان ضعیف البیان کو دیگر مخلوقات لا تعد و لا تحصی پر احسن تقویم مین پیدا کر کے شرف خاص عطا فرمایا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس پتلۂ خاک مین کوئی مادہ خاص تھا بر اہتزاز بمقابلہ دیگر مخلوقات کے مخفی و محفوظ رکھا گیا ہے اور

ملفوظات حضرت شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ

جہان مثل زلیخا مشتری تہا جن مضامین کا * تماشا ہی وہ یوسف
بنکے خود بازار مین آئے * وہ کونسا مسلمان ہی جو جناب شاہ
صاحب قدس سرہ کے نام سے واقف اور اُن کی تصنیفات
کا شائق نہوگا اُنہین بزرگ کے یہ ملفوظات ہین کہ جنمین بہت سی
آیات و حدیث مشکلہ کے مطالب و راشعار مغلقہ کے حل اور
فقہی اور تصوّف کے صدہا معرکۃ الآرا وسائل کی تفتیش عزیز
ور بہت سے اولیا ر سابقین اور بزرگان دین کی عجائب
غرائب حکایتین اور کرامتین اور طرح طرح کے مجربات و لطائف
اور دعائین مندرج ہین کہ جنکی خوبی دیکھنے سے متعلق ہی سب
بڑی خوبی یہ ہی کہ جا بجا * ناظر اس کتاب کو دیکھنے ایسا لطف
اور مزہ آتا ہی کہ گویا کہ شاہ صاحب کی خدمت مین بیٹھا ہوا اُن
کی فیض صحبت سی مستفیض اور آنکے کلام فیض التیام کو اُن
کی زبان خاص سے سن رہا ہے چونکہ فارسی مین یہ کتاب
نہایت مغلق تہی اور ناظرین کو بجائے نفع ایک قسم کا خلجان
ہوتا تہا لہذا احقر نے نفع خلائق اور فائدہ عام اور تام کرنیکی
غرض سے اسکا ترجمہ اُردو نہایت سلیس اور بامحاورہ کرایا
ہے بہت جگہہ وضاحت کر دی گئی ہی جس سے ناظرین بخوبی
اور بسہولت مطلب سمجہ سکین گے اور آخر مین اس کتاب کے
کمالات عزیزی و مجربات عزیزی شامل کر دی ہی جن صاحبون
کو جسقدر نسخے مطلوب ہون مطبع ہاشمی شہر بالائے کوٹ
سے طلب فرمائین قیمت جلد . . . . . . عہ

مجربات بو علی سینا معروف بہ **تحفۃ العاشقین اُردو**
یہ وہ لاجواب اور نادر مجموعہ ہی کہ جو بوڑہون کی طبیعت کو جوان
اور جوانون کی نوجوان بنا دیتا ہی طبیبون کی طب مین کامل
اور حکیمون کی حکمت مین عاقل بنا دیتی ہی مصنف نے اسکو
تین بزمونپر تقسیم کیا ہی۔ پہلے بزم مین ایک ساغر اور چہ صراحی
دوسرے بزم مین ایک جلوہ او پچیس لذتین۔ تیسری بزم مین
ایک آسایش اور تین صحبتین تحریر کی ہین۔ ساغر مین شراب پینے
کے نفع و نقصان کا بیان کیا ہی کہ اُس مین کیا کیا لذتین ہین اور
خاتمہ مین تمام مجربات کو ختم کیا ہی اس کتاب کی اگر خوبیون کو
بیان کیا جائے تو ایک دفتر ہو جائے۔ صرف اسی پر اکتفا کیا جاتا ہی کہ
عمر بہر خوشی سے زندگی بسر کرانیوالی قابل دید کتاب ہی یعنی صحت
زندگی کی نشانی ہی قیمت فی جلد عہ۔ **نیر اعظم** ۔ یہ وہ کتاب
ہے جو فارسی مشہور زبان ناظم جہان افسر الحکما جناب حکیم محمد
اعظم خانصاحب سابق مدار المہام ریاست اندور کے ہین اب
مطبع نے اسکا اُردو ترجمہ نہایت سلیس اور عام فہم کرایا ہی یہ رسالہ
نبض مین نہایت آسان ہی اسمین حکیم محمد اعظم صاحب نے بہت تفتیش
کے ساتہ اور بہت تشریح کے ساتہ بیان کیا ہی اور ترجمہ کے اندر
اور وضاحت ہوگئی ہی قیمت اس کی سعہ محصولڈاک ۱۲۰ء
رکن اعظم ۔ یہ بہی جناب حکیم صاحب کی تصنیف سی ہی اس میں
حکیم صاحب نے بحران کی بہت تشریح اور بسط کے ساتہ لکہا ہی اسکا
بہی مطبع نے اُردو مین ترجمہ بامحاورہ نہایت سلیس اور عام
فہم مشرح کرایا ہی شائقین جب اسکو ملاحظہ کرینگے خود معلوم
ہو جاویگا قیمت سعہ محصولڈاک ۱۲ ار۔ **رسالہ فصد**
یہ رسالہ بہی عربی زبان مین تہا اب اسکو اُردو زبان مین ترجمہ
کراکے طبع کرایا ہی یہ رسالہ فصاد اور جراحون کے خصوصاً بہت
فائدہ مند ہی قیمت سعہ محصولڈاک ۳ر **تلمیع کہربائی** ۔

ذوی التبیان بالعدد اداء صح به ارباب العرفان علاجه ما عالج به فی ہذا الاحیان اوستاذی و الجلی
الفاضل الاجل مولانا محمد عظمت الٰہی صاحب فعہم اللہ بدوام الفیضان - ان ترجم الملفوظات للبحر
النبیل الافتخار للاسلام المولانا عبد العزیز دہلوی قدس اللہ سرہ من لسان الفارسیۃ فی لسان الہندیۃ لیعم
فائدۃ لمن لا قسمۃ لہم من العلوم والافنان و استفاد و العلم مسائل المذاہب و احوال الادیان حبذا ترجمۃ شریفۃ
فللّٰہ در المترجم و جزاہم اللہ تعالیٰ بالنعمای الابدی والاحسان و النختم الکلام فی ہذا المقام فانہ فی مزان الاقدام

تاریخ از تصنیف لطیف و الرائی الصائب صاحب الفہم الثاقب ادیب و قعید المثیل جناب
حکیم محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح اویسی سوطن قصبۂ بائی مقیم میرٹھ شاگرد رشید ارسطوی زمان عیسیٰ
دوران عمدۃ الحکمای الراسخین زبدۃ الاطبا الروحانیین مقرب الدولہ جناب حکیم محمد مقرب حسینخان
صاحب مینوسپل کمشنر و رئیس اعظم میرٹھ دام اقبالہٗ -

چو عظمت الٰہی ادیب لبیب :: باردو زبان کرد این ترجمہ :: مقامات مشکل کہ ملفوظ داشت :: شد آسان ازین دلنشین ترجمہ
تعمق بفرما کہ خود شاہد است :: بمقیاس علمش ہمین ترجمہ :: اویسی پی سال تاریخ او :: رقم شد اہم بہترین ترجمہ ۱۳۱۵ھ

تاریخ از تصنیف ناظم بیمثال ناثر خوشخصال جناب نواب اشارت علیخان صاحب صدق میرٹھی -

شاہ عبد العزیز ملفوظش :: نور افزو چشم حق بین است :: بود در پارسی فصیح و بلیغ :: کہ متانت ازو نمکین است
کرد عظمت الٰہی در اردو :: وی چہ ان نکتہ پرور این است :: بہر تاریخ صدق فکر نمود :: کز خیالش کلام رنگین است

گفت ہاتف تمام این مصرع :: کہ گلاب دو آتشہ این است
۱۳۱۵ھ

دیگر

چند ملفوظات قبلہ مولوی عبد العزیز	تھی زبان پارسی مین کچھ عجب ہی طرفہ چیز
اردو اونکو مولوی عظمت الٰہی نی کیا	ہوگئی عالم مین وہ اب عینک چشم تمیز
کر رقم تاریخ اونکی صدق بھر یادگار	کیا ہی ملفوظات نامی مولوی عبد العزیز
	۶۱۸۹۷

اعلان

اس مطبع مین ہر ایک قسم کی کتابین
عربی۔ فارسی۔ اردو۔ موجود ہین عند الطلب
شائقین علوم و تاجران کتب مطبع سے
ارسال کیجاتی ہین۔ جن صاحب کو کوئی
کتاب طبع کرانا منظور ہو وہ بھی بعد انفصال قیمت طبع
کردیجاوے گی۔ اگر کوئی کتاب مفید عام کسی صاحب نے
تالیف فرمائی یا کسی کتاب عربی۔ فارسی۔ انگریزی کا ترجمہ اردو
مین کیا ہو وہ بلا معاوضہ مطبع طبع کردیگا۔ اور اس کتاب
کا حق تالیف مطبع ہاشمی میرٹھ محفوظ ہے کوئی
صاحب بلا اجازت راقم
قصد طبع نفرماوین

العبد

احقر محمد سراج مالک مطبع
ہاشمی میرٹھ